



سہ سہ بیس ہزار ہیں اس پاک پروردگار کے لئے کہ جسے ہماری پادشہ کے لئے سہار رسول مصلوب حسب محمد
 مرزاں ہزار صلوات و سلام بادل ثنوی اوس بات پاک پروردگار کے آل اطہار اور اصحاب راہ جہاد کے مسکین
 محمد قطب الدین لمید نے مرحمت فرمایا محمد اسحق صاحب کا المہاسن کی مایہ بیان مسلمانوں کی
 حدیث میں کہ انکو روحاں دی الخ و السال مع الاوصاف المسماة بمرام الدولہ حکیم حسن اللہ خاں
 و کا اللہ عن افات الدین والدین والآخرۃ لے اس خاص سے فرمایا کہ ایک سالہ سنی بادشاہ الصالحین
 مائت کما مواصحت حج عباد اسحق محمد سنی رحمت اللہ علیہ کہ راہی فارسی میں ہی اگر چہ اسکا اردو میں
 فرسہ معذہم مسلمانوں کو کہ اس حیرت آلود حدیث کو یہی حال مع رسال مسلمانوں کا ہے سنی سنی
 اس امر مانع کامل اور بعض حکم فائدہ کی کہ کہ یہ سنی حدیث مصلوب مصلوبوں کے لئے ہے فائدہ
 راد حاصل ہوا نام امکا دی الساطیریں رکھا گیا اور یہی تاریخ اسکی ہی مبد و انہوں نے رب
 معال ہی کہ عدد و مادے پیری اسکا نام میں اور یہ وہ مذکورے مذکورے اس کتاب عجیب عربیہ کا اور جسکی بیست
 کما اور جسکی بیست قرآناتہ جاتہ اور عظام ہے جس کے لئے اللہ علیہ الف الف صلوات کلماً ذکر ہے
 الداکرون و کلماً عقل عن ذکر و العاقلین احسن اللہ و کلم اللہ کل اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ستریفین ازل سے ابتداء تک مان ہر تعریف کرنا ایسے کہ ہون اور ہر صفت کمال کے بیچ متقابل ہر نعمت کے کہ ہون اور سائنہ جس منہ کے کہ ہون اور جس وجہ سے کہ تصور کر سکیں ثابت میں خالق تمام موجودات اور رازق تمام مخلوقات کے لیے کہ متصف ہی سائنہ تمام صفات کمال کے اور پاک ہی ریشہ نقصان اور توہم زوال سے بزرگ ہی بزرگ اور کمال اور عطا و سکال اور عام ہی عطا و سکال اور درود و فضل و درود و نیکو کہ اوپر اگلے پیچھے انبیا اور رسولوں کے ابتداء سے اتنا آپس میں تمام زمانوں اور احوال کے نازل ہوئی ہیں اعلیٰ کے دوست کے کہ انکو حضرت صمدیت اور حکم کی سائنہ لکھنے تمام خلائی پر اور پر فضل بنیا اور خاتم المرسلین کے کہ خلاصہ تمام مخلوقات کے اور بہترین تمام موجودات کے ہیں اور اور تمام اولاد اور تمام خادموں اور پیر و دون اور تابعوں انکے روز قیامت تک پہنچی ہیں اور بعد اسکے جانا چاہی کہ اس تاریخ سے پہلے چودہ برس یا کچھ کم و زیادہ واللہ اعلم ایک شخص نے دوستوں میں سے کہ خالی در و طلب اور سوز و محنت سے تمنا اس فقیر سے درخواست کی کہ اگر تمام احکام صحبت اور معیشت کے اور آداب جنتی اور مخالفت کے کہ ضرور ہو جانا انکا جمع کرو اور ترتیب و لائق ہر سائنہ حال یا روئے اور باعث ثواب ہو اور ثواب میں جھکنا اس مانہ میں توجہ تہی طرف حاصل کرنے اور علوم کے اور فرصت تنہی کہ کتابوں میں سے تلاش کر کے فروغ جمع کروں ناچار عذر کیا سینے پر بعد ایک شے کے توفیق ہوئی جھکو مطالعہ کرنے کی کتاب حیار العلوم کہ کہ تالیف کی ہوئی عالم ربانی نام تھا ترجمہ اللہ کی ہی اسوقت فرمائیں اس بار کی یاد آئی جھکو کچھ مسائل پر مع معاملات احیاء میں سے لکھے گئے ہیں اور ایسے مسائل ہیں کہ میں نے نہیں لکھے ہیں لکھے ہیں میں نے الاما اشار اللہ اور اس پر طالب اسکے نے پہلے تمام کر کے اسکے اس بار فانی سے کو کچھ کیا طرف عالم حادثاتی کے عاقبت بخیر کرے اللہ تعالیٰ اور اسکے اور گلے اور کچھ زمرہ نیکو لکھے اگرچہ اس باب میں کتابیں بہت اور رسالہ شیعہ تھے اور کتاب کیا ساری امام غزالی کی ہیں کہ در معنی ترجمہ کتاب حیار العلوم کے ہی کافی و دوافی ہی ولیکن اسید ہی کہ اجر کتاب میری کا اور صوفیہ وقت اس میں کہ داخل عبادت کے ہی ضائع نہیں ہر نیکو انشاء اللہ تعالیٰ ہو جب فرمودہ اللہ تعالیٰ کے اِنِّیْ کَاٰبِیْضِیْعٌ عَمَلٌ کَامِلٌ مِّنْکُمْ یعنی بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل عمل کرنا الیکام میں سے اور میں نے فقیر فقیر عاصی عبدالحق بیضاوی الدین کا قادری دہلوی رحمہ کری اللہ تعالیٰ اس پر اور اسکے بزرگوں پر اور برکت نازل کرے اللہ اس پر اور اسکے اگلوں پر اور یہ رسالہ کہ نام ہی اسکا اور البصاحین مشتمل ہی سات بابوں پر اور ہر باب مشتمل ہی چند فصلوں پر باب پہلے آداب کثافت و غیرہ کے اور اس باب میں پانچ فصلیں ہیں باب دوسرے آداب تکلف و غیرہ کے اور اس باب میں پانچ

صورت اذاک بسبب غلبہ کے خیال میں ہی نہ تھی کہ ناکامان ایک دن بننے درس میں سنا کہ جو کوئی پہلے
 اور پیچھے کمانے کے مست سجدہ کے مانند دہریا کرے تو اونی فائدہ اوس کا یہی کہ جب قدر اوس کے ذمہ قرض
 ہو گا چند روز میں ادا ہو جائیگا چنانچہ میں نے چند ہی روز کیا تھا کہ بغایت الٹی کے ایک خرصرہ میرے وہ
 نرؤ اور میں سیرت ادا ہی سنت نبوی کے فارغ اور سبکبار ہو گیا فقط اور مدار اس امر کا موقوف ہی ہو
 نیت اور اعتقاد صحیح براور جو کہ یہ حاصل نہیں کوئی چیز اوس کو فائدہ نہیں کرتی خبی بدون اس کے کلہ پڑنا ہی
 فائدہ نہیں دیتا اور پھر یہی کہ طعام سفرہ پر بیٹے دسترخوان پر کہہ کر کہا وے کہ یاد دلاتا ہی سفر آخرت
 اور توشہ آخرت کو اور اگر خوان میں کہہ کر کہا وے تو وہ بھی حرام و مکروہ نہیں لیکن دسترخوان پر کہا ما
 موافق ہی ساتھ فعل میں خبر خداصلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** بعضی روایتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ دسترخوان
 حبس کا جو کہ اتنا چنانچہ سفرہ اس میں جڑ ہی کے دسترخوان کو کہتے ہیں اور کہا کے لیے دو زانو
 یا اگر دو یا بائیں یا نوپر بیٹھے اور دایا یا نوکھڑا رکے اور جس موضع پر بیٹھے اخیر کہا کے تک اوسی
 موضع پر بیٹھا رہے کہ بہ قریب تر ہی ساتھ اوب کے اور کیہ لگا کر نہ کہا وے کہ مخالف فعل میں خبر خداصلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہی فرمایا رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بندہ ہوں نہیں کہتا میں مگر جب سبک بیکہ
 کہاتے ہیں اور نہیں بیٹھتے مگر جب سبک بیکہ بیٹھتے ہیں اور بائیں یا بائیں کیہ لگا کر نہ کہتے ہی **ف** کہا سفر السعاده
 مصنف نے کہ کہہ کر ناسن قسم پر ہی ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکے اور دوسرے یہ کہ چار زانو شے اور دوسرے
 بہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کہا ناکہ اوسے اور یہ تینوں میں مذہب
 میں اس سے اور بعضوں نے جو تہی قسم یہ بیان کی ہی کہ کہہ یاد دوارا ما خدا کی سے بیٹھے لگا کر بیٹھے اور
 سنت یہ ہی کہانے میں کہ جب کہ اور متوجہ ہو کر کہا نیکی طرف بیٹھے اور تفسیر کیا ہی اکثر و ن کے کہ
 کہ نیکی ساتھ جب کہ کہ بیٹھے کے ایک جانب کو دو جانبوں میں سے اس لیے کہ اس طرح کہا نا ضرر کرتا ہی کہ کہا
 رگون وغیرہ میں سہولت سے نہیں سچا اور گوارا نہیں ہوتا اور اشیائی کے کتاب عمل الیوم واللیا
 لکھا ہی کہ نکلا دے کہہ لگا کر اور نہ موند کے بل بیکہ اور نہ کٹری ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت افضاء
 یعنی جوڑ ٹیک کر اور دو زانو کٹرے کر کر جیسے کتاب بیٹھتا ہی یاد دنو یا نوپر بیٹھے یعنی اگر تو دایا
 را نو کٹار کے اور بیٹھے بائیں زانو پر یہ شیخ عبدالحی اور علا علی قاری نے مشکوٰۃ کی شرح میں لکھی
 اور بیٹھ بہ کر نہ کہا وے کہ مانع عبادت کا ہی بلکہ عمدہ کو تین جہد کرے ایک جہد طعام کے لیے اور
 ایک جہد پانی کے لیے اور ایک جہد دم لےنے کے لیے اور کہتے ہیں کہ سیری یح عبدغفر خداصلی اللہ علیہ
 وسلم کے بتی ہر جگہ **ف** مومن کی شان سے یہی کہ لازم کرے صبر و قناعت اور زہد و ریاضت کو

[illegible]

کہ تہذیب و جاوے اور یہود میں سے طاق کیوں تین یا پانچ یا کم وزیادہ یا جو کچھ مانندہ میں اوسے اور
 کچھ روئنے کے ساتھ کہشیاں جمع کر کے اور کہشلیو کو مانندہ میں جمع کر کے بلکہ تہذیب پر رکھ کر زمین پر پرکھ دے
 اور درمیان کہانے طعام کے بانی بہت چھوٹے ہو گئے یہ کہ لقمہ کلی میں انکے جاوے یا پیاس صادق ہو
 تو مضایقہ نہیں کہ یہ نافع ہی محدہ کے لئے اور بانی پینے میں باسن دہنے مانندہ میں کیوں اور ہم
 کہنے اور نہر نہر کر پیوے اور لیٹ کر نہ پیوے اور بیزبہ ہی کہ کھڑے ہو کر نہ پیوے اور اگر پیوے تو
 مضایقہ نہیں کہ یہ ہی آیا ہی ف آیا ہی کھڑے ہو کر بانی مینا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پس حدیث میں جو منع آیا ہی کھڑے ہو کر بانی مینا وہ نہیں تہذیبی اور احسان
 ہی اور بانی وضو کا اور بانی نرم زم کا کھڑی ہو کر پیوے اور پیسے پینے سے بائیکو دیکھ لے کہ کچھ بڑا ہو
 اور ہم اللہ کر شروع کرے اور اللہ کر ترک کرے اور بانی کو تین دم میں پیوے ف اول ہم
 کہ ہر دم میں ہم اللہ کہہ کر شروع کرے اور اللہ کہہ کر تمام کرے اور احیاء العلوم میں لکھا ہی کہ اول دم
 میں کہے اللہ اور دوسرے میں اللہ تبارک لعالمین اور تیسرے دم میں اللہ تبارک لعالمین الرحمن الرحیم
 اور بعد فراغ کے شکر کرے کہ بانی بڑی نعمت ہی اور مقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا
 پڑھنی بعد فراغ کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ اَوْسَمًا
 سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کے کہ کیا اس بانی کو شمشاد خوش آئند ساتھ رحمت اپنی کے اور نہیں کیا اوسکو
 مشکین شوریب کنا ہوں ہماری کل اور اگر مجلس ہو تو جا ہی کہ اول دہائی طرف سے شروع کرے مقول ہی کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پیتے تھے اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر بائیں طرف تھے اور امکا خواہ
 دہائی طرف تھا اور اوسکے پہلو میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پیانے اور اوسکے
 احباب کو دیا اور فرمایا دہائی کا حق ہی رجبہ درجہ اور پہلے دم لینے میں اللہ تبارک کہے اور دوسرے میں اللہ تبارک لعالمین
 کہے اور تیسرے میں اللہ تبارک لعالمین الرحمن الرحیم کہے اور جب کہانے سے فارغ ہو تو اچھوٹو چھوٹا اور رکال نہی
 کو پس چھوٹا کر کرے کہ دسترخوان پر پڑے ہوں اُنکو چن کر کھا جاو کہ حدیث میں آیا ہی کہ اوسکے کٹنے سے برکت ہوئی
 اور کٹنے رکال میں نہائے تابال میں مل جاوین اور خلال کرے دانوشین اور جو کچھ کہ دانوشین ساتھ خلال کے شکل
 پینے لگے اور جو کچھ کہ ساتھ بان کے دانوشین کے شکل اوسکو مکمل جاوے اور بعد خلال کے کلی کرے خوب بڑا
 اور اگر مٹی اور ماسدا اسکے سے تانہ دھو وے جا بڑی اور دانت اور زبان اور بالو ساتھ چھن کے
 دھو وے اور ہونٹ بھی دھو وے اور اگر رومال سے پاک کرے جا بڑی بشرطیکہ بقصد پاک کرے ہو
 بلکہ سترائی کے ہو اور اس طرح بعد وضو کے اچھے علمائے سے اختلاف ہی بعض علماء اس میں ہی نہیں

اور بعضے روایات سے اور مدارج میں اور حب کہانے سے خارج ہو کر کرے اور یہ دعا ہے
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَظْهَرَنَا وَتَسْتَاوِعُنَا مِنَ الْوَحْشِ یٰ اَعِیْزُ یٰ مُجِیْبُ الدُّعَیِّیْنَ
 کہ لانا ہیکو اور لانا ہیکو اور کما ہیکو مومن سے اور سورہ فاکہ اور لایلاب ولس ٹرے اور اور دعا ہے
 کہ جس معصوم شکر نعمت کا ہو وہ ہی شکر ہے کہ کما امام علیؑ نے فرمایا ہے **فصل دوسری**
 اول آداب کے کہ کئی آدمیوں کے کہانے میں بحالاتی حادیں حاسبے کہ سنے کما مترواح کر کے
 اگر اسکی سہانتہ ایسے لوگ ہوں کہ سخی ہوں پہلے مروج کر کے مامدہ منوں مائل فصل کے تکریم کہ ہزار
 اور مسوا ہو تو اب پہلے مروج کر کے باحارہ مقرر رہیں اور کما کما سنے میں مائل حکام ہے کہ حلف عہدوں
 میں اور زیادہ ہی حکام کر کے کما اسی کو گوئی کہ باتیں کر سارے آو حاسے کہ ممتی پر رہاں ہوا اور قصد
 زیادہ کما اسکا کر کے کہ ہر ای کو اسوس آوے کہ نہ حرام ہی طعام مسرک میں اور دو کچھوس ایسی کما
 اور اتنے میں ہی شکر اٹھیں اس سے دسے تکریم کہ سبیل چ کرے کو بدی ہی کرے باصا حاء اول
 اسکا اور اگر مہاں کما کما دسے نو اسکو رحمت دلاوے اور بطریق رسمی کے عزم کرے اور زیادہ
 میں اس سے کہنے کو یہ واطی اور رعایت شکر ادا ہے شکر ادا ہے اور زیادہ دسے مامدہ سے ہی
 اسطرح کما سوچو اے اللہ عز و جل سلم سے اور قسم دیوے کہانے پر کہ یہی ادب سے خارج ہی اور ہوا تو
 حاسے کہ تکلف کرے اور انتظار مالا کما کرے اور جو کہ سارے سب دیکھے کہے ترک کرے کہ یہاں
 تکلف ہی اور مواقع عبادت میں کہ کما دسے عادت سے کہ کما دسے حکما سنے کہ اول ہی سے کہ کما
 اور تمام اول کی عبادت کرے ماقوت اجتماع کے محتاج تکلف کا ہو اور اگر مقصد امارت کے کہ کما دسے
 تو جو ہی اور بار کرے میں مقدم کر کے حاجت کو حاجت را اور اگر صاحب حاء واسطے اساطلہ اور رحمت دلاوے
 زیادہ کما دسے عادت سے نو مصافحہ میں بلکہ مستحب ہی آگاہی کہ اس المارک حج حب کچھوس مہاں کے کہ
 لائے تو کہتے جو کوئی زیادہ کما دسے معاملہ میں مہجور لے ایک درجہ باو کما اور احسن ایسا ہی کرتے دیکھنے
 رحمت لائے لکھے اور جس میں محمد کہتے تھے کہ دوست ترین باو دل مہر کا وہی کہ زیادہ کما دسے اور
 فقرہ کما دسے اور اگر اساری محسوس دے دوست نہیں وہی کہ محتاج کہے کا ہو اور مقصود اس سے
 اشارہ ہی ہے تکلفی ہو اور اگر اتنے طست عسی سلیمی میں ہمو سے مکروہ ہیں ہی اور پہلے عالم کے تکریم دلاوے
 اور اگر عالم کم تعظیم کریں اس میں مولیٰ کرے اسرار و انکار کرے کہ یہ بھی تکلف ہی آگاہی کہ اس میں
 مالک اوقات سالانہ مجلس میں تھے اس میں طسب مات کے آگے پہلے سحر ماسے لے انکار کیا
 اس میں کیا کہ اگر کوئی مسلمان بہانہ تعظیم تیری کرے مولیٰ کہ کہ تعظیم حاء جیسی ہی اور اگر اتفاق کریں

دہر میں ایک بار کے یعنی سب کئے ساتھ وہوین تو مضائقہ نہیں کہ یہ قریب تری ساتھ تواضع کے اور
 وہ تری انتظار کرنے قوم کے سے اور ساتھ دہلانے دل سے طرف سے شروع کریں اور بانی ہر ایک کا جدا جدا
 نہ الین کہ یہ حادث عجیب کی ہی بلکہ جمع کریں جب پہر جاوے والین اور خادم کہ ساتھ دہلا تا ہی بیٹہ کرانہ
 دہلاوی بعضوں کے نزدیک کہ یہ قریب تری ساتھ تواضع کے اور مختار یہ ہی کہ کٹری ہو کر دہلاوے
 کہ اس میں آسانی ہی بانی ڈالنے میں اور ساتھ وہونے میں اور اگر کسی کو خدمت کرنے میں نیت یک ہو خدمت
 کرنے سے اور خلعت نہ کرے کہ یہ مکر نہیں اور چ تو کئے کے پہلچ و غیرہ میں وقت جمع ہونے کو گوئے
 ملاحظہ کرے کہ بھونے پر اور کو گن پڑے اور اگر گناہوں بالآخر کرے تو کئے میں جتنا جاوے اور اگر ملاحظہ
 آپ نہ دہلاوے تو سستی پہلچ کیلئے امام مالک سے امام شافعی کے لیے اول ملاقات میں اور کیا کہ خدمت
 مہال کی فرض ہی اور وقت کہا کیے یا روئی طرف نہ کیے اور لالہ لکھنی بلکہ تعافل کرے اور ابے کھانی
 مشغول رہے اور پہلے فارغ ہونے یا روئے سے ساتھ کھینچے اگر اسکے ساتھ کھینچے سے وہی ساتھ کھینچنے کی
 جاسیے کہ ساتھ کمانے میں رکھے اور حادث اسکے توڑے کمانی کی جو ابتدا میں توقف کرنے تاکہ آخر تک
 موافقت یا روئی کر سکے اور اگر کچھ عذر ہو عذر ظاہر کرے تاکہ کو شرمندگی نہ ہو اور کمانے وقت کو ایسا کام
 لکھے کہ آدمی کو مکر معلوم ہو اور ایسی بات ہی سکھے کہ مناسب وقت نہ ہو اور ساتھ رکابی میں نہ جاوے اور نوالہ
 نہیں بن سکے وقت ملاحظہ کرے اور ساتھ میں سے ہی کوئی چیز رکابی میں نہ ڈالے اور اگر اتفاقاً کوئی چیز نہیں سے
 سکھے کو مو تو بانی طرف نہ کرے کہ سیکرے اور نوالہ کو نہ دے میں نیت نہ ڈالوے اور جو کچھ تقدیر میں سے دانوئے
 ٹوٹ کر دیا ہو نہ شور بے میں نہ ڈالے اور نوالہ چکے کو مکر میں اور مکر کو چکی چیز میں نہ ڈالے اور ملاحظہ سلیمان کو
 کرے اور ہر حال میں باادب ہے **فصل ششم** میں آداب لیجائے طعام کے اسکے ملاقات کرنا اور لیجے جانا جاسے کہ
 طعام جماعت کی بڑی بزرگی ہی جس کے نماز یا جماعت کی اور احادیث اور اقوال صحابہ کی اس میں بت آئے ہیں حدیث میں
 آیا ہے کہ جو مکر چ مجلس طعام کے ساتھ یہانی مسلمانوں کے گزرے روز قیامت کے اس کا حساب نہیں لیا جاوے گا اور اسکے
 اچھے بزرگ اس میں بزرگ بیٹھے تھے اور جو طعام کی یاد دے ساتھ کنا جاوے حساب ہی اور ہی سبب بعض طعام
 مجلس میں نہایت لایق تھے اور اگر تھا کمانے سے کم لائے تھے اور حدیث میں آیا ہے کہ
 کسانوں میں سے تین کہ اسے فی حساب میں ایک تو وہ کمانا کہ افطار کے وقت کماوے اور ایک وہ کچھ
 کو کماوے اور ایک وہ کہ ساتھ مسلمان ہائیوں کے کماوے اور صحابہ اس کو اخلاق
 نیک سے گنتے تھے اور وقت اجتماع کے بغیر کمانے ماحضر کے نہیں لگتے تھے اور بعض
 علماء نے لکھا ہے کہ اجتماع یا روان کا ساتھ اس وقت کے قدر غایب ہر جہاں دنیا سے نہیں اور حدیث میں آیا

[illegible]

میں ہی البتہ نکالا چھوڑا اور چھپنے کے کھالا تم دونوں کو بغیر ہو کہ نے انہوں نے وہ دونوں ساتھ
 حضرت کے پیرائے ایک شخص کے ان انصار میں سے کہ نام اور انکا ابو الیثم تھا بن ناکہاں وہ
 بے کمر میں نہیں تھے پس جب کہ دیکھا حضرت کو ان کے پیوی نے کہا مرحبا وایلا کین مایا اوکو حضرت
 کہ کہاں ہی فلان یا ایسے خاوند تیرا کہا اوسنے کہ گیا ہی مہما بان لانی کے لیے واسطے ہمارے وہ یہہ
 کہہ ہی رہی تھی کہ ناکہاں آیا وہ انصاری اور دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے دونوں
 یاروں کو اور کہا الحمد للہ نہیں ہی میرے برابر کوئی آجکل دین کہ اوسکے کہ ایسے بڑی بزرگ مہمان ہوں
 کہا راوی نے پس گیا وہ انصاری اور لایا حضرت اور حضرت کے یاروں کے لیے خوشہ کھجوروں کا لکڑیاؤں
 کھجوریں نیم خجرات ہی تھیں اور خشک ہی اور تیر ہی اور عرض کیا کہ کہاے امیں سے اور نے اوسنے
 چھری جانور فوج کرنے کے لیے پس فرمایا اوکو حضرت نے کہ دودھ کا جانور فوج نکرا پس فوج کی اوسنے
 واسطے حضرت کے اور حضرت کے بارون کے کمری پس کہا یا انہوں نے کمری میں سے اور اس خوشہ کھجور میں سے
 اور پیایاں پس جبکہ میر ہوسے کہاے پیئے سے فرمایا ربہو لحد اصلہ اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور
 حضرت عمر کو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میرے اوسکے اتہہ میں ہی البتہ ہو چھے جاؤ گے
 تم او ای شکر اس نعت سے دن قیامت کے نکالا انکو تمہارے کہہ دے ہو کہ نے پر ہر ہر قسم ہر شکر کہ ہی
 انکو یہ نعت نقل کی یہ روایت مسلم نے اس حدیث سے کہی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ یہ ہو کہا
 کہ ہو کہ نے نکالا اتنی معلوم ہو کہ جائز ہی طیار کر مار چ و محبت کا دوستوں نے درجہ بزرگہ مطہرین تنکودہ اور عدم
 رضا اور اطہار جرح کے ہوا اور وہ سیکر یہ کہ جب ہو کہ زدوں کے لگے اور مانع ہوشیاط جناد و قہر کمال اللہ ذ
 ساتھ جہاد کے اور باعث ہوشیول خاطر کے تو تکفیل اور علاج اسکی وقع کا کرنا ساتھ کسی سب کے
 اسباب باجری اور سعی کرنی اسکے دفع میں جائز نہ لازم ہو ہی اور جانا ہی نزدیک دوستوں کے
 اور طلب کرنا طعام کا ایسے وقت تیض کے ساتھ قبول کرنے انکی کے بے تکلف اسوقت میں بیاح ہونا
 بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہی اور ایابی کہ محارب ہو کہ ہوتے تھے حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور
 دیکھتے جمال بکمال رخ ہو کہ وغیرہ کا جانا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود کے ہر ہوتے اور یہ ہو کہ الحمد للہ
 اسی معلوم ہو کہ اسخبر شکر کرنا وقت ظہور نعت کے اور سبب اطہار خوشی کا درو مہمان کے اور
 یہ ہی اسی معلوم ہو کہ مستحب ہی کہانے سے پہلے لانا میوہ کا اگل مہمان کے اور جلدی سے لانا
 اوس خبر کا کہ سوچو درو اور یہ ہو کہ کہ جب سیرتو سیرتو اسی معلوم ہو کہ بیٹ بہر کہ کہانا حضرت کے زمانہ
 میں ہی رہتا اور روای اور اسکے کہ بیٹ میں جو کہ آیا تو وہ محمول ہی اسیر کہ عادت اور مد اہمیت

۱۵۸
 چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔
 وہ ان کے لیے ایک نیا ہیرو بن گئے۔
 اور ان کے لیے ایک نیا ہیرو بن گئے۔
 ان کے لیے ایک نیا ہیرو بن گئے۔
 ان کے لیے ایک نیا ہیرو بن گئے۔

اور اگر اسکو اختیار دین صاحب خانہ ہو جو کچھ کہ آسان ہوا اختیار کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
میں جزیئہ آسان اختیار کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ گناہات میں قسم پریشانہ فقر اس کے بیاثر ہے
انکے گناہ کو بخیر قدم رکھو ابجے کہانی پر پور ساتھ مسلمان مایوں کے باطناطینی سادان اور زحان
اور ساتھ دنیا و داروں کے باب اور ادب صاحب خانہ کا یہ ہی کہ بوجہ کہانے والوں سے کہنگو کہا
مرغوب ہی اگر سوئے گیا کرے کہ امین اجر خلیل ہی والا سپرد گوئی نکرے کہ کمی اگر حاضر ہو گا لاؤ غامز
بلکہ اگر حاضر ہوئے اوئے والا سکوت کرے اور جو کہانا اگر اگے یاروں کے نہ لاوے تعریف نکرے اسکی
اور اس طرح بال بونکے لیے جو طعام نہ لاسکے بیان نکرے کہ امین رنج دنیا ہی انگو اور بعضی ظریف صوفی
کہا ہی کہ اگر فقیر اوئے کہانا آگے لاوے اسکے اور اگر کوئی فقیہ اوئے مسئلہ بوجہ اور اگر عابد اوئے
راہ مسجد کہ کساد دیوئے جان کہ ضافت کی فضیلت بتائی ہی غیر خدا اصلی مدد علیہ وسلم نے فرمایا کاخیز
فیمن لا یضییع یعنی بدلای نہیں ہی اس شخص میں کہ معائنہ کرے اور ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ایک شخص پر گذرے کہ اوکل پاس گلین اور اونٹ بہت تھے پس مہمال کی آنحضرت کی بعد از ان ایک
عورت پر گذرے کہ وہ چند برکان رکستی تھی پس بیچ کی ایک بکری واسطے آن سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
نظر کرو چ اس مرد و عورت کے بلاشبہ کہ یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے ماتہ میں ہیں جسکو چاہیے خلعت نیک
اور جسکو چاہیے نوئے خاطر اس مرد نے موافق اپنے مقدر کے خاطر داری کی اور اس عورت نے
بادجو دم استطاعت کے سر خاطر داری کی بکری کی وجہ اسکی خلعت کو بسند آئی اور اس شخص کا سند آئی اور خصوصاً
اس میں بیتا کہ لوگاں دب سیکھ من حدیث میں آیا ہی کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مان ممان آئے
اور گھر میں حضرت کے کچہ تما نہیں فرمایا کہ فلا نے یہودی کے پاس جاؤ اور کہو کہ آج کی رات ہمارے ہاں
ممان آئے ہیں توڑ اس اثنا قرض دوہے یہودی بے کہا واللہ میں نہیں دے نیے کاگر کچہ گردی رہا کہ
پس حضرت نے زندہ اپنی کرویکے لیے بھیجی اور ممان داری کی کہتے ہیں کہ حضرت کے وقت موت تک وہ زندہ ہوگا
پاس گردی تھی اور حضرت نے براہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ غیر ممانکے کہانا نہ کہانے بلکہ دو تین کو تنک بجلی میں
ممان کو تلاش کرتے تھے اور غیر حرم سے لوگوں کو چونکا ایمان کیا ہی فرمایا کہانا کہانا اور ہر ایک سے سلام علیک کرنی
یعنی یہ چیزیں ہی افضل خصلتوں نامیاں ہیں یہ کرات جو آخری زمانہ ہی بہت مقامات یہود میں ملتی تھی است
جو تھی آداب خیانت کے مختصر میں چتر حال نویں وقت دعوت کے اور قبول کرنے کے اور حاضر ہونے کے
اور کہانا آگے لانے کے اور وقت کہانیکے اور وقت جلنے کے کہانا کہانا آداب دعوت کے یہ ہیں کہ دعوت
کرنے میں قصد فراور کہانیکا ثواب سے محروم نہ ہو بلکہ مقصود راحت پہنچانی اور مستقیم سنت

[illegible]

کئے کہ ہر اول نہیں چاہتا کما نیکو اور بیسچ ہو گا کہ روزہ دار کا دل بہنیں چاہتا روزہ توڑ نیکو اور اگر بنا برضا ہر حال کے قصد تفتیش کا کرے جائز ہے یعنی مثلاً ظاہر حال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تکلف کرتا ہے تو اسکو دریافت کرے اور اگر اظہار نہ کرے پس مہمان او کی خوشبو اور مانند اسکی ہے اور اگر گناہ بن باجوسے میں کہ بچا ہی حرام یا شبہ حرام کا ہو تو نجوا سے اور تحین نہ کرے اسکا اور نفاوس اسکا اور نفاوت مراتب تقویٰ کے ہی اور ظالم کی دعوت میں نجوا سے اور اگر زبردستی کھلاو میں تو تہوڑا سا کما سے اور جس مجلس میں کہ خلاف شرع ہو مانند فرشیٹے اور ظروف سونے جانہ کے اور تصویر جامدار کے اور کافے بجانیکے اور چیرون لبو کے اور مانند ایک کے وہاں نجوا سے اور ظالم اور عتی اور ترور اور متکرر اور فرخ کنوے کے کہ میں بھی نجوا سے اور دعوت کے قبول کرنے میں قصد مثالی خواہش میٹ کا نکرے بلکہ نیت صادق رکھے تاکہ رات خیریت کے لئے نیت پیر ہی مست بنی صلہ اللہ علیہ کی اور اگر ام مسلمان کی اور خوش کرنے مومن کی دلی اور ملاقات کرنے دوسو کی کرے کہ ہر ایک میں ان چیزوں میں سے ثواب بہت ہی اور دعوت کے قبول کرنے میں اظہار شوق کا کرے اور جس کلام غفر میں وہم جاتا ہو نہ قبول کرنے کا دور کا ہے اور بد خلقی نہ کرے اور حقارت کسی مسلمان کی کرے کہ مدد کا نیت پر ہی اور مہاج چیر و نہیں بسبب نیت کے ثواب ہوتا ہی اور حکم مستحب میں ہو جانے میں اور طاعت میں بسبب نیت کے ثواب زیادہ ہوتا ہی اور حرام اور بلی شرع دعوت نہ قبول کرے کہ مٹ ہمان متکرر شلاجع عوت بن کا تا بجا ناخ رنگ و غزل لک ہو وہاں یہ نیت کرے کہ دعوت مست ہی اسے میں جانا ہون یہ نیت کام نہیں آئی وہاں نجانا چاہیے اور آداب حاضر ہوئیے دعوت میں یہ میں کہ دیر نہ آئی میں تا بسبب اسے لوگ انتظار نہ کریں اور ایسا جلدی ہی نہ آوے کہ کما نا طیار ہوا ہو کہ بہر ہی قباحت رکھتا ہی مگر یہ کہ کما نیوالے سے کچھ خصوصیت رکھتا ہو کاروبار کرنے کی اور حرج آوے چاہیے کہ خبر نہ جلا آوے لئے اذن طلب کے آوے اور اگر بہت سے لوگ جمع ہوں احیاج خبر کر نیکی نہیں اور حرج آوے کہ ہر آوے سہن اور سلام علیک کرے اور نظر اید ہر اوہر مجلس کے کرے شاید کہ کوئی سلام و توفیق اسکی کرے اور اسکو خبر نہ اوہر بیت خشت خاطر کسی مسلمان کا ہو اور متکرر کما سے اور بالا نشینی نہ ڈھونڈی اور حجان جگہ پاوے بیٹہ جاوے کہ سنت یہی ہی اور اگر لوگ باعث ہوں بالا نشینی کے عاجزی کے اور اگر کوئی بدل مشوق ازراہ تعظیم کے اسکو اعلیٰ جگہ نہاوے نشیمن اور قبول کرے اور اصرار نہ کرے کہ یہ بہر ہی خالی تکلف سے نہیں اور جگہ لوگوں پر تنگ نہ کرے اور بہان کہ صاحب خانہ اشارہ کرے نشیمن کا بیٹہ جاوے مخالفت اسکی نہ کرے تاہم کہ اسنے اپنے دل میں کچھ ترتیب مجلس خیال کی ہو بہر نیت

او کی سبب صاحب خاطر و تنگی ہوگی اور سب سے نکاح و حور قوتوں کے۔ شیخ اور ماوراء النہر و ماوراء
 اور مرطوف نظر کرنا سے اور تہا سے کہ گمانا لاسے سوں اور مرستہ و کسار سے کہ دلیل حرص و
 گی ہی اور بست کلام کرے اور اگر کہ اب کے سامنے خوش گمان و بوافی حال مت کے کہ دورہ چکا
 شمار ہے اور اگر کہ اسے کوئی ٹرے مرتکب تھا ہر آداب اسکا کہ جینک اوتے کہہ۔ و جس کے
 اور اگر کہ اسان اسکی بات کے ہوں تو حیرت سے اور جو کہ کہ لوگوں کے طبع میں امر کرے اور فحاش
 او کے سو کہ جینک کہ موافق صریح کے موافق ہو وہ کوئی کرے کہ ہر حال باسند و آذر اگر کہ حجاب
 صریح دیکھے سحرے اور اگر اس کے صریح کرے مراد ہو تو خوف کر دے دورہ پیرا دے اور
 اگر پہلے ہی سے حاضر ہو تو میری اور اگر بعد شہنے کے خلاف صریح حریم جو دہو صریح کہ لفظ آدے
 اور اگر مقدم ہو تو کل ہی نامہ صریح کتاب و راہکار میں تفصیل اس مسئلہ کی ہوں گئی ہی اگر کوئی
 دعوت کا حادوے اور ماوے و ان کوئی تکمیل یا حال سے راگ اور اسکو پہلے سے معلوم ہوا ہوا
 اسکا تو بیٹہ حادوے اور کہا دے اگر کہ اسل و غیرہ اس نکاح میں ہوا اور اگر دستہ حادوے ہر دو قسموں میں
 شہساکر کل آوے اعواص کر کہ صریح قول اللہ تعالیٰ سکا تَقَعُدْ تَقَعُدْ الَّذِیْ کَرَّ لِحٰی مَعْمُ الْقَتْلُ
 الطَّلَیْ لِحٰی ہر اگر کہ اس میں تھا و و غیرہ اور یہ و ان شہاس اگر فادہ ہو جس کے اور اگر قادر ہو
 کہ اگر ہو عذابی اور اگر عذابی ہو اور تا دس کرے میں ہی تو کل آوے اور شہنے اسلے کہ
 اس عبت گناہی دیں کہ اور اگر عذاب کو پہلے سے معلوم ہو کہ دامن کسل و عذر ہی تو حادوے ہی میں
 اصلا راری کہ ہو عذاب یا میر مقدم اسلے کہ جس دعوت کا لارم ہو یا ہی احد حاضر ہو سکے۔ پہلے اسکی اور
 ایستہ نہ معلوم ہو اگر کسی آداب ہو کہ جس میں ماحی و غیرہ حرام ہیں اور داخل ہو دے آداب ہو
 والوں پر عذر دلی او کی دے پہلے مع کرے مکر کے کہ اس سبب دے کہ آوارہ جوں کی اور راگ کی اوکان
 معان کو دس جسے کہ لو گناہی مالی کہ اس کو اور بارہ میں گناہی کہ سنا ماحی کی آوارہ کا حرام ہی ہو
 روائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سنا ماحی کا معصیت ہی اور شمار سر مست ہی اور لرب
 حاصل کر لی ساتھ او کی گھر ہی معی کہ اس نعمت ہی اسلے کہ اللہ تعالیٰ نے اعصاب دلی میں عباد کے
 پس جبر عادت میں صرف کرنا او کو کنراں نعمت ہی نہ سکر نہیں احب ہی ہر کہ ہر کرے او کی ست
 سے اور بحال صریح اور جموعات مجلس سے ہم شہساکے مجاہد کا اور طرف حادوے اور جو
 ہر ماحور قوتوں شہساکے کوئی ہو تو لکا اور آداب صیانت سے یہ می ہی کہ وقت آئے مہاں کے فدا اور
 جگہ اسکی کی تا دے اور گناہیکے پہلے حوالتہ و موہے ہیں کہلائے والا پہلے اسے ہاتھ و موہے

یہ اور روکے دہلاوے اور بعد کما نیکیے اور لوگوں کے پہلے دہلاوے اور ہر اس نے دہوے اور آداب
 حاضر کرنے کما نیکیے یہ ہیں کہ کما نیکیے حاضر کرنے میں جلدی کرے کہ یہی مہمان کی معظیم و خاطر دار ہو کر
 سے ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَن كَانَ يَوْمَئِذٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَكُنْ لَهُ مِثْرَةٌ
 یعنی جو کوئی کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر بس چاہیے کہ خاطر داری کرے مہمان کی
 اور حیا اکثر آدمی انجلیکن سب ایک آدمی کے انتظار ٹکڑے اگر وقت موعود سے تاخیر کرے اسلئے
 کہ حق حاضر و ناکا غالب ہی مگر یہ کہ کسی فقیر نے تاخیر کی ہو تو اس کا انتظار کریں تا وہ نکستے خاطر سنو
 یا وہ ایسا شخص ہو کہ اسکے انتظار میں حاضر و مکرر بیچ سنو اور کما نابت شند انکرمین حاتم اصم رضی اللہ عنہ
 فرمایا کہ جلدی سے شیطان سے ہی گلیاں بیچ چیز و زمین جلدی کر لی سنت ہی مہملے کما کیلانے ہیں اور تجہیز
 و تکفین میت میں اور بارگاہ کے نکاح کر دینے میں اور ادا دیں میں اور نو بد کرنے میں گناہوں سے اور تجہیز
 جلدی کرنی ولیمہ میں اور ولیمہ نکاح کے کما نیکیو کہتے ہیں اور ترتیب کما نیکی یہی کہ ابتدا ساتھ میوہ کے کرن
 اگر موجود ہو کہ ازار و حک کے بد خوب ہی اسلئے کہ میوہ سر بیع البضم ہی بس اسلئے بعدہ میں ہونا اسکا بستر
 اور قرآن میں اشارہ ہی اور برفہم میوہ کے طعام ہر جہان کہ طعام اہل جنت کا ذکر فرمایا ہی و کما کھتر
 تَمَّا يَخْتَارُونَ وَلَهُمْ فِيهَا مِثْرَتُهُمْ نُفُوسُهُمْ فَاُولَٰئِكَ خُذُوا زِينَتَكُمْ مِثْرَتُهُمْ فَاُولَٰئِكَ خُذُوا زِينَتَكُمْ
 جو کہ پسند کریں گے یہ اور گوشت جانور و نیکے لاوینگے جو کہ مرغوب ہو گئے انکو اور بعد از میوہ کے پہلے لانا
 گوشت کا بہتر ہی کہ حدیث میں آیا ہی سَيِّدُ الطَّعَامِ کُحْلُ بَعِثْ مَرَدًا كَمَا نُوْثَا گوشت ہی اور جو کما
 کہ لطیف ہو پہلے کما دے تا حاجت روائی لطیف سے ہو جاوے اور بہت نہ کما یا جاوے یعنی اسلئے
 کہ بعد لطیف کے بڑے کما انکو دل میں چاہتا اور عادت اہل خواہش اور سفین کی برعکس کیسے ہی کہ کما نابرا
 پہلے کما تے ہیں تا رغبت لطیف بہت ہو اور بد خلاف سنت ہی اور جلد بہت کما نیکیا ہی اور اگر ابتدا ساتھ
 نمک اور ترکاری کے کرے بہتر ہی کہ امین ذیبت ستر خوان کی ہی اور رغبت ہوتی ہی کما نے بلو اور درمیاں
 کما نیکیے بانی مرد و شیرین موجود کریں کہ بہتے بہتر کوئی نفعت نہیں اور عادت قدمالک یہی کہ سب طرح کے
 کما نے کیا رگی ہی سے آئے تھے اور اگر کئی طرح کے کما نے نمون تو ظاہر کرد بنا اس بات کا بہتر ہی تا کہ
 ماحضہ ہی سے حاجت روائی کر لیں اور منتظر نہ رہیں اور در ستر خوان جلدی نہ اوٹا ڈالے نا شاید کہ انہ
 کوئی ایسا ہو کہ ہنوز اسکو حاجت باقی ہو اور بسبب ترم کے انتظار نہ کر سکے بلکہ جب مرزہ فرائج کا سبب
 اب پیشہ جاوے اور ماتہ کما نے رڈالے اور کما نے لہتم مد کرو اور یہ طریقہ بعد از ہر کون نے اجماعا ہی اور
 چاہے کہ کما نا بعد ضرورت کا لاوے کہ اگر آہستہ بعد ہی امر سے اور زیادہ حاجت سے خیر اور اسراف ہی ہو

مذہب وہی کہ واسطے مفاہرت و تکبر کے ہو یہ حضرت شیخ عبدالحق نے شرح مشکوٰۃ میں کہا ہے **فصل**
پانچویں یہ سادوں مضہبوں سے گلا متعلق اس واسطے کہ ان کا نابارار میں مکر وہی اس لئے
گوہی کے سین ہوتا سبب ہونے اور یکے کے دلائل کریمہ الالامعی اور عدم مردت پر اور بعضوں نے کہا ہے
کہ یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف عادتوں نہرونگے اور جانوں مخصوص کے بعضوں سے سبب کم ہونے
اور زیادتی حرص کے ہوتا ہی اور یہ مطلق کریمہ الاعمال کا ہی یعنی اسے لائق گوہی کے سین ہوتا
اور بعضوں سے سبب تواضع اور ترک تکلف کے ہوتا ہی اور قتل کیا گیا ہی یہ بعض صوفیوں سے اور
ایک انجیل اور دو انجیل سے کہا وے اور مت یہی کہ تین انجیلوں سے کہا وے ایسے ایک انگوٹھا اور
دو انجلیاں ایکے پاس کی اور چار پانچ انجیلوں سے کہا وے کہ دلائل کریمہ پر اور کہا انگوٹھا
بڑا تا ہی گوشت کو اور گوشت کا ٹکڑا موجب بیماری کا ہی اور دو دوا کا دوا ہی اور کہا ناچھل کا بندہ
گشتا تا ہی اور بڑھنا قرآن کا اور کرنا مسواک کا نظم کو دور کر تا ہی اور کاٹنا گونا گونا بیماری پیدا کر تا ہی اور
رات کو کھانا باندھ کر تا ہی اور صبح کو کھانا ضعیف کر تا ہی اور پرہیز کرنا تندرست کے لئے ضرور کر تا ہی جسکے
پرہیز کرنا بیمار کو ضرور کر تا ہی آئی ہی کہ حجاج نے ایک طبیب سے پوچھا کہ کھانا کتنا کھا کر اس کے کرنے سے
احتیاج کسی طبیب کی نہواو سنی کہا کہ غیر جوان عورت سے شخا شکوہ اور گوشت غیر ان جالور کا کھانا اور
باد چرخانہ میں سے جو چیز مٹی ہو کھانا اور دوا غیر یہ ایک کھانا اور میوہ کہ پکانا کھانا اور چانی میں باندھ کر اور
جو کچھ خوش آوے اسے کھا اور کھانے پر پانی نہ پنی مگر کہ بعد دیر کے اور پیٹ بھرے پر کہ کھانا
اور پیشاب اور پیمانہ نہ روک اور بعد دن کے کھانے کے سوہا اور بعد رات کے کھانے کے ٹھنڈا کر چاہیزین بدکنو
قوی کرتی ہیں کھانا گوشت کا اور سوگند خوشبو کا اور کثرت غسل کی بغیر جماع کے اور پیمانہ کتان کا کہ ایک
قسم ہی کپڑی اور چار چیزین بدکنو شست کرتی ہیں جماع بہت کرنا غم بہت کھانا اور بست یا فی میا اور نہارالی
اور رخصتی بہت کھانا اور چار چیزین میا نگو قوی کرتی ہیں رو قبیلہ مینا اور مرہ ویا سوتے ولت اور لہر کرنا
ہسبزہ پر اور لباس پاکیزہ مینا اور چار چیزین میا نگو گند کرتی ہیں دیکھنا بھانٹنا اور دیکھنا سولے
دی ہو نکالنے جو کہ کل دیا گیا ہو اور عورت کے ستر کو دیکھنا اور قبو کی طرف پیٹہ کر کے مینا اور چار
چیزین قوت جماع کو زیادہ کرتی ہیں چڑیا کا کھانا اور اظلیل کر کھانا اور پسہ کھانا اور چھو کھانا اور
چار چیزین عقل کو زیادہ کرتی ہیں ترک کرنا اوس کلام کو کہ زیادہ ہو حاجت سے اور مسواک کر لی اور اساتہ
علما اور صلحا کے مینا اور سونا چار قسم یہی چت سونا اور چھوٹا انیا کا ہی کہ ٹھکر کھانے سے بچ جائے
آسمان زمین کے اور دہشی کر دھ سونا اور یہ سونا علما کا ہی اور عبادت ہی اور یائین کر دھ سونا اور یہ سونا

مادہ ہر کاسی واسطے معصوم ہونے طعام کے اور نہ کے کل ہوا اور یہ ہوا سیتھا اور کاسی مانتے ہوا
 چچ آداب نکاح کے اور اس میں باج فصلیں ہیں **فصل پہلی** چچ فائدہ دل نکاح کے اور آنتوں اور کینے
 اور فصل دوم سری اویں حرم میں کہ واجب ہی رعایت اور کئی فصل قسری چچ آداب گہرا رہی
 کر کے ساندہ حور نوک اور چچ و لمبہ کے فصل چوتھی چچ آداب حجام کے اور کچھ مدہا ہونے کے اور طلاق
فصل باخچین حق میں ماں وی کے فصل پہلی چچ فوائد اور آفتوں نکاح کے حجاب نوک
 علامت اختلاف ہی ہاں سبکس کہ نکاح کرمانتری ماکر یا مہیار یعنی سسدیدہ نصیب کے مرد یک سری
 کہ اصل ہماری رامہ میں بکر یا نکاح کا ہی اور اٹھت نکاح کی کچھ رامہ میں ہی کہ بری و حلال سے
 مسرت ہوا اور احلاق عورت کے اسے تھے اور حد میں اور اقوال صحابہ کے دو جہاں میں ہو تو ذکر
 نکاح کر کے کئی فصل میں اگر و اس آلی میں اور حقیقت حال کی موقوف ہی اور ماں کرے اور نکاح
 اور آنتوں اور کس کے فوائد نکاح کے یہ میں ہوا اور اولاد کا اور معصوم نکاح کے مقرر ہونے سے یہ ہی
 کہانی رہے فصل اولیٰ چچ مدہا ہونے اور اولاد کے فائدہ سے اور فصلیں سب میں کہ کسی کر لی ہی چچ حاکم
 کرے واد حق کے اسلئے کہ حکمت چچ مدہا کرے سہو کے اور نہ کے حامل ہوا اولاد کا اور مالی رکھا حسن
 انسان کا ہی اور سی کر لی ہی چچ حاصل کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا انکسر سم
 نکاح کرو اور اولاد حاکم میں مکرر نکاح سب تمہارے اور آنتوں پر کہ میری امت میں اسے لوگ میں
 اور چچ مرے حوٹی اولاد کے ثواب مسابری آماہی کہ قصاب کو حب جو ٹوکومت میں لھائے لگے کے
 بود اس سے مان اور باب کا پھر لیں کہ کہ کہ میں میں چکی ہر دم میں کہے سکے جس حکم ہو گا کہ کر لو
 مادہ ماں اور ماں ہی کے اور لھاؤ انکو شست میں اور چچ دسا کرے ورنہ صلیح کے اسے ماں اپنے کے
 مدہا کرے کے فائدہ ست ہی حد صرف میں آماہی کہ دعائیں میں کی حالی ہیں مردہ کے نور کے
 طمانیں اور اگر مرد صلیح میں ہوتا تو ہی امید قبول کی ہی اور اگر فصیلت نکاح کی بواسطہ مردہ کے
 اور حب مقصود حاصل کر یا ورنہ کام تو نکاح حوریت باج سے مکروہ اور ربا ہوا حد میں آماہی کہ
 ستریں عورتوں کی شے والی ہی اور یہ ہی آماہی کہ نور یا نثر ہو اگر کے کو سے میں ستری عورت
 سے والی سے اور سہی فرمایا کہ کالی عورت سے والی ستری عورت گوری سے والی سے
 اور نکاح کے فائدہ میں سے ایک یہ فائدہ ہی کہ اور سے اس ہون ہی آنتوں سطاں کے سے
 اور دستوں اور کس سے جسد کہ اگر فتویٰ رکھتا ہو تو مانع ہوتا ہی احوال مدعا کئے اور آپ نظر
 لیکن محو طہر اقلب کا دوسو سو سے اور حلو سے اور فکر سے دسواہی ہی دل کے دسویں نکاح ہی

چچ
 چچ
 چچ

مٹے ہیں چنانچہ اسی سبب کہ ابی ابن عباس نے کہ تمام نہیں ہو تو میں عباد میں مگر سارے نکاح کے اور عورتوں
 پر تفسیر خلیل ^{کے} لکھا ہے کہ ابی ابن عباس نے کہ عورت سے نہیں کر سکتا اور لکھا ہے عدا نے کہ جب
 شہوہ غلبہ کرتے ہیں آدمی پر تو جانے رستے میں راستے دو حصہ عقل اور دین کے اور حدیث میں آیا ہے
 کہ بجا و اون عورتوں کے پاس کہ خاوند نہ کرتی ہوں اس لیے کہ شیطان جاری ہوتا ہی آدمی میں جگہ جاری
 ہوسکتے خون کے یعنی بہت تصرف کرتا ہی صحابہ نے کہا کہ آپ میں ہی یا رسول اللہ فرمایا ہمیں ہی اور
 میری مدد کی ہی اللہ نے شیطان پر اس سلام لے آیا ہی یعنی تابعہ اور ہو گیا ہی مگر آج نکاح کر کے
 اماں ہی واقع ہوسکتے ہیں بلا میں نہ وایت کہ ابی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دیکھا ایک عورت کو پس آئے اپنے گہر میں اور قصاص نہوت کی اپنی ایک بیوی سے اور دیا کہ جب الکی
 آئی ہی عورت آتی چ صورت شیطان کے پس جب دیکھی ملک تمہارا کسی عورت کو کہ خوش آوے جا ہے کہ
 آوے اسی بیوی کے پاس جسے صحابہ کوئے اور رسول ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہ راہ اور علی ہی صحابہ
 سے نے اول اظہار ساتھ جماع کے کرنے واسطے فارغ کرنے دیکے عادت کے لیے اور اس لیے
 سبب ہی فراغت کرنی کار و بار سے پہلے ناز کے اور رسول ہی اونے کہ ماہ و مضامین میں عادت
 تک میں عورتوں کو خوش کرتے تھے یعنی جماع کرنے سے اور واسطی اسی قاعدہ کے سبب ہی
 نکاح زیادہ ایک عورت سے اگر حاصل ہو فراغ خاطر ایک عورت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 فرمایا کہ بہترین امت وہی کہ عورتیں بہت رکھی اور شہوت عرب والوں کو بہت ہی چنانچہ اس لیے صلحا او کے
 نکاح بہت کرتے ہیں اور صحابہ میں بہت لوگ ایسے سے کہ تین چار بیوی رکھتے تھے اور ایسے بہت کم تھے
 کہ وہ بیویوں سے کم رکھتے اور اگر حاصل ہو محبت اور الف بک بیوی سے تو سبب ہی بدل الی اللہ
 او کو جوڑ دے اور اور کر لے کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بہت نکاح کیے تھے یہاں تک
 کہ زیادہ دو سو عورتوں سے نکاح کیا ہی کسی چار چار عورتوں کو ایک ہی عقد سے نکاح میں لانے سے اور
 کسی چار عورتوں کو ایک ہی مرتبہ طلاق دیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حسن
 منشا ہی میری صورت اور سیرت میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ حسن مجھے ہی یعنی صورت و سیرت اور حسین علی ہی
 راضی کہ جو امت میں سے اور امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ برفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے چار عورتیں
 نکاحی اور شہر ان حرمین کہتے تھے اور سات روز بعد حضرت فاطمہ کی فات کے آپ نے نکاح کیا تا اور مدار نکاح کی زیادتی اور
 کی کا اور یہی اور زیادتی شہوت کے ہی کیونکہ علاج بقدر مرض کے ہوتا ہی اور درادنی فسر کی اور فراغت لگی ہی پس اگر کسی عورت
 باطن میں کم کرے والا زیادہ اور فائدہ نکاح کا یہی ہی کہ نکاح سے اعتدال نقصان انتہا ہوتی ہی اسبب شہوت کی

حاکم عمرانی یعنی اہل سال برادریت کرتا ہی ہوگی اور حقوق و اداریاں اس کے اور کوسم کرنا ہی
حاصل کرے و حلال کے اور ہی کرنا ہی اہل اولاد کی تعلیم کرے من اور راہ مائے من میں سے
اور اہل اولاد اس کی رحمت میں اور چکا کہ اوکاس پیر جو رعایت و عدل کر چکا ہیں پڑاؤں کا
کہ اس کی شری برگی آئی ہی و ما سمر حد اصل اس کے و سلم نے کہ عدل کرنا ایک سادہ کا حکم عادل کے
فصل ہی سرریس کی عبادت سے اور اسی صف سے و از دہوئی من فصلیں حق حاکم عادل کی اور
کو کر و از دہوئی و بعض کہ مسئول ہو عطا ہی ہی نفس کی درستی میں اور وہ شخص کہ اس خود دہوئی
اس کے حد سے جانی ہی کرتا ہو اور کو کر و از دہوئی و بعض کہ جسے و اعاب رکھتا ہو اور وہ شخص کہ جسے کرنا
اعداؤں پر اور حر گیری اہل سال کی سر اعداد کے ہی اور فصل عباد کی معلوم ہی ہی کہ کما کما آئی ہی
اور اسی سے جسے حضرت جی سادہ و اعلیٰ لے لیا میں سے ما دہیں کیا ہی و ان میں مکر یوں والو کو
کما ہی کہ حضرت بھی عدل السلام نے نکاح کیا تھا و اعلیٰ حاصل کرے نوب اور فصل نکاح کے لیکر
جماع میں کیا اور اسی منزل میں سے جو خود سے حضرت عسی علیہ السلام نے کسی میں کہ وہ ہی کما
کرنا کی و صوف میں کہ او میں سے آسمان سے یعنی و ص قنات کے اور او کی و اولاد ہوگی اور کما سیر
میں جاری ہے کہ فیصل احمد میں فصل کی مجیر میں و جسے ہی ایک نوید کہ وہ حاصل کرے من
حلال سے لے اور عیرو کے لے اور میں تھا اسے ہی لے کر یا عیو آور و دہوئی بہر کہ وہ وانی
رکھتے ہیں نکاح میں اور میں کی کرتا ہوں پھر بہر کہ وہ نام امت لوگوں کے ہیں اور میں سے ہی
دہوئی میں مشعل ہوں اور یا ہی کہ ایک عادلے ایک عالم سے کما کہ احتفال ہے منزل یکے
حکمو کیا اور سانی کیا چ کو اور حاد کو اور اور رک اعمال کو یعنی سانی کیا کہ یہ عیو یک تکو نصیب ہو کر
کما کہ اس عالم سے کہ کما ہی و اعلیٰ اہل سے یعنی اعلیٰ اہل سے عادل ہی نوہ تو اس میں حاصل کیا تو
عادلے کما کہ اسانی اعلیٰ اہل کما اس عالم نے کہ حاصل کرنا حلال کا و اعلیٰ بعد اہل کے اور کما ہی
عبادت میں اہل اہل ہی متور و عبادت خود کے سے اور ایک شخص ہے ابراہیم میں ابراہیم سے کما
جو جس حال ہی پر کہ فاعیو کیا ہو لے اسی تین و اعلیٰ عبادت کے و ما ابراہیم نے کہ ایک علم
عالم کے ستری مری سب عباد تو سے اور حدت میں آنا ہی کہ تو کو کو یعنی رکھتا ہو اور ح حرج کر
و حر گیری او سکل کے سلی کرے یعنی اھی طرح حر گیری کرے و اح ہی او سکل لے مت مکر کہ وہ اعلیٰ
یا ہو کہ ہر خدا و سے سے مرک اور حدت میں آنا ہی کہ علم اور محنت کما رہ ہی گنا ہو کا اور بعض
کے علم نے کما ہی کہ بعضے کما لے جس کہ کما رہ او کا میں ہی سوانی علم حیاں کے اور طلب کرے

معبثت کے اور یہ فائدہ بھی مخصوص ہی ساتھ اہل عبادت کے کہ ان کے لیے سوا اعمال طہر کے
کوئی شغل عبادت اور نہ واس لیے کہ یہ بی بی عبادت تو نہیں سے ہی مگر یہ عبادت متعدی ہی اور فضیلت
عبادت متعدی کی اور عبادت لازمی کے پیماری اور جس کو کہ حاصل ہو سیرا طس اور فکر کرنا علوم نیز
اور کثافت ہو تو نہیں نفع دیتا اس کو یہ فائدہ اس لیے کہ علم فضل عبادت ہی اور اس لیے فضیلت ہی
کئی ہی علم دین کے سکھانے اور سیکھنے کو اور عبادت نقل کے اور فائدہ علم کا عام ہی تمام خلوت کے لیے
اور فضل ہی حاصل کرنے نفقہ کے سے واسطے عیال کے اور فائدہ کساح کا یہ بھی ہی کہ بہت ہوتا ہی
اسے کتب قبیلہ اور ازاد سے حاصل ہوتی ہی قوت بازو اور زیادہ ہوتی ہی عرت و درہوں ہی ذلت
کہ سبب نفع شرا و سلامتی کے ہی آتھوئے چنانچہ اسی سبب گناہی عدا کے ذل من کا ناخوگند کیے
ذیل ہو او کہ نہیں کوئی مددگار و سکا اور یہ باعث فراغت ل اور رحمت خاطر کا ہی جانا جاسے
کہ کساح کے ان فائدوں کے بیان کرنے سے معلوم ہو کہ جو فائدہ ان فائدوں میں سے عام اور مفید ہے حق میں
وہ یہ بھی کہ اولاد پیدا ہوتی ہی اور محفوظ رہتا ہی آفت شہوت سے اور آفتین کساح کی مسند دین ایک یہی
کہ آدمی عاجز ہو باہی کسب حلال سے اور حاصل کرنا حلال کا نہایت شواہی خصوصاً اس زمانہ میں کہ محافظت
حد و دشرعی کی اور اکثر احکام شرع کے مفقود ہیں پس کساح صیبا اضطراب و روافع ہو چکا حرام میں ہی اور اکثر
بلاکت اس کی اور اس کے اہل کی ہی اور مجرم و امن میں ہی اس بلا سے حدیث میں آیا ہی کہ اول جبر میں آدمی کی
مرد کو روز قیاس کے اہل اور اولاد اس کی ہی پس کٹر اگرین کے اس کو اگے خدا تعالیٰ کے کہیں گے بار خدا حاضر
اوتے لے گا سنے تعلیم کچھ ہوگا احکام دین کی اور کھلایا ہوگا مال حرام سے اور ہم نجاتی نے اور یہ بھی
حدیث میں آیا ہی کہ ایک بندہ ہو گا کہ اس کے لیے مانند پہاڑوں کے نیکیاں ہوں گی ہر سوال چاہیگا
اوتے رعایت کرنے خیال کیسے اور کسب کرنے مال کیسے کہ حرام نہ یا حلال پس جاتی رہیں گی نیکیاں اور کی
اس مطالبہ میں پس فریاد کریں گے فرشتے کہ یہ شخص وہی کہ لگتی نیکیاں اس کی اہل عیال اس کی اور نبی خدا صلی علیہ
و سلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کو آدمی کے لیے کوئی گناہ بڑا زیادہ جالت اہل سے ہو گا کہ اس نے اپنے اہل عیال
تعلیم کر دیا اور وہ جاہل ہیں گے تو یہ اس کے حق میں بڑا گناہ ہی اور یہ بڑے عظیم ہی کہ بہت ہی کم اسی نجات پائی
مگر وہ شخص اللہ نجات با باہی کہ مال حلال کتا ہو یا کسب حلال کرنا ہو اور قناعت کرنا ہو اس پر با کچھ پیشہ
رکھتا ہو مانند لائے لکڑیوں کے اور سکار کرنے کی وغیرہ ملک اور کوئی حرفہ ہی ایسا نہ رکھتا ہو کہ متعلق ساتھ
با دوسروں اور خا لوس کے ہو یا ہی کہ ایک درزی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کچھ ابا دشاہ کا سیتا ہو نیز
آیا میں ہی مددگار خا لوف میں سے ہو چکا یا نہیں فرمایا کہ مددگار خا لوف کا وہ ہی کہ رسول اور

عمر بن خطاب
وہاں کہ
عمر بن خطاب
میں ہی اس کی نظر
وہاں کہ
ہی اس کی
میں ہی اس کی
فائدہ اس کی
شے امانت اس کے
جس میں ہو

میان کساح

عمر بن خطاب
میں ہی اس کی
فائدہ اس کی
شے امانت اس کے
جس میں ہو

اپنی عیال سے بمنزلہ غلام بہاگے ہوئے کہی کہ قبول میں ہوتی اوستے کوئی غیر قسم نماز اور روزہ اور حج
 سے نہ مانگ کہ رخص کرے طرف اونکے اور حضور کرنا والا انکے حق میں اگر عیاض ہی لیکن حقیقت میں غائب ہی
 یعنی یہی بمنزلہ غلام بہاگے ہوئی کہی جو کہ اوپر مذکور ہوا آدمی عیاض ہی یعنی ادا کرے حق نفس کی
 چھ جائے ادا کرنا حق عیاض اور یہی تہا عذر بعضے متاح کا بیج ترک کرنے نکاح کے اور اختیار کرنے محمدی سے
 مانند ابراہیم اوہم اور بشیر ابن جلدت رضی اللہ عنہما کے اور یہ آئینہ اگر عیاض عظم رکھتی ہیں لیکن رست
 پہلے فتویٰ کے کم ہیں اس لیے کہ خوش گذرانے ساتھ عورتوں کے یعنی نیک خلعت سے اوکے ساتھ بہا
 اور اونکے حق ادا کرنے آدمی سے ممکن ہیں کہ ہو سکتا ہی لیکن طلب کرنا حلال کا تمام حالتوں میں نہا
 مشکل ہی اور آفات نکاح کے سے یہی ہی کہ اہل اولاد اکثر جانوں میں غافل کرنا والے ہیں اللہ سے ادا
 باعث ہیں طلب نیاد اور بہت سے صحیح کرنے مال پر اور طلب کرنے مال پر اور فخر کرنے پر کہ ہم کثیر الاولاد
 میں اور جو چیز کہ غافل کرتے ہیں حق سے آفت ہی فرما با حق سبحانہ تعالیٰ نے اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ
 الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ تَحْتَضَرُ تِلْكَ الْفَاكَةُ الْفَاكَةُ یعنی مال اور اولاد زمین ہیں نہ کمالی
 دنیا کی اور نیکیاں باقی رہنے والی زمین نزدیک پروردگار تیرگیے اور مرد و عیاضی اسے بہانہ یہ
 نہیں ہی کہ وہ باعث ہوتے ہیں اوپر ان کتاب حرام کے اس لیے کہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی مگر مراد یہ ہے
 کہ کثرت کرنے چھین کی چیزوں میں اور لذتوں میں اگر عیاض و مستور ہوں یہی مانع ہیں دوام ذکر سے
 اور فراغت دل سے ایسے کہ اکثر نفل اور موانع کہ سب حضور دین کے ہیں پیدا ہوتے ہیں اہل ر
 اولاد سے کہ شب روز انکی فکریں بہت ہی ضائع ہوتا ہی وقت باطل حردن میں باوہ باعث ہوتا ہی
 مذمت کا اور انسی سبب سے ابراہیم اوہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ حسنہ عادت کی نصرا میں سے
 یو کے ساتھ سو سکے اوستے ہر کہ کچھ کام نہیں ہو سکا اور انوسلیان اراانی نے فرمایا ہی کہ مَنْ تَزَوَّجَ
 زَكَرًى لَمْ يَلِدْ يَتِيمًا يَعْنِيْ سَوِيًّا مِّلْ كِلْ طَرَفٌ نِّسَاءُ كَے اور فرمایا کہ غنہ کما سے کیو لپنے بار و نیک سے
 کہ سو کی ہوا اور اپنے حال سے بدتر قائم رہا ہوا و حسن بصری نے کہا کہ جب چاہتا ہی اللہ تنگی پہنچالی
 ندیکر غافل میں کر سکے اوستے اوستے اوستے اور بہرہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانہ میں
 ایک طرف آدھاک ہلاک آدمی کی اور دوسرے طرف ان آدمیوں اور فرزند اس کے ہوگی کہ سزا نرس کہیں
 اوستے کو محاجلی پر اور تحفہ دین کے ایسی چیز کی کہ طاقت نہیں کہتہا ہو چکا پس اگر قتار ہو گا وہ ایسی حکمہ کہ
 جانار ہیگا دین اسکا پس ہلاک ہو گا انھو ذی اللہ من ذلک یہی بیان فائدہ دن اور آفات نکاح کا پہلے ظاہر
 ہو اگر مرزا دار نہیں حکم کرنا ہر شخص پر مطلق کہ نکاح افضل ہی یا مگر درنا ملک حق یہی کہ اسمن تفصل ہی کہ بعض

کے لئے اصل ہی اور جس کے لئے جس میں ہمت دے کو حاسے کہ سطح فائدہ دیا راضی کج کج کے
 کرے باہر مانتا ہے اور شواہد اور توفیق اللہ کے لئے ہی **ف** مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے
 اس حاکم کی تصریح جو محرم اور جامع کھی ہی واسطے منع ہائی تسلیم کی ساری لکھی حالی ہیں کہ تو ان
 کج کج کے باغ میں کم تو ماسوت کا اور سد و کتبہ ہو گا کہ اور کرت گئے کی اور محمدہ نص کا کتبہ جاری
 کرے ہی اور عالی کے اور بدامور و بد صالح کا اور آفات کج کج کی محمد بن عاقر ہو باطل منال سے
 اور فراموشی کرنی حرام میں اور قصور پر ناواہی حقوق عورتوں کے میں اور قصور پر عورت کی مداخلت پر
 اور اوٹھا اید کا عورت سے اور بار رسا کتبہ ہی اور اولاد کے حق ابدال ملک کے میں اگر ہو
 سوں جو ان کے جامع ہیں آفات تو محرم و باہر اصل ہی اور اگر مقابل ہوں دو نوامی سے واد اور آفات دہر
 میں تو جس جس سے دی کی مایوس رہا دل ہو اسکو ترج دی حواسے سلا کج کج سے تنہو کم ہو ہی
 اور کج کج کرے میں جل ہی سہی کہ جس جس کو سکے کا عورت کی مداخلت پر تو ترج کج کج کو ہی اسلئے کج کج
 کہ کج اور ماس کر ہار موکا نام ہو ہی نصر مولانا عبد العزیز کی اور درالحار و بیوس گیا ہی کج کج کر یا دیا
 وقت یوقاں ہی عہد سوت کے اور اگر نص ہو کہ نصر کج کج کے رامس گرفتار ہو عا و کج تو میں ہی اور دریا
 ۱ رد میں اس صورت میں ہی کہ مالک ہو ہر اور نقد کا اور اگر مالک ہو ہر اور نقد کا لو گماہ میں ہی ترک
 اور سکا اور ورورہ کہ کہ تہوہ شاد سے اور کتبہ کہ وہ ہی حالت اعتدال میں یعنی قدر رکستہ ہو
 وطن کی اور نقد دے ہی کسی گناہ و تباہی ساتھ ترک کرے کج کج کے اور یونہی یا حاکم ہی اگر مت کرے
 جسے کی رہا سے اور کج ہی ہو کج اور کوئی عا و اسی میں ہی کہ مسروح ہو حضرت آدم کے وقت سے
 اسکا در حضرت میں ہی باقی رہے سو ہی کج کج اور اسماء کے اور کج کج کہ وہ ہی وقت خوب ظلم کے
 ہی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج مراد ہی ہو ریادہ کی کرو کج اور کج ہی او کی پس کر سکے کا تو مکر وہ ہی اور اگر
 نص مزہم کج کج حرام ہی کج کج کا **فصل** و ستر ہی چچ یاں او اپنے احوال کے کہ وہ ہی رعایت اولی
 کج کج میں جانا حاسے کہ وہ آدم کے واقع ہی رعایت اولی اند رعایت انکاں اور ترابط کج کج کے کہ نصیر
 گئے میں بعضی او میں سے متعلق ہیں کج کج کیو انکے اور بعضی متعلق ہیں یہ کہ وہ جو پہلی میں کج کج کہ انکے وہ
 میں کہ نصیر کرے کج کج کرے میں اماع اور اجرائی سب کا اور مدہا ہوا اولاد کا اور محوطہ ہر باطن کا احرم
 اور قصور کرے اور ماسے فائدے کہ جو اور کر ہوئے مالک وہ کج کج اعمال آخرت سے سوہری حکم میں
 نصالی اور قصار بہت کہ یہ اصل اعمال و ماسے میں اگر حاکم میں ہی حاصل ہو جائے میں لکس
 حاسے کہ جو اس میں ہی کی ہو اور حاسے کہ کج کج سے احوال مرد و عورت کا انکس تو نہیں

کہ اسکو بہ دخل ہی شوق الفت میں پہنچا پھر مسیلتے سب ہی دیکھ لیا کہ عورت کو پہلی کچھ کے اور چلا
 و احوال کہ متعلق ہیں جمال ہی کے اور میں وہ ایسے کہ برائے کا موجب عیش اور حاصل ہوئے فو انکو کسی ایسی
 بڑی چیز بعد از الف شرعی کے یہی کہ عورت عفت و بارسائی رکھتی ہو کہ بہ مقدم ہی اس پر اور معصود حاصل
 ہی ہی اس لیے کہ سست ہونا عورت کا دین میں اور بد وضع ہونا اس کا سبب پلہ رولی اور معص ہونی عین
 مرد کا ہی بسبب غیرت اور رشک کے اور اگر ما جو جو بد وضع ہونے کے جمال ہی کی گہنی ہو تو اور ہی بد تر ہی کلر
 چوڑ تابی تو صبر اور کس حدائی بر سبب شہوا ہی اور اگر منہ کر ہی فو باعث تشویش کیا گاہی اور اگر سناک
 رہنمای تو سبب عذاب آخرت کا ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی کچھ کرے ایک عورت سے بسبب مال
 اور جمال دیکھ کے نہ مال یا بوجہ جمال اور جو کوئی کچھ کرے بسبب دین کے مال ہی یا بوجہ جمال ہی
 پاؤگا اور اور جو کہ کہ واجب ہی رعایت اور کس منکر حرمین حسن خلق اور خلعت نیک ہی کہ یہی موجب فرائض
 اور خوش گذرانی کا ہی اس لیے کہ عورت بد خلق خدا تعالیٰ کے عذابوں میں سے ہی اور مصاحت اور سکرار
 عذاب و ک ہی ہی میت زن بد و سر لائی مرد کو + ہمدین عالم است و رخ او + نہ شمار از زمین بد و شمار
 و شمار عذاب شمار + اور صبر را و سکا زیادہ ہی قطع سی اور کلام عرب میں آیا ہی کہ **لَا تَنْتَهِمْ أَنْ تَنْتَهِمُوا**
مَنْ تَنْتَهِمُوا وَفَدَّ حَتَاةً وَكَأَنَّ قَدْ تَنْتَهِمُوا وَكَأَنَّ قَدْ تَنْتَهِمُوا یعنی نہ کچھ کچھ امانہ اور نہ سار
 اور عذاب اور نہ اور نہ براف اور نہ شداقہ اور امانہ وہ ہی کہ بہت روی جلالتی ہی اور سنا دہ ہی کہ احسان
 رکھے ساتھ مال ہی کے مرد پر اور خانہ وہ کہ صبران ہوائی فرزندوں پر کہ پہلے خادم سے ہون کہ مال اسکا
 انکو کسلا ہی کہ اور حداثہ وہ کہ غیر ذکر جمالی اور حاد و نکوائے جلاوے اور براف وہ کہ ہر وقت بنا و سنا
 لگی ہی اور شداقہ کہ زبان دراز اور بڑہ بولی ہو اور آیا ہی کہ ایک سیاح سے ملے حضرت لیا اس اور حکم
 کیا اسکو ساتھ نکلی کر سیکے اور منع کیا جا رہا کی عورت کو کس نکلی کر نے سے ایک تو وہ عورت کہ مروت
 اچھی اور نہی کپڑے مانگتی رہے اور دوسری وہ کہ فخر کرے ہر وقت ساتھ اسباب دبا کے اور غیر
 وہ کہ مدکار ہو اور جوتی وہ کہ نافرمان ہو خاندان کی اور حال ہو اسرا اور ایسے المؤمنین حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو خستین کہ بڑی میں مرد میں وہ اچھی ہیں عورت میں مانند عمل
 اور عجب اور بزدلی کے کہ یہ عورت بن اچھی ہیں اور یہ قول جامع ہی سبب اخلاق کے نیز
 کہ مطلوب ہیں عورتوں میں اور جو کہ کہ واجب ہی رعایت اور کس منکر حرمین حسن خلق اور خلعت نیک ہی کہ یہی موجب فرائض
 خوب صورتی ہی کہ محافظت شہوت کی بسبب اسکو خوب ہوتی ہی اور باعث
 ہی الفت اور انتظام معاش کی اور حالانکہ حال یہی کہ خوبصورتی نیک سرتی سے جہی نیر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

[illegible][illegible]

کرتے جاں و مال میں اور اذن خیر و نین سے کروا جب ہی رعایت کیے منگو جن پہلکا ہوا مہر کا ہی اور
 گرائی مہر کی جہالت و وبال ہی حدیث میں مخالفت اور مکمل آئی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 بہترین عورتوں کی وہ ہی کہ خوبصورت ہو اور نہر اور سکا پہکا ہو اور نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت
 پیروی سے دس درم کے مہر اور اور امیر المؤمنین عروضا سے فرماتے تھے گرائی دس سے اور نکاح نہیں کیا
 اپنے نبی کا زیادہ چار سو درم سے صرف مہر ازواج مطہرات آنحضرت کا سوا اسی حضرت حمیمہ کے
 اور مہر حضرت کی صاحبزادہ ابوبکر کا سوا اسی حضرت فاطمہ زہرا کے کیا سو درم تہا جس کے کھدار اور ذیل اللہ
 رہنے لے اور نہر ام حبیبہ کا بیستم درم بیستم دینار کھدار اور ذیل نصف اور نہر حضرت فاطمہ رضی اللہ کا بیستم
 اشغال فقرہ کھدار اور ذیل قاضی اور بیضا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں مہر مقرر کرتے
 کچھوں کی کیسی برابر ہو سکا اور حدیث میں آیا ہی کہ برکت عورت کی یہی کہ نکاح اور کلا جلدی ہو اور بچہ ہی جلدی
 ہو اور مہر اور سکا نہر اور اذن خیر و نین سے کہ راجب ہی رعایت او کی تنکو خیر میں جاسی اور نکاح
 کرنے باج عورت کے سے منع کیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کرو تم اسے پر نکاح کرنا
 عورتوں بختے والی محبت نہ کہنے والی خاوند مکمل سے اور چھانتا اسکا اوس عورت میں کہ کہی اور کے نکاح
 میں ہو طابہری اور نوکڑا میں اس کے رعایت کرن چاہیے کہ تذرت ہو اور سالم مہر عت سے اور جوان بھی
 اغلب ہی کہ عورت ان صفوں کی حتی والی ہو کی اور اذن آداب سے باکرہ ہونا ہی کہ مستحب محبت اور
 الفت کا ہی مگر نہ کہ ضرورت ہو غیر باکرہ میں یا کچھ نسلت حدیث میں آئی کہ خب جابر رضی اللہ عنہ
 نکاح کیا ایک عورت تیرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہوں نہ نکاح کیا تو نے باکرہ سے
 کہ کیسا تو اوٹھے پیسے خوش ہوتا اور وہ کیسی ساتھ تیرے اور اذن آداب احوال میں سے کہ لازم نہی
 رعایت او کی مخالفت اور صلہ حیث میں کی ہی عورت کے گنجی قید میں کہ کہ اصل اور فلو جو میں طلاق
 نہیں ہوتا اور حدیث میں آیا ہی ایا کہ کو حفرۃ اللہ میں یعنی دو رکہ کو اپنی سین سبزہ کوئی کسی
 کہ مراد اس سے عورت حسین ہی کہ قبیلہ عدیل میں پیدا ہو اور اذن آداب میں سے کہ لازم ہی رعایت
 او کی نہیں کہ عورت قرابت قریبہ میں سے کہ کہتے اختلاط نہ کتا ہوا سے کہ سیف قلع شہرت
 اور نہ زیادہ ہونے محبت کا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لا تکتھبوا العزایۃ العزایۃ فان
 الکولک یحکون خضار و یاکس نکاح کو نہات قرابت قریبہ والی سے اسلے کہ کرا پیدا ہوا ہی بکسب حکایت
 یہ ہی کہ ازنا شہرت کا حق حاشہ سے ہی کہ کہنے اور جو سے سے ہوتی ہی اور تو سبہ امری میں نوی
 ہوتی ہی جسے کہ گناہ ہی لکن عیال لک کا اور جو کہ غیر نظر میں نہا ہی ضعیف ہوتی ہی اوس فور طار سے میں

اس کا ترجمہ
 اس کا ترجمہ

[illegible]

ایک کہہ اسکی مہوڑی جاوگی اور مرے کمرے والی اور بی بی اور جہ لومڑی کا رست
آراد کے آدمی میرے اگر کسیکے لہندی سے نکاح کرے تو رست آزاد عورت کے آدمی یا
اسکی مقرر کرے مثلا دو رو اور آزاد ماس کو اگر لومڑی یا بی بی اور مرے حکم چاہے لہجائے اور
اگر مرد ڈالے تو میری کہ سکام کل اوکو لہجائے اور اعتبار عدل کر نکاح لہجہ اور رست کے
رست کے ہی راجحت اور راجح کے کہ اعتبار سے راجح ہی لیکن حاجت کے مقتدر کرے اور
سارے کرے اور حسب اسات پناہ صلے امداد و صلح کرے کما مادے اور رات کے رہے کے کس
میں کے اس براری کرے سے اور فرماتے سے کہ بعد الایہ مرے اعتبار میں ہی اور کام
دل کا مرے اعتبار میں اس اور حضرت عائشہ کو انھیں رست جانتے سے رست اور عسکی لیکن
پر کر رہے کے رست میں اور لہجہ سے میں زیادہ کرے سے اور ایک بیوی سے ماری اسی
حضرت عائشہ کو کبھی ہی سب جی حاضرت کے آدمی کو کبھی حضرت صلے امداد و صلح
سارے میں رست و راجح گہر ایک سو کے لوگ لہجائے سے میرے ماری میں ہی آئے عات
ماری کی کرے سے انکو رو جہا کل میں کسکی ہاں حادوں کا ایک سو لہجہ کہ منظور حضرت کو حضرت
عائشہ کی ماری کو جہا کی کس مویگی کما میں نے کہ مار سول اقد ہے اوں دناپ کو کو ترک
تک سارے میں راجح عات کے رہے کہ اوں کا لہجائے میں انکو تحلف ہوتی ہی فرما کہ دل سے
راہی ہو کما میں نے ہاں مار سول اقد بس لیگئے ضرب کو حضرت عائشہ کے حمہ میں اور عات ہی کیا
سراج الہدایہ سے کہ حضرت اسات ماہ صلے امداد و صلح سے حضرت فاطمہ زہرا کما سارے حضرت
علی کے نکاح کما اور حضرت علی کے گہر بھی گلی ہوا میں راجح فاطمہ کو کما داں نصیحتیں کیں کہ کس
اس راجحانا اور نکاستری فرما کہ کبھی کے گہر جانو تو وقت حاکم کے کہ تو قسم الہ الرحمن الرحیم
اور دوسرے درمیان میں گہر کے کسی گہری رہنما اور کہ وہاں سے ہوئی میرے کسلس ہر مرد الہا
اور ترشے علی کو کما کہ دو نو ماؤں مرے دہروں اور گہر کے حادوں کو سے میں دالیں اور چہ
میں گہری تہاڑی دہوئی ہوئے سے رہا یا خوش دو نو انکو میں ہر مرد الہا کما کہ باور بخشی ہر مرد
ہو اگر حد انکوں میں دو مار یا مادہ ہوا سے اور حسب علی ہری طرف کسکی نہ تو کما
میں مامدہ رود و جہد کے الہدایہ رہا اور انہوں میں سے اسے جس خطر میں رہا اور
یکے ساتھ ہی کے سکرا دما کہ اور دوسری سات دن تک کہ گہری حاد اور ہر کار
کے ساتھ میں سات ماہ و دن رہا جو عورت کہ یہ ترشہ تھا لہجہ سے اسے حاد

[illegible]

ولین عزیز و محبوب ہووے اور عذر کیسے آوے ایک روز غلط لعالم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو کچھ
 کہ اسباب دنیا سے ضرب رسالت بنادے اللہ عہ وسلم نے حج کا روضہ حضرت فاطمہ کے دیا کوئی
 مخلوق ندی سکے گا اول کمل تہی کہ بیشنی کی حکمت چھاویں اور دوسرے چار بانی کہ اوپر سو دین اور
 قبر سے خادہ کہ تاکار لکے کہ کرا کرے اور چہ ملک اسخفت کے ہواے اسکے اوسدن کوئی چیز
 نہنی یہ بین آداب گذران کے ساندہ عورتوں کے کہ لازم ہی رعایا اکل نا حاصل ہووے عیش اور
 پورا ہووے اسلئے مست **فصل چوتھی** حج آداب جماع کے اور رکھا ہوئے اور طلاق ہے کے
 آداب جماع کے یہ بین کہ اول باتن اور چٹیر چاڑ شروع کرنے کہ اسکو نب دخل ہی انت ہدایونی
 اور حاصل ہونے لذت میں حدیث میں آیا ہی چاہیے کہ نہ گریڑے ایک تمارا اینی سیوی رہا نہ جیوات
 کے ولیکن چاہیے کہ اول پیامی نیچے لوگوں نے عرض کیا کہ یا می کون ہی فرمایا ہوے لینا اذکلام کرنا اور
 یہ ہی حدیث میں آیا ہی کہ تین چیزیں چاہیں کہ نہ ترک ہوئے مرد سے اول نام و نسب بعیر ہوے جے جدا
 نہوی اوس شخص سے کہ چاہا ہی دوسرے اوسکے اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی اگر ام کرے اسکو تو بدل
 کرے اور دیکرے اسکو میسے مثلاً اگر کوئی خوشبو یا کتہ وغیرہ دیا ہی نور دیکرے اور قبر سے یہ کہ نہ
 پڑی اپنی سوی پر پہلے انت حاصل کرے اور بات کرے اور ننگے نوون مرد و عورت کہ سب اسطرح ہی
 حدیث میں آیا ہی کہ جب چاہے ایک تمارا جماع کرنا اینی سیوی سے چاہی کہ ننگی ہوویں ماسد کہ ہو
 اور دیکنا سیوی کی ستر مخصوص کا مکروہ ہی منقول ہی حضرت عائشہ سے کہ اسخفت نے ہرگز سزا دیکنا نہیں کیا
 اور نہ اسون نے ستر حضرت کا اور طہیٹ ہی اسکو مکروہ رکھی ہی ولیکن دیکنا سوا ہی سر مخصوص کے مکروہ سن
 کہ باعث ہی ستر کا اور منقول ہی بعض صحابہ سے کہ سمع ہی دیکنا عورت کے مذکور کہ بہ باعث زیادتی
 لذت و شکر کا ہی اور چاہی کہ شروع ساندہ سسم اللہ کے کرے اور خدا کو یاد رکھے کہ وہ جگہ غفلت
 کی ہی اور فعل ہوا اللہ احد پڑی پہلے صحبت سے اور کے ہسم اللہ العلیہ العظیم اللہم اجعل لنا ذریۃ طیبہ یعنی
 شروع کرنا ہون میں ساندہ نام اللہ پڑی عظمت والیکے یا اللہ دی تو ہمکو اولاد دیک اور قبلہ رہو نووے
 سبب عظیم قبلہ کے اور مکروہ ہی جماع کرنا تین تب میں مینی کی اول تب میں اور چہ کی شب میں
 اور آخر شب میں کہتے ہیں کہ اکثر ان راتوں میں شیطان حاضر ہوا کرتے ہیں اور منقول ہی کہ است
 اسکے امیر المؤمنین حضرت علی اور ابو ہریرہ سے اور عورت اور مرد بعد جماع کے اپنے ستر پاک کرے کہ بے
 کبر اعلیٰ حدہ لیون اور بعد جماع کرے کہ میٹھ سے مثلاً لگا کر نسووس ملکہ سینہ سے ساندہ لگا کر سوون کہ بہ
 کتاب لے خبرہ میں لکھا ہی اور اگر عورت مرد کے ستر کو ساندہ پکڑ لیکے اپنے ماتہ سے بال کرے تو ثواب

اور آداب اولاد پر جو تکبیر میں کہتا ہوں سے خوش ہوں اور بی بی کے ہونے سے غلگن ہوں سے ملوں
 نہیں کہ بھائی کسین ہی اور بیٹی کے رحم کرنے اور غمخواری کی ضیق میں اور نواب بیسار میں پیچھا حاصلہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جس کی بی بی ہو وی اور برورش کرے اور سکھ اور اچھا ادب سکھاوے اور غمخواری کرنا ہے
 اور کسی بیوی کو وہ بستر لے لے اور بائیں کے کہ بچاوی کی لگ دو رخ سے اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ کوئی
 نہیں ہے کہ بیوی اور کسی دو بیٹیاں پر نیکی کرے اور اسے اور کسی زندگی تک ہوشیار اور ہر روز
 فرمایا ہے کہ جس کے ہون دو بیٹیاں یا دو بیٹیاں پر نیکی کرے اور اسے اور کسی زندگی تک ہوشیار اور ہر روز
 ایک جگہ اور چاہے کہ کمانا دینے میں اور مانند اس کے میں بیٹی کو بیٹوں پر مقدم کرے فرمایا پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاوے بازار میں اور خرید کرے کچھ اور لاوے گھر میں ہر شخص کو اسے
 ساتھ اس کے بیٹی کو نہ بیٹی کو نظر رحمت کیجا اور کسی طرف اللہ تعالیٰ اور کسی طرف لطف رحمت کی اللہ تعالیٰ نے
 عذاب میں کر لیا اور سکھ پر گز اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی خوش کرے بیٹی کو اس کو گویا کہ رویا خوش
 خدا سے اور جو کوئی کہ رویا خوش خدا سے حرام ہے اور سہرا لگ دو زحلی اور چاہے کہ اذان کی جاوے
 بچے کے کان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کی ہی حضرت امام علیؑ کا منین جس وقت کہ پیدا
 ہوئے یعنی دامن کا منین اذان کے اور بائیں میں تکبیر حدیث میں آیا ہے کہ اسے ضرر نہیں کرتی
 اور سکھام الصبیان اور جب زبان کھلے فرزند کی اول لا اذ لا التذ سکھاوے تا اول بات اور کسی
 یہی ہو اور سبب ہی حتمہ کرنا اور سر موٹا ناساتوین دن یا چودوین دن یا ایک سوین دن
 اور نام رکھنا ہی ساتوین دن سبب ہی اور سر موٹا ناساتوین دن یا چودوین دن یا ایک سوین دن
 دن ہی اور فرزند کے حق میں سے یہی ہی کہ اس کا نام اچھا رکھے اور حدیث میں
 آیا ہے کہ تمہارے ناموں میں سے بہت پیارے نام ترویک اللہ کے عبداللہ اور عبدالرحمن
 ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جائز ہے نام رکھنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر
 نہ کتب پر یعنی مثلاً محمد نام رکھے نہ ابو القاسم آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت
 زمانہ میں بکارا ایک شخص کو کہ محمد نام تھا اور اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہو
 اور کسی طرف اوسنی کہا کہ کسی اور کو بکارنا ہوں یا رسول اللہ پس منع کیا آنحضرت نے کہنے
 نام اور کسب اپنی کے سے پھر بعضوں نے کہا ہی کہ منع ہی جمع کرنا اور میان
 نام اور کسب کے کہ معنی ایک شخص کا نام محمد رکھے اور کسب ابو القاسم تو یہ
 درست نہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ حضرت کے زمانہ میں تھا اب جائز ہی مطلق اور مختار ہی ہی اور آیا ہے

معنی
 بیٹی کا نام رکھنا

۴۷
 کہ جس کا نام ابو جبرہ تھا اس فرمایا اٹھ کر گئے جس کے مات میں تیس گروہ جانا اسکو ورا گرام نہراہو
 موسیٰ ہی بدل انسا اور سکا ایک شخص کا عاصی نام تھا اور سکا عبداللہ نام بدل ڈال دیا جس سے یہ
 معلوم ہوا کہ جسے لوگ جو خطوں عاصی نام ہی نام رکھے ہیں۔ چاہے کتنا اسکا اسلئے کہ اٹھا رہا ہے
 لگاؤ کا۔ اس دہری نام پہلی ہی گناہ کر کے مراد اللہ تعالیٰ کے آگے اور ادعا حری کے افسانہ
 لئے گناہ کر ادا مات ہی کہ وہ عاصی اور انتہائی اور اس طرح سالانہ جس عاصی جس مابعد الہی مابعد
 ان کے کے گناہ کا جو بدل کر احسانام رکھے اور آیا ہی کہ رتبہ کا میں ثرہ نام تھا موسیٰ اسکو کار کے
 مدت نے بدل کر رتبہ نام رکھا اور مع دما ہی حیرت نے اس مانوس کے رکھے سے ہی حرکت اور
 رجب اور صلاح اور مانع اور مامد ان کے اسلئے کہ اگر کوئی شخص بوجھے کہ ہاں حرکت ہی اور اس کے چول
 میں کہا جائے کہ ہاں کب جس ہی نوید اجا ہاں اور محل کر کر جو جبہ سدا سو اسو حاسے کہ نام رکھیں
 اور سکا کہ در وقت کے وہ ہی اوپر شگاف سے حکم سدا اور اس بچہ کا ہی کہ جس میں علامہ حساب کی
 پاں حاسے مامد اور کر کے مانتہ مانو طائے و عرد لک کے اور حاسے کہ لڑکے سدا سو سے
 میں دکر ہاں اور لڑکی کے سدا سو سے میں ایک کمری وچ کر کے اور اسکو حقیقہ کہتے ہیں اور مدد کرنا
 نہ ہی اور اگر لک ہی کمری و لکھا کر کے شئی کے پہلی میں موسیٰ حاری اور ڈی مکر کی حقیقہ
 دوڑے میں کہ سب موسیٰ ہی اور یہ ہی سست ہی کہ مالو کی حد سدا مامد ہی مصدق کر کے
 اور حقیقہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں سب میں وہ کہے ہیں کہ پہلے سب تھا سدا اس کے مسیح مراد اور
 آداب طلاق کے یہ ہیں کہ طلاق صحیح ہی لیکن مسووس میں سدا جو کی ہی مرد نک حد اعلیٰ کے اور سکا
 کیا میں مصدع عورت کی پاد اکا سوئے تیر سب سر ہی کے کہ ادا موسیٰ کی حرام ہی اس حاسے کہ
 طلاق دیا وہ ضرورت کے ہد اور اسلئے کہ وہ ہی حال جس میں کہ اس میں وہیم حامی ہی ایک کہ
 سب کر اس طیب کے ہی پورا اور اگر تری وئے موسیٰ حاد مد کے ماں ماب کے نزدیک اور ادعا
 کے پوجا ہے کہ طلاق دے اسکو مسوولی ہی اس عرصہ میں سدا عہد اسے کہ مامری ایک موسیٰ میں
 حاسا مامد اسکو اور اب جس میں عزم مکر وہ کہے سے اسکو اور حکم طلاق کا کر کے ہے اس سے حیرت
 میں سدا سلم سے جو میں کیا واما طلاق و مد سے ای اس عہد رائے معلوم واکہ جس ماں ماب کے
 معدوم ہی اور رعایت خاطر عورت کے لیکن حاسے کہ عرصہ مامد وراں میں ہو لیکن ملا و مدد سدا
 جس برکتے ہوں اور حاری طلاق اس عورت کی کہ چاؤدہ کو راضی رکھی ہو اور اس عورت کی
 راج میں وراؤد سکا کہ اس کے دیں میں سدا ہو اور اسکی کہ ادا دیے حاد مد کو اور چاہے کہ ایک

۱۔ کتب خانہ
 ۲۔ کتب خانہ
 ۳۔ کتب خانہ
 ۴۔ کتب خانہ
 ۵۔ کتب خانہ
 ۶۔ کتب خانہ
 ۷۔ کتب خانہ
 ۸۔ کتب خانہ
 ۹۔ کتب خانہ
 ۱۰۔ کتب خانہ

ادب خطی

۴۲
 ہری کہ حاوہ کے گہرے کسکو کچھ دبوے پس مگر صا اوکی اور اور حق ہستی کہ دروہ نقل کہے
 مگر ایک رہا سے اور اگر کہے کی صرا اوکی ہر صی کے تو قول میں چو کا اور اور حق ہری کہ ہر
 رکلی مگر ماوں حلاہ کے اور اگر کچھ کی مدوں اوں کے نوعت کہے اور سر سے ہری کے وقت
 اور سواے ایکے مد جس آئیں میں حاوہ کے حقوق میں اور جو کہ ضروری حقوق حاوہ سے
 دو میں ہیں ایک یہ کہ دروس بسودہ سے اور بارانی رسکے حد میں آئی کہ عاودہ کی
 صی کہ میں افضل ہی صا کی عا سے اور عا گہر کے گوہ میں ہری ہمار صی کے سے اور اور حق
 ہری کہ خط مکرے سوی زیادہ حاجت سے اور ہر ہر کرے اوں کجاں حاوہ کے سے کہ حرام کی
 ایطرح ہی حادثا کچھ رہا کی عورت کی کہنے میں کہ ہر و گہر سے باہر آنا موسوی اور فرزا کے
 کہے کہ دور کر اسی تیں کب حرام سے کہ جو کہ ہم سے کچھ کا حلال سے ہم اور سر و عا کہ
 اور سر سے کہنے ہم آگ دوج براوہ جائے گماں مات عورت کے سے کچھ کے اوسکو آداب
 حادہ داری اور جس گدہ رانی لکھا اوں کہ یہی ایک حق ہی مٹی کا ماں ملپ رانی کہ ایک عورت
 مصحح کرنی حق ہی مٹی کو وہ کچھ کے کہ اسی مٹی ہری نو ہر حانی ہی ایسی ہدی گہر سے اور
 دآل موتی ہی ہر و کچھ براوہ حالی طرف اسے مصحح کے کہ ہر کر میں دیکھا ہی موسے اوسکو
 لازم کر اسی سے رطاعت اوکی اور صا اوکی اور رہا تو اسکے ہاں مامدوش حق ہی ہوئی کیسی
 حاوہ و صا صا ہر سے وہ علام ترانت مردیک ہوا واد سے مامدہ موسے وہ مجھے نہیں
 جتنے رہے سے لظہر سک عورت ہی اور مت دور ہی رسا واد سے مامدہ موسے مگر اگر دیکھا
 ہری حاسے مردیک ہوا اور اگر دوری حاسے دور رہا اسی بات کہ کسا کہ اوکی کاس ہری معلوم ہر
 اور ایسی حرکہ کہ اوکی انکہ میں ہری دکانی دے اور جو کہ حاسے وہ کر ماوہ جیسا کہ حاسے
 دے ہی ہر ہر اگر کہ کچھ تو لے چنگار انا تو لے وکرہ خاک حرا ہر کی اور نہ مصحح جامع ہی سب
 آداب کے تیں صناع و درارگی کل میں مابت یسیر ایچ آداب بارادہ و عرو کے اور اس باب میں ہر
 فصل میں فصل پہلی چھ تاں جہتہ و نفس ہر کے حاکم الہی و من حق کجاں اور سک حلی
 شریں اعمال ہی ایک محال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کجاں یا رسول اللہ کہ ہری ہر اوں ہر
 کہ اللہ تعالیٰ آدمی کو دس تیں فرما سک حلی اور حد میں آئی کہ کسا اللہ تعالیٰ سے عورت سک رہا
 سک ہی ہی پس کسا کی اوسکو آگ دوج کی اور ہی حد میں آئی کہ کسا ہری عمل میں اعمال تیں
 سک حلی ہر کی ایک دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہ کو فرما کہ لازم کر اسی اوپر

نیک خلقی کہ ابوہریرہؓ نے کہا جبرئیلؑ نے نبیؐ کو اپنی طرف سے کہنے کوئی قطع کر کے بھی نہیں کیا
 اوستے اور جو کوئی ظلم کرے کھبر عمو کرے تو اوستے اور جو کوئی محروم کرے کھگو دوسے تو اوستے
 اور جب تک خلقی بہترین اعمال میں توفیق دے اور اسکا کہ محبت والفتی وہ یہی بہترین سب چیزوں سے
 خصوصاً وہ محبت والفت کہ مسیحین و قسوسی کے ہر دوسے اور حج فضیلت خبثہ کے حدیث میں ہے
 اُنہی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جسے بیلائی کا ارادہ کیا ہی دیتا ہی اگر
 دوست اچھا کہ اگر فراموش کرنا ہی یہ حد کو تو یاد دلا دیتا ہی وہ اوستے اور اگر یاد کرنا ہی خدا کو نوبت
 کرنا ہی اوستے اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرنا ہی کسی سے نہ اوستے کہ تین بہت میں
 ایسا اور جہاں ہی کہ کسی عمل سے وہ درجہ پائیں سکنا اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ روز قیامت کے روز
 عرش کے کرسیاں رکھیں ہرگز اور اوپر کئی ایک لوگ بیٹھے ہونگے کہ منہ اونکے مانند جو دوسرے رات کے
 چاند کے ہونگے اور لباس عین کے نورانی ہونگے اور اوپر لوگ خوف و ہراس میں ہونگے اور انکو
 کسی چیز کا ذرہ نہیں ہوگا اور یہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی حقین فرمایا ہی اَلَا اَنْ اُولَیْکَ اَللّٰهُ لَا خَوْفٌ
 عَلَیْکُمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی آگاہ ہو دوست اللہ کے نہیں ڈر رہا اور نہ وہ غمگین ہونگے
 صحابہؓ نے پوچھا کہ کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکھتے ہیں آپس میں اللہ کے لیے
 اور بیٹھے ہیں آپس میں اللہ کے لیے اور آپس میں ملاقات کرتے ہیں اللہ کے لیے اور یہی فرمایا ہی کہ سچا
 طرح کے لوگ ہیں کہ روز قیامت کے انکو حق تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھیں اور اوستے اور زمین سایہ
 ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک امام عادل ہی دوسرا جوان صاحب کہ ساتھ صلاحیت کے نشوونما پایا ہو اور
 تیسرا وہ کہ دل اوستے مسجد ہی میں بھارتی اور چوتھی وہ کہ اللہ ہی کے لیے دوستی رکھتا ہو اور پانچویں
 وہ کہ دریا ہو یا دریا اور چھٹے وہ کہ بلایا او کے تین عورت صاحب جمال نے پس ڈرا وہ اللہ سے اور بارہوا
 اور ساتواں وہ شخص کہ تصدیق کرنا ہی ایسا پوشیدہ کہ دامن ہاتھ سے دیتا ہی تو بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی
 صدق یا رسول اللہ اور مقول ہی کہ حق تعالیٰ نے وحی بھی ایک پیغمبر کو کہ زید یا ابیہا میں واسطی راحت نہ کی ہی
 اور انقطاع تیرا ہے اور رجوع کرنا ہی طرف واسطی غرت تیرے ہی و بکن خاص میرے لیے یہی کہ
 رکے تو میرے دشمنوں کو اور دوست رکے میرے دوستوں کو یعنی یہ بات خاص اللہ ہی کی محبت میں
 حاصل ہوتی ہی اس میں اپنے حظ نقص کو دخل نہیں ہوتا اور حدیث میں آیا ہی کہ دعا کی حضرت نے
 خداوند اللہ کہہ فاسق کا مجھ پر احسان اور نہ محبت دے کھگو اوستے اور آیا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی پہنچی کہ اگر تو عبادت کرے کھگو برابر عبادت آسمان و زمین والوں کی

اور جو کوئی ظلم کرے کھبر عمو کرے تو اوستے اور جو کوئی محروم کرے کھگو دوسے تو اوستے اور جب تک خلقی بہترین اعمال میں توفیق دے اور اسکا کہ محبت والفتی وہ یہی بہترین سب چیزوں سے خصوصاً وہ محبت والفت کہ مسیحین و قسوسی کے ہر دوسے اور حج فضیلت خبثہ کے حدیث میں ہے اُنہی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جسے بیلائی کا ارادہ کیا ہی دیتا ہی اگر دوست اچھا کہ اگر فراموش کرنا ہی یہ حد کو تو یاد دلا دیتا ہی وہ اوستے اور اگر یاد کرنا ہی خدا کو نوبت کرنا ہی اوستے اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرنا ہی کسی سے نہ اوستے کہ تین بہت میں ایسا اور جہاں ہی کہ کسی عمل سے وہ درجہ پائیں سکنا اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ روز قیامت کے روز عرش کے کرسیاں رکھیں ہرگز اور اوپر کئی ایک لوگ بیٹھے ہونگے کہ منہ اونکے مانند جو دوسرے رات کے چاند کے ہونگے اور لباس عین کے نورانی ہونگے اور اوپر لوگ خوف و ہراس میں ہونگے اور انکو کسی چیز کا ذرہ نہیں ہوگا اور یہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی حقین فرمایا ہی اَلَا اَنْ اُولَیْکَ اَللّٰهُ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی آگاہ ہو دوست اللہ کے نہیں ڈر رہا اور نہ وہ غمگین ہونگے صحابہؓ نے پوچھا کہ کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکھتے ہیں آپس میں اللہ کے لیے اور بیٹھے ہیں آپس میں اللہ کے لیے اور آپس میں ملاقات کرتے ہیں اللہ کے لیے اور یہی فرمایا ہی کہ سچا طرح کے لوگ ہیں کہ روز قیامت کے انکو حق تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھیں اور اوستے اور زمین سایہ ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک امام عادل ہی دوسرا جوان صاحب کہ ساتھ صلاحیت کے نشوونما پایا ہو اور تیسرا وہ کہ دل اوستے مسجد ہی میں بھارتی اور چوتھی وہ کہ اللہ ہی کے لیے دوستی رکھتا ہو اور پانچویں وہ کہ دریا ہو یا دریا اور چھٹے وہ کہ بلایا او کے تین عورت صاحب جمال نے پس ڈرا وہ اللہ سے اور بارہوا اور ساتواں وہ شخص کہ تصدیق کرنا ہی ایسا پوشیدہ کہ دامن ہاتھ سے دیتا ہی تو بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی صدق یا رسول اللہ اور مقول ہی کہ حق تعالیٰ نے وحی بھی ایک پیغمبر کو کہ زید یا ابیہا میں واسطی راحت نہ کی ہی اور انقطاع تیرا ہے اور رجوع کرنا ہی طرف واسطی غرت تیرے ہی و بکن خاص میرے لیے یہی کہ رکے تو میرے دشمنوں کو اور دوست رکے میرے دوستوں کو یعنی یہ بات خاص اللہ ہی کی محبت میں حاصل ہوتی ہی اس میں اپنے حظ نقص کو دخل نہیں ہوتا اور حدیث میں آیا ہی کہ دعا کی حضرت نے خداوند اللہ کہہ فاسق کا مجھ پر احسان اور نہ محبت دے کھگو اوستے اور آیا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی پہنچی کہ اگر تو عبادت کرے کھگو برابر عبادت آسمان و زمین والوں کی

اور جب یہ اور بھی مدد کے لئے دعاویات کچھ کام میں آئی فیل یعنی اسکی جیسی کے لئے ہے
 تو کوئی محبت کے لئے اور تو میرے جس جس دوستی میں جس جس پہل کی ہوتی ہے کہ سو کے کا
 اسلئے اسکو ایسا مانا کہ کہ اپنے لئے کی محبت میں کی نواد کی مروری کر لیا اور مردوں سے جس پر کا نوادی
 نام ہے یہی حکما اور خدا میں کو لگا اور زری کو کا حلیت سے موقوف سے اور حدیث میں آیا ہی کہ معالیٰ
 ایک فرسہ مرد ایک ایسی لگاؤ ایک کامی اور آد اور ف کا د سا او کی یہی لگاؤ اتنی جیسا کہ پو مدیاو نے
 اسی مدت سے دو سال آگ و برب کے ایسے ہی پو مدی میں یہ رحمت ہی کے اسے مددوں میں
 کے دل میں اور حد میں اور احوال میں کے کج نصیحت میں لیکر آئی ہی اور رحمت میں ہی کہ
 میری کسی سے لیس میں اور لغوی کے سوا دوسرے کے وہ مدد کو لگاؤ کی کی تا تو میں اور محبت
 میری اسے دوسرا رحمت کا سر و سر و ماہی میں پس اگر محبت سا کر دی کہ اسکا دے اس میں سے ہی
 کہ لیس کے علم سے حاصل کرو چکا فائدہ دسا کا کو حب میں ہی اور محبت میں اسے احسان کی ہے
 سے کہ صاحب حیر و بی اوسے کھلی ہی اور مددگار عبادت مراد و مراد و لہری محبت میں سو کی لک
 محبت میں اوس ہی سے کہ سوا دسا کا کتب مراد و مراد و محبت اور حضور عبادت کا ہی واسطے
 خدا کے ہی اور ایک مراد اور حب میں کا مدد ہی کہ منظور اوس وسیلہ میں ہی مدد اور یہ آخرت اور یہ
 اعلیٰ مروری کہ ممکن نہیں ہی دوسری اور سکا پر کسکو اور واسطے جس میں مدد ہی کہ دینی مروری کسی ہو
 لیس گناہ اور محبت کرے اور سیکے امر میں اور تعاد میں مراد گناہ کے لئے جس کا مر
 ہر کہ سے شدہ سوا اور واسطے مدد ہی سے کہ جو کو کو مدد کی طرف لانا ہی اور واجب ہو گا ہی
 میں چاہیے کہ اوسکو سلام کرے اور ایسی قطع کرے اور جواب سلام کا مدد ہے اور سکا اور محبت
 اوسکا مدد ہے اور اسے مروری اور سسی کرے اور مدد و رحمت و توجہ کا کوڑے لیکر مدد میں
 اور وہ مدد ہی کہ سوا کو کو کی گرامی کا میں ہی اس طرح اور دسا مدد ہی کہ سوا مروری کے اپنے میں
 تو سنا کہ وہ نصیحت دل کرے اور رک ملاقات کرے اپنے اور اور کشتار کہ نازک و راحت کامی
 ہر کہ احوال حرام کا اوسکو اگر عین گناہ کے وقت میں دیکھے تو مع کرے کہ مع کر ساری حرم سے
 واجب ہی محبت تعاد میں مراد و سیکے اور اگر گناہ کر چکی ہو او سکی کسی صورت میں کہ اگر عبادت
 میں نہ کر ہی ہی گناہ کی اور تو مدد والی تو حرام چاہو اور اگر عبادت کر ہی اور اصرار کیا گناہ تو نصیحت
 کرے کہ چاہیے کہ مع کر کی دوسکو نصیحت اور اگر چاہے کہ نصیحت میں مع کر کی اور حرم و حدت
 مع کر کی نو دہی کرے و اللہ ہوا میں کرے اور جو چہ کہ صاحب مدد کو مرالی ہی اوسکے گناہ میں وہ

[illegible]

نہ سے یہ مشاعرہ و غیرہ نام کی محفل اور تقریر دہری و غیرہ کے لیے دنیا میں دعوت ہی ان کے گناہ کا
 خیر یا چاہیے اور جو کہ کہہ کر سزا الہیہ ہی کھانا میں لینے مثلاً لہرہ و غیرہ و دنیا یا روحی گناہ ہی اگر
 بسبب اسلام اور نیکی کے دیوے تو مصداقہ میں اور اگر حیات اور سکے خاص ہر سے حق میں ہو تو اول
 یہی کہ حضور کو کہہ مرتبہ صدقہ و نیکی ہی اور پیچ ابتدا یا رانہ اور پائی جا رہے ہی اور اگر حق یا رانہ
 پہلے کا ہو اور بعد اس کے گناہ کرے تو اوہ میں دو طریق ہیں مدرب معصوم کا عفو اور پردہ بونی ہی اور
 طریق بصورت کا اغتلاط اور ترک ملاقات ہی اور مدار اس کا فیون بر ہی یعنی فریق اول کویت یہ
 ہوتی ہی کہ ملتے رہیں گے تو اس کو سبھا دینے اور فریق ثانی کی نیت میں یہی کہ وہ ملاقات کے
 ترک کے مخالف محبوب کا مخالف پناہی امام احمد منیل نے ترک کیا یا رانہ یعنی اس میں ہی بات پر
 کہ کیا انہوں نے کہ میں سوال نہیں کرنا ہوں کسی سے لیکن اگر بادہ بطریق تحفہ کے کچھ بھی تو ذیل
 کروں گا میں اور ایسی ہی ترک کیا یا رانہ عاثر محاسبی کا بسبب تصنیف کرنے اور یکے رد مقرر کو اور
 کہا کہ کیا میں ہی کہ تو اول اس کے شبہ لکھا ہی بعد اس کے اور مذکور کرنا ہی اور ایسی ہی ایک لکھنے
 یا رانہ ترک ملاقات کی بسبب دلیل کرنے کی کہ اس حدیث میں ان الله خلق الذکر علی صلوۃ خیر
 لفظی ترجمہ اس کا یہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر اور مرد صورت سے بہان
 صفت ہی لینے اپنی صفت پر پیدا کیا پس امام احمد کو تاویل اس کے ناگوار گذری وہ کہتے تھے کہ
 اس کے لفظی کہو اور حوالہ جاتے مراد کا اللہ تعالیٰ نے کر دیا اور یہ امر ہی کہ مختلف ہوتی ہی میت اسمین
 بعض کو مقصود شہادت اور ان کے یہ ہو تا ہی کہ سب گرا ہی عوام کا نہو اور بعض کو کسی سبب غایت دوستی کے
 کہنے والے سے شدت انکار ہو تا ہی اور بعض کو خوف ہو تا ہی اس کا کہ باواضر کر کے صحبت
 اس کی اور بعض کو کی نظر ثقل ہی اور خلق کے اور عاجز ہونے اور نیکی کے بچ دست قدرت خدا کی
 اور مدد جبہ جاری اللہ تعالیٰ کے اس سے یہ وہ عقد ہوتے ہیں کہ عاجز ہو کر ایسے مالک جلیل
 نافرمانی کرتے ہیں اور یہ نظر مذکور کہی بسبب تباہ اور مدد ہی کے ہی ہوتی ہی کہ بعض کو
 یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بچار سے عاجز ہیں اور اللہ مالک جیم وہ اپنی رحم ہی کر گیا یہ سمجھ کر وہ ہستی کرتے ہیں
 جرمی بات کے مع کرنے سے پس یہ چہا نہیں لیکن یہ ایک امر ہی کہ اوہ میں تحقیق و ثبات کرنا شرطی اور
 تکلف و تقلید اسمین خارج ہی و اترہ شرح سے یعنی فقط دیکھا دیکھی کیسے کہ وہ لو کون پرری بات
 سے عقد کرنا ہی میں ہی کروں یہ نہ چاہے بلکہ ثبات کرے اس یا کو اور نیت خالص اسمین کے
 بے تکلف ہے تقلید اور کیوں اس کے یہ ہی کہ اگر کوئی شخص تصور کرے چھ ہی خاص اس کے اس کو

محدود رکھے اور ہر لہذا سے وہ معمولی سادہ کیج جائے ملک حقوق ای کے کوئی دفعہ بخیر سے اور
 حق حقوق شریع کے کوئی حرکت حصص کو سادہ بعد کے سادہ لاوے یعنی حقوق شریع ماور کے حق تعلیم
 کو مایہ سرب سے اور سادہ تعلیم کا کوئی ای کے کوئی لاسکی دیکھا دیکھی کما می سم ہی کہ مدد سب سطلانی تھا
 اور اگر مابک کہ اور مدد است اور سائل کے حق امر معروف اور نہی منکر کے ہی رعایت دلو کی اور نہ تو
 وحشت اولی کے ہی سہ ہی امور سطلانی سے ہی اگر فادہ ہو اور نہ ضرر اور نہ ضرر کے کوئی دفعہ رعایت اور
 انکار کا یعنی سب سے حالت کا بخیر سے اور حال کہ جو کہ کہ نہ کما کما طریق حال کے طاس ہو او سے
 کہ او سے درجہ اطمینان میں برک اور احوال اور قطع کر مایہ اور نہ دیکھی ملک جاسا حاسے کہ یہ لہذا
 اور میں ہی کہ درجہ اطمینان میں برک اور احوال اور قطع کر مایہ اور نہ دیکھی ملک جاسا حاسے کہ یہ لہذا
 سب لوگوں میں اور واحات کے اسلئے کہ سب جوار اور مرکب دیکھی کے حق رہا سمر حد اصلی المد
 علم و سلم کے اور صحابہ کے ہی سے لیکن ان کو ماکمل جوار سے ہے مگر حال اور کما معاد نہ کما معاد
 تہذیب و کون سے اور بعض سے اطمینان میں برک اور احوال اور قطع کر مایہ اور نہ دیکھی ملک جاسا حاسے کہ یہ لہذا
 و جب و محنت سے نظر کرنے سے اور دوری میں کرے تھے ایسے میں سے و فقیہ دوس کے ہیں کما مختلف
 او میں احوال سائلان طریقت کے اور عمل مابک کا او میں موافق حال اور دقت اور نیکی ہی میں جس پر حرکت
 رکھتے تھے سادہ رکھتے اور اگر دقت رکھتے او میں بعض حد اوت ظاہر کرتے اور جسے خوف ہو رہا اور
 طرف میں ہی کہ سادہ اور جو کہ عرب ہوئے اور توقع اس کے اسلام کی حق باور و رحم و محنت کرے اور سائلان
 او میں کراہت اور استحباب ہی مابد تمام مصالح اعمال کے نہ حرمت و وجوب میں ہر سے بعض ضرر کر
 کر وہ ہی نہ حرام اور کما بعض ضرر کا ایسی مسجد ہی نہ واجب اور چچ ہی ایسے امور کے واجب ہی ان کے
 یا لہذا سب میں نہ اور جوار اعمال موقوف مری اسلئے کہ کسی کوئی ای کے کوئی لاسکی دیکھا دیکھی کما می سم ہی کہ مدد سب سطلانی تھا
 مری کر کے طریقہ تواضع اور حلی کارحایت کما حاسی اور چچ تعیب اور احوال کر کے سادہ مری کا لہذا
 کما حاسی اور حاکم و معنی ان امور میں ہی ہی سطلانی صادق کو حاسب کہ ہر چیز میں کہ موافق طبیعت
 اور جوار میں سائلان جو خلاف او کی کرے اسلئے کہ جس کی چچ احوال اور انکار کے مقصود معنی اور عجب اور
 اطمینان صلاح کا مایہ ہی ہی تصور ہی کہ مری اور رحم میں ہی مابد است اور دل جوئی و اصلی لہذا کے ایک
 عرص کو عرصوں و یا سے کمال ہی اور سادہ اور شہر سادہ علم و تواضع کے اور قصد اجتماع لوگوں کا اور
 تعریف کرے او کی کا اور مابد ان کے معنی میں ہی مابد اس کسی پر کہ تلاش کرے والا احوال سے کما
 اور کما تین سائلان کی چچ جوار اور احوال اور مری اور عرص کے سمت ہیں اور احوال

اعمال انکے کا محبت و حلاوت احوال کے ہی یعنی کوئی زہر کرنا اور کوئی نہ کرنا تا بس یہ محبت اخلاص
 حالتوں کے تمایس کر بیان مفصل اسکا اور ہر بوجہ ہی مفصل و دوسری بیچ بیان اون صفتوں کے
 کہ شرط میں بیچ اختیار کرنے صحبت کے جان کہ اکثر یوں ہی کہ کرنا یا راندہ کا واسطی کسی غرض اور فائدہ کے
 ہوتا ہی اگرچہ یہی منصوری کہ بسبب بڑی اتفاق اور موافقت طبیعت اور جنسیت کے ہوا اور جو کس
 قسم میں اختیار کو دخل نہیں ہی بلکہ قواب یا سبب عذاب کی نہیں اور بیکل پس اکثر یہی کہ یا راندہ واسطی
 فائدہ کے ہوا اور فائدہ منھری بیچ دینی اور دنیاوی کے مراد دنیاوی سے یہی کہ موقوف ہوا اور
 زندگی دنیا کے اور مدد نہوا اور حاصل ہونے فائدہ آخرت کے مانند جمع کرنے مال کے اور حاصل
 کرنے چاہ کے یا بڑی اُنت حاصل کر نیکی ساتھ دیکھنے کے اور ہمسائی کے اور مناسب مجال عمل کے
 یہی کہ غرض اور سکے یا راندہ سے بہ نہو پس چاہیے کہ غرض یا راندہ سے محض حاصل کرنا فائدہ دین
 مانند حاصل کرنے علم عمل کا اور مانند حاصل کرنے اس قدر مال کے کہ کفایت کرے واسطی میں
 اور حاصل ہونے سبب اور سکے فراغ خاطر اور جاتی رہی تشویش دل اور مانند مدد جانے کے بیچ
 احوال اور مصدقہ کے کہ باعث فتور و فوات اور قصور عبادتوں کے ہیں اور مانند خلاص ہونے کے
 کثرت مال سے اور قید جاہ سے کہ باعث تشویش خاطر ہی اور مانند حرکت حاصل کر نیکی ساتھ
 نری دعا کے کہ سبب حصول مقاصد اور مطالب کے ہی اور مانند استغاثت کے قیامت میں
 متقول ہی یعنی اگلے بزرگوں سے کہ بت پیدا کر و تم بھائی مسلمان جہانگ کہ ہو سکے تھے اسلئے
 کہ ہر یوں کو اپنے بھائی سے امید شفاعت ہی کہ جب بخشا جاوے گا بندہ شفاعت کرے گا اپنے بھائی
 مسلمان کی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لازم ہو کہ وہ اپنے بھائی مقرر کرے کہ
 بھائی کام آئی میں دنیا اور آخرت میں کیا سنن جانشانی تو حال اہل دوزخ کا کہ گنہگار کیا لگا
 میں شفاعتین و کلاصلہ یعنی چھپنے یعنی نہیں ہی ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے والا اور نہ یار
 عجزا اور جب معلوم ہو کہ فائدی یا راندہ کے یہ میں تو ضرور ہو کہ لائق یا راندہ کے وہ ہو گا کہ صحبت
 اور سبب حاصل ہونے ان فائدہ و سکے ہوا اور پچانا اسکا وقت تجربہ کے اور دیکھنے حال کے ظاہر
 لیکن کلام مجمل بیچ شرط یا راندہ کے یہی کہ بار حافل ہو کہ احق کی صحبت میں مسلمان نہیں ہوتی
 اور آخر کو نوبت القطاع اور پریشانی کی پہنچی ہی اور نفع اور سکاحضر ہی اور دوست
 اور سبب دشمنی ہی اور اسی سبب سے گناہی بزرگوں نے کہ دشمن دانہ بتری
 دوست نادان سے طبیعت دشمن دانہ کہ بی جان بودہ بہتر از اں دوست کہ نادان بودہ

۱
 بیچ اختیار کرنے
 بیچ اختیار کرنے
 بیچ اختیار کرنے

مصافق تہری و حرارتہ حلیہ کے گناہی کہ نظر کر لیں اس کے موافق ہر گناہی کہ گناہا خانی نامہ
 اعمال میں آور معصوم نے گناہی کہ انتطاع کرنا اس سے وصل کرنا ہی اسانہ حد کے اور مراد ما
 سے وہی کہ کچھ ایسا کو موافق اس کے معصوم کے کہ معصوم داپے گناہی اور اس کے گناہی
 اور معلوم کرے محض طاعت کی باور و قہر گناہی اور مراد سارے عقل کے حاکم کس کہ عقل
 کی ہی ہی ہی حد سے اس کی کوئی مخلوق عقل سے مراد ہر بے ہوشی حد کے مردیک
 ایک بار و مراد مختص صلیہ علیہ علیہ وسلم کے ایک محض کی معرفت کی لوگوں نے اور سالو کیا
 اور عقلی معرفت میں فرما کہ عقل اور عقل کسی ہی سر میں گناہی کو گوں نے کہ مار سول اللہ ہم معرفت
 کرے ہر اس کی کو کس کرے کی عبادت میں اور سلا کس اور کس و سکی عقل کا حال تو جیسے ہر
 فرمایا کہ اس میں استحقاق ہی کے گناہی وہ گناہ کہ رادہ ہر گناہی کھاہ فاس سے اور تعاد
 درجوں عبادت کے قیاس کو موافق درجوں عقل کے موافق معصوم ہی حضرت امیر المؤمنین عروہ کے
 کہ مراد ہر کے تیس کوئی حریر عقل سے سس کی کہ سانی ہی آدمی کو رادہ سب ہی اور رادہ کس ہی
 اور سکو تمام گناہیوں سے فاسد کامل میں ہر مایا یا مایا آدمی کا اور سب میں ہر مایا میں
 اور سکا بیکر سار کمال عقل کے معصوم ہی ام المؤمنین حضرت عائشہ رحمہ سے کہ گوجا ابوں نے آنحضرت
 سے کہ مار سول اللہ کس جسے صلیہ سولی ہی مرد کے تیس دباس فرما کہ ساتھ عقل کے ہر چھا
 عا سرحہ نے اگر عا سرحہ میں کس جسے صلیہ ہر ہی فرما حاصل سے گناہا عا سرحہ رہے کیا ہر
 ہی صلیہ ساتھ اعمال کے فرما ہی عائشہ کوئی عمل میں ہر مایا مکر قہر عقل کے کہ جو عقل مت نکتا
 ہی عقل ہی سب کو گناہی اور حد میں اور احوال صحابہ کے عقل کی صلیہ میں میرا آئی میں اور حد
 مرالطاریہ سے رہی ہی کہ مار جس عقل کو کہ اگر عاقل ہوئے ہیں کہ اسی عقل سے ماست اور کہ
 معلوم کرے ہیں لیکن سب عاقل اور متہور اور کامل اور مامد ایک کے ماست جو اس سال کے
 کرے میں اور خلاف معلوم ہے کے عقل میں لاسے میں ہیں سب طرح جس خلق تمام کرے والی
 مرط حاصل کے ہی اور دو نور میں جمع میں ایک میں اور معصوم دیکھی کہ عاقل ہووے عقل
 کہ مرالامتنع صلیہ عقل رادہ اگر گناہا اوی سبہ پائل ہر کرے تو ہی و اسی اور اور رادہ رادہ
 رہی کہ ہر مایا سب کہ معتبر تر سب و مخور مراد سب عبادت اور سب ماست ماست سے نوع میں کہ
 کہ کسی جاسے کہ کو کہ جو کوئی حد اعمال کے حقوق موت ہوئے سے میں رادہ ترے ہی سے
 کما عم کہ گناہ اور میں سانی کمال عقل کے ہی اور فیض ماستو ہے اگر جو کس ہی معرر مایا جسیک

معاذت شریک خوارست سے خو لیکن ہوا ضرر کا اوٹنے زیادہ ہی دلچسپت مع کے اور ثابت ہو چکا ہے
 نفع او سکا او کسی پر نہا ہی کہ زرد پلا ہی او کسی شریک نہا ہی او کچھ شریک یار مانہ سے نہا ہی کہ
 یار بدعتی نہو کہ نو سکی صحبت میں خوف ہر بات کر کے مدحت کا اور بخوار کر کے بُرائی او سکی کہ ہی
 لغو زیادت من ذلک راہ حق یہی کہ بدعتی سے القطاع کر کے اور اسے یار نہ کر کے اور نہ سنا
 کر کے اگر چاہے کہ نفع نہیں کر سکا مباحثہ اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی اور جہد شریک یار مانہ سے یہی کہ یار
 حریص نہا کا نہو سے تا تو ہی حریص نہو جاوے کہ حریص نہا دیوانہ ہی حقیقت میں اور عاقل ہی
 ظاہر میں اور یہ در وہی مید و کیا دوا ہو او سکی جس صورت میں کہ عالم گرفتار ہوں ہمیں لیکن علماء جو
 کہ چلے والے ہیں راہ آخرت کے اور معصود او کو علم سے غل ہی ہے وہ اللہ پاک ہوتے ہیں
 اس بلا سے اور دافع دینے والی اس بیماری حرص کی محال ہی یہ لوگ ہیں لائق صحت کے
 اگر خدا تعالیٰ غضب کرے ولا سلطان کو کرناو کی کتابوں ہی کا خوب ہی کہ البتہ ایک کچھ نوٹوں سے متورش
 نص کے تاثر ہی یقینی اور ادنی فائدہ ہمیں یہی کہ خلاصی ہوتی ہی چہل حرکت ہے اور اس نامہ
 میں جو فائدہ کہ طالب صادق کو اون بزرگوں کی کتابوں سے ہونا ہی ہمیشہ شیخ زمانہ ہمارے یہیں
 نہیں ہوتا اور حاصل یہ کہ صحبت بد اخلاق کو گوئی سے احتراز کر کے سلامتی ماسی میں ہی اور
 یہودہ یقینی اوقات نکرے کہ عرفیس ہی اور اکثر ضرر آدمی کا بسبب صحبت بد کی ہی اود آخرت میں
 ثرہ او کا سوا نہ است کے نہیں ہی سبیل شری رحمتہ اللہ علیہ کے کہا ہی پر یہ کہ تین شخص کی صحبت
 سے ظالمانہ خاقل اور عالمانہ بل عمل اور صوفیانہ جاہل سے فصل شریک ہی حق ہوائی
 چارہ کے اور یار مانہ کے جان کہ ہوائی چارہ ایک رابطہ ہی کہ حاصل ہو ہی العاقل سے مانع
 نکاح کے پس ضروری او میں دعایت کرنی حقوق کی تا وہ باقی رہے اور جہد حقوق ہوائی چارہ کے
 یہی کہ او سکے لیے تیری مال میں کچھ حصہ ہو پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حال دو
 ہا سوا کچھ مانند حال و نو مانو تھے ہی کہ ہوتا ہی ایک دوسر کو عرض یہی کہ ہر ایک بد و کار و دیکار
 ہو اور آپس میں شریک منافع میں اور نفع پہنچانا ساتھ مال کے تین مرتبہ ہی ایک یہ کہ جس کو دیا ہی
 وہ بزرگ خادم اور غلام تیرے ہو وے کہ جو کچھ زیادہ تیری حاجت سے ہو او سیکو دیکر دے کرے
 اور یہ کہ تیرے مراتب کا ہی اگر یہ ہی نہو تو ہوائی چارہ ہی نہیں اور چاہے کہ اس مرتبہ میں انتظار
 سوال کا نکرے کہ یہ نہا نہایت تقصیری حاصل یہ کہ جو کچھ کہ اپنی حاجت سے زائد ہو ہوائی ہا
 دیکر دے او سکی کرے اور انتظار او سکے مانگنے کا نکرے اور مرتبہ دوسرے ہی کہ او سکے شریک اپنا کرے اور

یہ سب کچھ
 ہر ایک

اسے حائل اور مال کو آدھوں آدھہ ماٹ دلو سے آپس اور سرقہ اوسط درجہ کا ہی اور اسے
 مر اس بری کہ سہوہ اس کا احتیاج کرے تو پتے او کی حاجت کو مقدم رکھے اپنی حاجت پر
 اور ضرورت صدقہ کا ہی حکم اتھرت میں امداد و سلم سے واسطہ درست کرے ممالک اس کا جو کہ
 صواب و لمسد و سے مال طلب کیا تو سب صحابہ آدھا آدھا مال لے آئے اور آدھا آدھا اسے کہہ دیا تو
 پہلے جوڑ آئے اور امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق ان کو سارا مال لے آئے سحر و اصل امداد
 و سلم لے کر لیا کہ کیا جوڑ آیا تو اسی صدقہ اسے اہل و عیال کے لیے عرصہ کیا صدقہ لے
 کہ اللہ و کرسٹی کہ کچھ بھی یعنی اتنا اور رسول اور کاس ہی اس حضرت سے اور صحابہ کو فرمایا کہ رون
 ہم میں اور ابو بکر میں ایسا ہی ہی کہ جیسا اسکے محل میں اور عمار سے محل میں آدھا اسی مرتبہ میں داخل ہیں
 ایسا راستہ نص کے لیے اور کی حاکم عمر رکھے اسی حال سے حاکم معول ہی کی ایک خطبہ لے
 واسطے محل کرے ایک حاجت ضروریہ کے حکم کیا اور اوس سچ ابو بکر پوری رحمتہ امداد علی ہی تھا
 صحابہ لے حاکم کو قرار دلا دے سچ ابو بکر آئے اور کہا لا دل شکوہ کہ میں دوسرے کاموں
 کہ لیا کر دوں یہی ترجیح دوں اسے ساتھ کو ساتھ دہرہ دے کے حب یہ حرطیہ کو بھی ابو بکر کو
 جوڑ دیا اور کھایا لنگے ہر رنگوں نے کہ حب کوئی مار کے کہ اسے مال میں سے کہہ چکے اور
 وہ مال والا بھگے کہ مال جا رہا ہی بودہ لائق دوستی کے پس یعنی حاجتے تاکہ مال لگے
 لے آنا اور آدھا ہی کو ایک اسکے رنگوں میں سے ایک مار کے ماس آدھا اور کہا کہ حاکم ہر درہم کی احصاء
 کر گیا تو میں دینا دے کہ اس سے آدھی لٹا دہرہ اور کہا کہ دیا کو اختیار کیا ہو لے حد ابو
 بکر دوستی کے میں آدھا آدھا کہ حق موصولی و جہ امداد علیہ کہ وہی امداد کے تھے اور ایک مکان ممالی
 سلطان کے آئے اور کو ماس صدوق اور کا طلب کیا اور جو کہ حاجت رکھتے سے نکالا
 وہ شخص آیا تو ایک خادم لے لو کے اس خادم کی حردی او سے کہ اس گھر کتاسی تو کہہ کرے
 واسطے حد اقل لے کہ آدھا کامی کہ چکھو ساتھ اسی حرج جس کے ساد کیا تو لے اور تک شخص ابو بکر
 ماس آیا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں ممالی حاکم کروں واسطی حد اس کے کہا ابو ہریرہ لے کہ میں
 کر کے کانٹو کہ حقوق برادر کے سبکی میں کہا اوس شخص نے کہ کیا میں وہ کہو مالتو میں کہا ابو بکر
 کہ کوئی حرج سے تو دیکھ دو ماس دوست زیادہ مجھے مونس کہا اوس شخص نے کہ والدین ہی
 اس حرج کو میں بچاؤں اور حرج کر ماسا سوئی برستری تصدیق کرے سے معسروں پر
 امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ لے فرمایا ہی کہا اگر میں میں درہم دوں اسے مار دیا دی کو

ابو بکر صدیق
 حضرت امیر المومنین
 حضرت علی رضی اللہ عنہ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

توبہ تیری اسے کہ تصدق کرو میں سودہم فقیر و نڈر اور میری فرمایا کہ اگر میں کمالاؤن کج ہوں اس پر
 یا میرے توبہ تیری اسے کہ آزاد کرو میں بردہ کو اور سب پرویشا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی
 اسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایثار کرتے تھے یعنی ترجیح دیتے تھے اپنے صحابہ کو سب چیزوں پر
 اپنے برادر جملہ حقوق یا راندہ سے یہی کہ جس کے غمخواری او کی ساتھ مال کے کرتا ہی امداد کی جاسے ہی
 واجب جانی اور چ حاجتوں او کی کے پہلے سوال کے مستعد ہو اور اس میں ہی میں مرتبہ میں اعلیٰ اور اوسط اور
 ادنیٰ کما ہی علما نے کہ جب پیش کی توفی حاجت ہو کسی یار کے آگے اور کسی نکی اور سنی تیری
 حاجت والی میں تو کما او پر جا کر میرین اور کن او کو مورد و میں اور حدیث میں آیا ہی کہ حقتالی کے لیے
 ظروف میں روی زمین پر اور وہ دل میں اور بہترین ظروف کا وہ طرف ہی کہ صاف زیادہ اور رحمت زیادہ
 اور نرم زیادہ ہو یعنی صاف ہو گنا ہوئے اور سخت ہو دین میں اور نرم ہو بہائی مسلمانوں پر اور قرآن مجید
 میں اللہ تعالیٰ نے بیچ و صفت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہی مرا جماعہ بکلمہ یعنی اصحاب
 حضرت کے جیم تھے کہ آپس میں محبت الفت کتے تھے اور رحم کرنے تھے اور جماع ہی غمخواری سب تفسیر کو
 میں رحم ہو گا تو سب حق اوس سے ادا ہو گی اور میں توفیق اور جملہ حقوق یا راندہ سے یہی ہی کہ اس کا سب سے
 یار کے جس نے حاضر و غائب میں بلکہ تفاعل اور تفاعل کرے اور رڈ و کو کرے اوس چیز میں کہ کہے اور کرے
 یا رادر اگر او کو رادہ میں دیکھے یا کسی کام میں پادے تو بوسہ دے کہ کمان خدا تو اور کیا کرتا تو شاید کہ وہ ایسی
 جگہ گیا ہو بالستے کام میں ہو دے کہ او کے ظاہر کرنے سے حجاب کر تا ہو بسبب اوس کے دوزخ میں پہنچے
 یعنی جو شہ لول کر اور اوس باب کو کہ ساندہ اوس کے مخصوص کیا ہی کسی اور سے کہے او پدید اوس کے ظاہر کرے
 اگر جب بعد انقطاع و جدائی کے ہو کہ بہرہ سلامت بر باطنی کی ہی اور ظاہر کرنے عیب مستون
 اور اہل و اولاد اوس کی سے کہ جب میں ایذا او کو جو دور رسب کہ حضرت رسالت پناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عیب کیا او کے شہیر نہیں کیا آیا ہی کہ ایک شخص زعفرانی
 کبریٰ پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رو برو آیا بعد اوس کے جاس کے نہ پایا
 کہ اس کے تین کد دینا کہ اگر یہ رنگ کپڑے دے دور کرے توبہ تیری اور اگر کسی سے عیب
 یا کاشنا ہو دے تو اوس کے نہ پر انگڑ نہ کہے کہ حقیقت میں آپ عیب کر تا ہی او کو اور یہ
 دوس اکثر اہل حسد و فتن کی ہی اور اگر کسی سے تعریف اوس کی تھے تو اوس نے کدے
 کہ چھپانا او کا قبیل حسد کے سے ہی اور او کی تعریف میں ریادتی کرے خصوصاً کہ مبالغہ
 سنا جوڑے کہ ہر با وج عجب یا کر او کا ہو حاصل یہ کہ جو کہہ کہ او کو ناگوار ہو اوستے خاموش رہے مگر اوس

عجب عجب
 عجب عجب

عجب عجب
 عجب عجب

ہی اور فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو انردی یہی ہے مگر اور لغزش سنانوں کے خطانہ بکڑے تو
اور حضرت ابن ابی ہاشم کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ پکڑو بری ہمسایہ سے کہ جب ہلالی دیکھے ڈانک سے
اور جب یرانی پاوے شہر پر کرے اور جیسا کہ واجب ہی کہ زبان برائون یا کیسے روکی اس طرح لاری
کہ دل سے ہی محبت کرے اور محبت دل کا یہی کہ گماں بد نہ لیجاوی کہ گماں بد عنیت دکن ہی میں اوسکے
فعل کو جب ملک کہہو اسکے ہلالی پر حمل کرے اور اگر نفسی تنگ کو بوسلہ دیکھے عجب اسکے کو حل اور سوا اور
نسیاں سے کرے تو اوکو بکھڑکے کہیں کہیں ہو اور اگر ممکن نہ تو سعد و زری کے پوچھان کہ منشا کماں بد کیا تو سنا
تفرس کے ہی یسے سنا تپانے جانے قرینہ اور علامتوں کے کہ ایسے بے اختیار خفت اور سکے دین
یہی ہی جیسے ایک شخص کو دیکھی تو کہ جیسے درلی طلب کرنے صبر و پائا پسندی کے ہوتا ہی اور اگر کوئی
اوسکو مع کر تا ہی اور پڑا ہی اور تمام اوقات اوسکی سنا تہ ذکر کرنے اس بات کے اور طلب کرے اسکا
اسکے گزرتی ہی ہے اختیار کیاں ہوتا ہی کہ نہ تنگ ہو اور دفع اس گمان کا سنا تہ تعلق کے کہیں
ہنسنی ہی اور جب تک ہو سکے قصور نہ کرے اس گمان کے دفع کرنے میں اور ایک قسم ہی کہ سنا اوسکا
بد اعتقاد ہی ہی اور یہ ممنوع اور بری ہی ہر مسلمان کے حق میں مصاحب ہو یا غیر مصاحب میں
آپا ہی کہ حرام ہی نہیں برکہ گمان بد کرے اپنے بنائی مسلمان پر اور یہی ہی فرمایا ہی کہ دور کر
اپنے تین گمان بد سے کہ وہ ایک قسم ہی جوٹ کی اور جو کوئی کہ بد اعتقاد ہی جو فعل کے کیسے دیکھتا ہی
اگر چہ دو چہ کہتا ہو البتہ اوسکے تین بری ہی وجہ پر حمل کر تا ہی یہ کہ گمان بد ہمیشہ زشت کار بد نامہ
خود خواند اندر چھی یا رہد اور باعث بد گوئی اور عیب جوئی پر اگر حسن ہی کہ حاسد کی نظر میں سوا برائے
کہ نہیں نظر آتا اور اگر تنگی دیکھی ہو مرا جلتی ہو اور بعض کو باعث بد گوئی اور عیب جوئی کا یہ ہوتا ہی کہ اگر
میں اظہار اعتقاد کا کروں تو سبدا جھکو برا جا میں اور کم اوٹے دیکھیں یعنی ایک شخص اسکے نزدیک
واقع میں اچھا ہوتا ہی لیکن لحاظ مذکور سے اسکی ہلالی نہیں کہتا بلکہ برا کہتا ہی اور درلی عیب
جوئی کے رہتا ہی اور سچ معنی اختیار نہ کرے ہی بسبب عار کے سب سے آگ دوں جھکو اختیار کرنا
گمان بد دان ہی اور بعض کو کل چل خلقت ہی بد اعتقاد و بد باطنی پر ہوتی ہی اور اسکے کچہ در اس میں اور
سینہ حاسد کا ہمیشہ کہنے اور عداوت سے بہار رہتا ہی جب تک کہ مجال کلام کی نہیں پاتا ہی برہنہ
یعنی کہ عداوت اور علامت اوسکی یہی کہ وقت فرصت میں عیب جہاں مجال کلام کی پائی
اوسکے ظاہر کرنے سے درگزر نہیں کر تا ہی حاصل یہ کہ حج عمو کر کے تصور لوگوں کے تصور کرے اور
جس مجلس میں کہ بیٹھ جو کچھ سنا ہونا سنا جائے کہ یہ بھی امانت ہی لکھا ہی علمائے صدق و زا کبار

جو کچھ سنا ہونا سنا جائے کہ یہ بھی امانت ہی لکھا ہی علمائے صدق و زا کبار

کہ دوست رکتابی وہ کہ اوسکی آگے تعریف اوسکی کجاو سے کہ یہ ترانہ بی ریادتی محبت کا اور ایسی
تعریف کرنی اوسکی اہل اولاد کی اور اوسکی صفت کی اور اوسکی فعل خلق کی اور اوسکی بیانت اور کثرت
اور زور تصنیف کرینک اور اور تمام اون چیزوں کی کہ خوش ہووی وہ تعریف کرے اور کیسے و کین چاہے
کہ اسجگہ آنبرش ریاد و جودش کی نمونہ جو کچھ کہ لائق تعریف کرینکے ہو تعریف کرے و مراد تعریف
کرنے سے تعریف کرنی غائبانہ ہی اسلئے کہ سامنے تعریف کرنی منع ہی آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیسی تعریف کی اوسکی سند پر حضرت نے فرمایا واسے محکو کا ٹی توئی کران
بہاں اپنے کی تین بار فرمایا یہ سنتے اور یہ منع اسلئے ہی کہ باعث عجب و تکبر کا ہونا ہی اور تلوایا
حاکمیری میں گماہی کہ تعریف کرنی دمی کی تین طرح ہر ایک تو یہی ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے
مذہب پر یہ قسم تو وہ ہی کہ منع کیا گیا ہی اوستے اور دوسری یہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن
جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو سننے کی پس یہی ہی ممنوع ہی اور تیسرے یہی کہ تعریف کرے اوسکی
غائبانہ اس حال میں کہ نہ پرواہ اوسکے پہنچنے نہ پہنچنے کی اور تعریف کرے اوسکی مانتا اوس چیز کے
کہ اوس میں ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں استے پس مراد حضرت شیخ کی تعریف کرنے سے تعریف
کرنی تیسری قسم کی ہی اگرچہ وہ دشمنے اور خوش ہو لیکن اسکو وقت تعریف کرینکے یہ خیال نہو اسلئے
بالصواب اور اسی قید سے ہی یہ کہ جس کسی سے غیبت اور مذمت اوسکی سننے ضرر گایا اشارۃ حمایت
اور رعایت اوسکی کر کر حق یا بیکار یا لاوے کہ سکوت یا ناشیوہ محبت سے دور ہی اور اگر خوف شر
و فساد کا ہو تو خاموش ہے تو لیکن چاہیے کہ راضی نہو نہو اور اگر اوس مجلس سے باہر نکل سکے
تو ستر ہی حاصل یہ کہ یا رکھو ہمیشہ پیش نظر رکھے تو کرا اوسکو شل اپنے جانے اور مدار تمام حقوق آداب کا
اسی پر ہی حدیث میں آیا ہی کہ تمام سنن ہونا ایمان ایک کا تم میں سے جب تک کہ دوست نہ رکھے اپنے
بہاں مسلمان کے لیے اوس خبر کو کہ دوست رکتابی اپنے لیے اور اسی قید سے ہی نصیحت کرنی اوس شخص
کہ متعلق ہی اسکے دین کی اور نافع ہی امور دنیا میں کہ احتیاج اچھی بات سیکنے کی زیادہ ہی احتیاج مال سے
اور طریقہ نصیحت کا یہی کہ اگر لگا کر بتوا اوسکو اور فوائد فعل کے اور آفتوں اوسکیکے اور فعل کی آفتوں سے
ڈراؤ بتوا اور اوسکے خاندون پر مطلع کر دینا کہ وہ متنبہ ہووے اور نصیحت یہی کہ خلوت میں کہ تو
کہ جان کوئی اور نہو کہ اوسکے عیب پر مطلع ہو اور بر ملا کہنے نو اور لوگوں پر ظاہر نہ کرے تو
کہ یہ نصیحت کرنی ہی نصیحت اور ایسا ہی طریقت تاسلئے علما کا کتاب و عطا اخوان میں لکھا ہو
کہ ایک نزرگ سے لوگوں نے کہا کہ آیا دوست رکھتے ہو تم اوسکو کہ خبر کرے تم اسے عیبوں کی

اور وی نے کہاں اگر محض واسطے حد کے کرے کہا لوگوں نے کہ وہ کو کھنڈی کا گھسیٹ
 رہے تھے۔ صیحت کر کے بر ملا اور رون دریاں توج اور بصر کر مکی کے ساتھ اٹھا اور نو سیدہ
 کر کے ہی جیسے اگر ظاہر کہا تھا مکتوح کس کے اور اگر توشہ کہا نصیب کس کے جیسے کہ رون
 دریاں مدار اس اور مدار است کے ساتھ عرض کے ہی کا سبب ہی تعامل ہوا اگر عرض ختم ہوئی
 اور تعامل سے اصلاح دیں اسے کیا اور اصلاح دیں نہانی مسلمان کی ہی نو وہ مدار اس ہی اور
 سورہ میں وارد کیا اور اگر اعبا و سر خط نقش اور حاصل کر احوال ستوں نصیب کا ہی ہو وہ مدار اس ہی
 اور جو ما نصیب سے نصیب محض حق اور جواب کے ہی ہاں اسکی مدد ہی کہ کوئی شخص کسکو ضرر دے
 کہ ترے کہ نہیں بچو اور سب شجائی نکال ڈال کہ اہل اسباب دیکھا اور وہ عہد میں آج اسے تو تک
 میں ہی اس کی نصیب ایک طرف سے ہی اور تمام مری حلیتیں تزلزلہ سب اور بھوکے میں کہ اور رون اور
 دو لوگو کا ٹیکہ اور گور میں بصورت سب اور بھوکے میں گل اور اطلاع عیوب و انکس فائدہ ہی
 صحت کے فائدہ میں سے جسے اچھی صحت کا ایک سہ ہی فائدہ ہی کہ اسے عدول بر آدمی مطلع
 چوٹا ہی سب مطلع کرے مصاحب یک کے اور اگر یہ فائدہ ہی صحت میں حاصل ہوں تو کو سہ
 شہیدی ہی تھری اور اسی سب سے بہرہ حاصل اند علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ بِرَأْءِ الْوَدَّیْنِ
 جسے موسیٰ آئمہ موسیٰ کا ہی جسے آئمہ میں جب خبر کیا معلوم ہو جائے اسی ہی سبب کہ جو اسے
 کہ مسلمان سب کو اس کے عیب مطلع کر دے لیکن آئمہ کی طرح کہ کسی اور کو خبر نہ آجی کہ
 مسلمان فارسی صحابی ابی المونس عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر نے اویسہ دھما
 کر آیا کوئی ملت میری اسی ہی سی تو نے کہ مکر وہ کہتا ہو لوگوں نے کہا حاسد کا نام اصرار
 کیا حضرت عمر نے اور کہا کہ ضرور کہو جو کہہ کہتا ہو تمہیں مسلمان نے کہا کہ سب ہی جیسے کہ دو
 توڑی رکھتا ہی تو ایک دل میں ہمتا ہی اور ایک رات میں اور کہا ہے کہ ترے دو سال حسیع
 ہوتے میں جسے یہ باتیں مجھے ماگو اور ملوم ہوں انہوں نے کہا کہ کیے اور ہی عیب سب ہی ہر مسلمان
 کہا میں اور یہ ہی ہمتا ہی کہ حدیث مرعشی نے ہر صف میں اساطیر کو کہا کہ میں سب ہی کہ تمہیں اساد
 و کوڑیکو چھ ڈالا جسے سب ہی نے کہ دو وہ والے کے پاس گیا تو اور کہا کہ کسی کو محتاجی تو یہ
 دو وہ اسے کہا آئمہ کوڑیکو سنے کہا کہ کوڑیکو دے اور وہ مجھے سچا ماما اور ہی کہہ کوڑیکو
 دیدیا جسے دو کوڑیکو کی رعایت کرو اسے گو ماگیا ہوا انکا اور یہ نقصان ہی دس کا ہر سادہ
 تاملک ہووے تو اور صیحت اوس عیب میں صحت ہی کہ وہ عاقل ہوا جسے اور قدرت

اس کا یہ کہ جس نے
 اس کا یہ کہ جس نے
 اس کا یہ کہ جس نے
 اس کا یہ کہ جس نے

کرتا ہوا دسکے دفع پر اور اس عجیب میں کہ طبعی ہوا اور تابعدار نفس کا ہر نصیحت فائدہ نہیں کرتی
 پس اگر پوشیدہ رکھتا ہی تجھے وہ عجب تو جاسیے کہ زبان پر نہ لاوے تو اور تجاہل اور تغافل کہی
 اور اگر ظاہر کرے نصیحت میں مبالغہ کر اور اگر یقین ہو کہ فائدہ نہیں کرتا ہی نصیحت کرنا تو سکوت
 اولیٰ ہی اور طریق صحابہ کرام کے آئین مختلف تھے مذہب ابو دردار اور حضرت عمر اور بعض
 اصحاب رضی اللہ عنہم کا یہ تھا کہ جب یقین ہو کہ نصیحت او کو فائدہ نہیں کرتی ہی اور پھر گناہ پر
 ہی تو انقطاع اوستے اولیٰ ہی ایسے کہ جب وہ رضاء خدا میں نہوا تو او کو اسکی رضائیں کیونکہ ہوگا
 یعنی جیاد سے اللہ تعالیٰ کی رضا سدی نکلے تو جھگو ہی اوستے راضی رہنا چاہیے اور مذہب
 ابو دردار اور امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا بخلاف اسکے تھا وہ
 کہتے تھے کہ جب متغیر ہو وی حال تیرے بہانجا تو ترک و سکوت کرنا کہ اصلح پذیر ہو اور
 راسی سبب سے کہا ہی علمائے کہ او پر لغزش قدم عالم کے گرفت نکرے کہ وہ اپنی ترک کر دے گا
 اور حکایتیں بزرگوں کی اس باب میں بہت ہیں حاصل یہی کہ طریق اول ہم یعنی ضروری ہی اور
 طریقہ دوسرا مہربانیکامیہ تمام بیچ اوں امور کے ہی کہ متعلق ہی ساتھ آراستگی دین یا دنیا بانی
 مسلمانے اور جو کچھ متعلق ہی ساتھ تقصیر کرنے او کیلئے تیرے حق میں تو واجب و مہین تحمل اور عفو
 اور تغافل اور تجاہل ہی ہی لیکن اگر ایسی تقصیر ہو کہ ہمیشگی اسکی باعث انقطاع کی ہو تو او کا ظاہر کر دینا
 بہتری اور اول یہی کہ کنا پتہ یا تہ کہہ کر مطلع کرے صریح و بالمشافہ کیے اور چاہیے کہ بہر حال غرض
 تیرے یارانہ اور بہائی چارے نفع پہنچانا اور رعایت کرنی یا نفع لینا ہو باوجود اسکے کہ تیرے
 حق میں تقصیر واقع ہو ابو علی مبالغی کہ اولیامین سے بن کہتے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ سامعہ عبد اللہ
 رازی کے کہ وہ ہی اولیامین سے تھے یارانہ اور ارتباط پیدا کر دیں اور وہ ارادہ سفر کا کہتے
 تھے پس کہا عبد اللہ نے کہ اسی ابو علی تو امیر بنے گا یا میں بیٹے کا کہ تم ہی بنو کا عبد اللہ نے
 جاسیے کہ بہر حال تاج اور مطیع میرا رہے تو اور جو کچھ کہو میں وہی کرنا پس باہر نکلے ہم اتفاقاً ایک
 مدت رہے برسا عبد اللہ نے ایک جادول اور جھگو اور اسباب کو اسکے اندر لپیلا اور تمام شب بے
 سر رہا نہ ہوئے کڑے رہے بیٹے کا کہ توڑی دیر جھگو ہی دیکھے کہ خدمت کرو من کہ عبد اللہ نے
 کہ بیٹے نہ کہتا کہ میری اطاعت لازم رکھتا اور جھگو امیر اپنا جانتا یعنی یہ ہی طاعت میں دخل ہی
 کہ جو کچھ میں کروں آئین جون و برانکر اور اقتضامیری سردار یکساں ہی کہ جو میں کرتا ہوں اور حملہ
 حقو یارانہ ہی یہی ہی کہ دعا کرنی اسکے لیے حالت زندگانی اور موت میں لازم گئے تو اور حسباً کہ

ایسے لیے اور اسے ان کے لیے دعا کرنا ایسی ہی ایسی ساری مسلمان کے لیے دعا کرنا اور حقیقت
میں دعا کرنا ایسے لیے رحیم پر ہر طرح کرنی پڑی ہوگی اور اسے فائدہ تو نہ ہی حدیث میں ہے بلکہ
کہ جو کوئی دعا کرنا ہی اپنے ساری مسلمان کے لیے سناں دعا ہی اتنا بد حال کہ اول بھی سے سنا
کرتا ہوں میں اول تیری مراد اور لاؤ گاہی ہر اوکل اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ دعا مسلمان کی ایسی
ساری مسلمان کے لیے سناں اور دوسرے کچھ بھی ایسی مولیٰ ہی حق اور ایک حدیث میں آیا ہے
کہ دعا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ دعا مرد مسلمان کی ایسی ساری مسلمان کے لیے سناں مولیٰ کمال
اور دعا کرنا ایسے ہر کے پاس فرستہ دعا ہی کہ وہ شخص ہی دعا رحیم پر دعا کرنا ہی ایسی ساری
کے لیے مسلمان کی کتنا ہی وہ فرستہ کہ مسیحی ہی ایسی آجید **وَلَا تَقْرَأُ** ایسی ہی نا اہل مولیٰ کہ اور تیرے
لے ہی مل کے مولیٰ وہ فرستہ دعا کرنا ایسے ہی طرف خطاب کر کر یہ کتنا ہی اور ایک روایت
میں آیا ہے دو سول اور اسکے ہو یہ حدیث صحیح مسلم میں ہی حاصل ہے کہ فرستہ اسکے لیے دعا کرنا ہی
دیکھا جائے کہ کیا نصیحت ہی کیسے لے سناں دعا کرنا ہی کہ فرستہ اسکے لیے دعا کرنا ہی اور دعا
صحالی رحیم ناہل عدہ کے میں کہ مس دعا کرتا ہوں ایسی احمد میں سر آؤ میرے لیے اسے یاد دہن سے
نام سام اور نصیحت سلف سے متولیٰ کہ دعا کرنا ہی مرد کے لیے مامد محمد کے ہی مرد کے لیے
اور جو کوئی دعا کرنا ہی مرد کے لیے فرشتے اس دعا کو در کے طواغوت در کہہ کر آگے بت کے
یہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ محمد ہی تیرے لیے تیری ساری کی طرف سے جس پر ہاں دوست
جیسا کہ جس پر ہاں رہہ محمد سے آؤ رحمت حق بارہ سے یہ ہی کہ سناں بار کے دعا اور احاطہ
رکھے تو اور بھی دعا کے میں کہ ہر حدیث پر بات دہن اور مرد اسکے فرشتے اسکے لیے دعا کرنا ہی
اور سناں اولاد و متعلقوں ایسی کہ احسان دیکھ کر تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری رحمت کے
مقطع مردا دے تو سناں دی حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بار
حاضر ہوا حدیث سے نو فیر دعا برداری لاؤ کل کی اور احوال پر ہی کی صفا سے یہ دعا کہ یہ کوئی ہی بار ساری
مردانہ حدیث کے دو میں بھی جب وہ مردہ تیس تو نہ آتی تھی میں اتنی معلوم موتی ہی نہ چھو کہ جو کہ
اور دلائی علی و آجہ حدیث میں آیا ہے کہ حدیث یہاں سے ہی اور جگہ فاسے ہی رحمت کرنی سناں
دوسرے کہ یہ دوسرے کہ رو یک سیدہ مہول ہی راست رحام کرے ایسی کہ اور کمال محبت
و احاطہ کا یہ ہی کہ محبت محمود سے گھر کہ میرے اوس کہ معلق ہوا و گناہ کہ گناہ کا یہ سے رو یک ہمار
اور گناہ سے اور ایسے کہ ہاں خطائے کہ مردہ محبت حق کہ ہاں کہ سحر اعلیٰ حدیث سے رو یک کہ گناہ

ایسی دعا کہ
تو سناں دعا
کہ دعا کرنا
ہی دعا کرنا
ہی دعا کرنا
ہی دعا کرنا

اور نرمی ہی حد سے زیادہ نکر لوندی اور غلام سے ٹھٹھانکر کہ وقار میرا جا تا ریگا جلدی نکر یعنی ناموس
 جو کچھ کہے سوچ کر کہہ دیتی ہیں یا وقار رہ آفتاب ناتہ بہت بکر یعنی جیسے عادت ہی بعضے بنا توڑ دیا
 کہ باہر نہ چنچا کر بات کر کے میں بادشاہوں کے نزدیک نہوا اور اگر ہو دی ہی تو ہمشیارہ ایکے قرب پر
 مغرور نہوا لنگہ انقلاب یعنی الٹ بٹل کر ڈالنے سے بڈرزہ اور مخالف ایکے نکرہ اور ایکے
 اہل و اولاد کی بات میں دخل نہ دے اور کسی اولاد کو اسکے سامنے برا نہ کہہ کہ کسی کو اہانت ایسی
 اولاد کی خوشنمیں آتی ہی اور اگر جودہ آپ بھی کہے تو تو موافقت اور مسکنی نکر اور دوستی نعمت
 کیسے دور رہ اور مال کو بہتر آپرو بے نکر یعنی جیسے عادت ہوتی ہی طامعوں کی کہ آپرو کہو کر مال
 کیا تے میں اور جب مجلس میں آوے پہلے السلام علیکہ کہنے اور جہان کہ حکمہ بادے
 بیٹھہ حال اور جب کے پاس بیٹھے خاص اوس سے سلام علیک نکرے بلکہ سب سے کرے برابر
 نہ بیٹھہ اور اگر بیٹھے ہو چاہے کہ نظر کو بند کرے یعنی نامحرم کو نہ دیکھے اور مظلوم و ضعیف کی
 مدد کرے اور راہ ہونے کو راہ دیا وے سلام کا جواب دے مسائل کو دے اسی بات تاکہ
 اور بری بات سے منع کرے راہ میں مصاحبوں سے سبقت نکر جائے قبلہ کے اور دہائی طرف
 بہنو کہ نہیں بلکہ بائیں طرف یا پالو کے نیچی راہ میں اکڑنا اور اترنا نہ چلے اور آواز بلند نکر یا غبار
 ساتھ جھنشن نہوا اور اگر ہو دے تو عیب نکر یعنی کسی اور کی داد کے آگے اور نہ اوس کی اور
 آگے اور جھوٹ بولے اسکے آگے اور مسدوس کا ظاہر نکر ہر وقت اوس کے آگے حاجت نہ لی اور
 زبان آراستہ نہ کر اور بات واضح کہہ اور نہ اکرہ بادشاہوں کے اجلاف کا کہہ اور خوش طبعی کم کر اور
 اوس کے غصے سے پر حذر رہ اعتماد اور دوستی دنیا داروں کے نکر اور اوس سے بے تکلفی نکر اور بعد
 کہانی کے الٹے خدائے نکر رد و قہر انکھانکر اور اوس کے حرم یعنی ناموس میں خیانت نکر اور عوام کے
 اساتہ نہ بیٹھہ اور اگر بیٹھے ہی تو اون کی باتوں میں شریک نہ رہ اور اون کی دہائی باتوں میں کان نہ کہہ
 اور ان کی سختیوں سے تعافلی کر اور خوش طبعی بہت نکر کہ اوس سے آبرو جاتی ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہے
 اور دوستی جاتی ہی اور خوش طبعی فقہا کو عیب داکر کرتی ہی اور حکیم کو بے اعتبار اور دیگر
 مردہ کرتی ہی اور خدا سے دور کرتی ہی اور غفلت پیدا کرتی ہی اور خوار و ظاہر کرتی ہے
 اور جس مجلس میں کہ خوش طبعی اور لہو و لعب ہو وقت اور ٹپے کے یہ د عاثر ہے تاکہ جو کہ اس
 مجلس میں سرزد ہوا ہو حضور ﷺ و علیہ السلام ان کے آگے نہ اٹھائے
 اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ اِلَيْكَ + ف اس د عار کو عادتہ المجلس کہتے ہیں ابو ہریرہ رض

عیب
 کی
 بات
 نہ
 کرے

جملہ نیکوین سے ہی ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کچھ تعلیم کیجیے کہ نفع کرے مجھ کو فرمایا کہ درگزر مسلمانوں کی راہ میں سے اوس چیز کو کہ ایذا دے اور نیکو نہیں جیسے پتھر نکر یا آدمی ہونڈی یا جانور موزی وغیر ذلک اور ثواب بہت وارز ہو ابی دور کرنے پتھر اور کاپٹی اور نجاسات کا راہ میں سے آور ایذا مسلمانوں کی بے جت شرعی بدترین اعمال کی ہی اور مرانیہ اس کے متفاوت میں اور ادنیٰ مرتبہ اس کا یہ ہے کہ مسلمان کی طرف اس طرح نظر کرے کہ وہ اؤس نظر سے ایذا پاوے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ روا نہیں ہے مسلمان کو کہ اشارت کرے طرف کسی مسلمان کے ساتھ ایسی نظر سے کہ اس کو ایذا دے حاصل یہ کہ جو کچھ کہ ناگوار اور برا معلوم ہو اس کو وہ ایذا ہی آور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہ ہے کہ تو اسے کرے ساتھ ہر مسلمان کے اور نگہ نہ کرے کہ خدا تعالیٰ شخص شکہ کو دوسرے بن بن رکھتا اور گرد و سراو سپر تکبر کرے تو خجل کرے اور گرد و سراو لے تو ہی جائز ہے و لیکن سفیدی راہی معلوم باشد جزا ہے اگر مردی آنسین الی بن آساہ اور بدترین بد راہیں تکبر کا یہ ہے کہ انکی صحبت سے کمارہ کشی کرے نہ یہ کہ بہر ہی نگہ کرے اسے کجس بات پر دیکھو عجب کرے آپ وہ کا ہیکر کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ایک ہی کہ ایک روز آپ ساتھ جماعت صحابہ کے راہ میں پہلے جاتے تھے کہ ناگمان ایک عورت سامنے آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تم سے ایک حاجت رہتی ہوں بیٹھے فرمایا کہ جہاں چاہے تو بیٹھ جا کہ میں تابع تیرا ہوں پس بیٹھے آپ اور حاجت برآری اوسکی کہ آنسو برورضہ کہتے ہیں کہ دست را کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پکڑا کہ آپ نے ہاتھ کیچنی بیویان تک کڑوہ کیچنی اور ہرگز کلام کسی سے نہ کیا مگر یہ کہ تمام سبب اپنا اسکی طرف پیرنے تھے اور پیر او دہر سے تھپہ پیرنے تھے مگر کہ تمام کہتے کلام کو صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ حقوق مسلمان کے سے یہ ہے کہ سخن چینی نہ کرے اور بات کیسی کیسی کو نہ پہنچاوے اور اگر کوئی مسلمان کی حق میں کچھ کہے تو نہ سنے اور جو کوئی کہ خبر اور دن کی خبر پاس لاوے اسکے آگے کچھ نہ کہ کہ خبر تیری ہی اور دن کے آگے لجاوے کا کہ آزمائی ہوئی یہ بات بیش ہر کہ عیب گر ان پیش تو آور دشمن وہ لاجرم عیب تو پیش گر ان خواہر وہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سخن چین بہشت میں نہیں داخل ہو گا فسخ چین وہ ہی کہ دو شخص من عداوت ہی یہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچا لیکر تا ہی تا عداوت بڑھے یا حاکم کے آگے بغلیان کما یا کہ تا ہی تا وہ زیر و زبر کرے اور اکثر منسل و فتنہ مسلمانوں میں بسبب سخن چینی کے پیدا ہوتا ہی اور کار منافقوں کا عہد ہا یوں عہد آنحضرت کے میں ہی تھا اور

یہ حدیث شریف
بہت کثرت سے
مردی آنسین
تو اسکی روشنی
بیان کرے ہے

ایک شخص اعوانی میں سے تھا جس میں سے بھی کسی کے جس میں مسلمانوں کی کانفرنس ہو کر آئی
 اور انگریزوں کی بھی آئی جس میں آدمی کو حوالہ دیا گیا اور اسے ایسا کر دیا جیسا ہے اور رسول کریم کے دلوں کے
 دور والی ہی جیسے لوگ اسے معروضے میں موجودا تھا اور حوالہ دیا مسلمانوں کے یہی
 کہ جب کسی بیلانی سے لڑیے ہو یا وہ جس دور سے مراد ہو اور رک ملاقات ہی ہو کر
 یہ نصف میں آیا ہی کہ حلال ہیں ہی مسلمانوں کو کر رک ملاقات کرے اسے یہاں مسلمان سے
 زیادہ تر دور سے اور جب ملے ہو یا اس سے وہ کسی کہ پہل کرے سلام شک کرے من
 اور یہی حد میں آئی ہو کوئی کہ عموماً مسلمان سے عموماً کر لگا خدا تعالیٰ اسے روز قیامت کے
 اور ان کے اسما علیہم الصلوٰۃ کے احوال میں آتا ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام
 وحی بھی کہ تمام فرشتہ تمہارا کہ بند کیا ہی ہے سب عموماً کرے تمہارے ہی یہاں مسلمانوں
 آدم المومن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہر گز میرا اصل اللہ علیہ وسلم سب حق
 اسے کے بارہ لیتے تھے مگر یہ کہ میں ہر گز حرمت میں کی ہوتی اور طریق عموماً کے
 آداب پر رکوں کہے ہی اور یاد ادا و کسوں سے مرگ عموماً ظاہر ہو ماک عموماً ہر گز
 اور رعایت یہ ماری کی ہی و لکن جانا حاسے کو جو کچھ کہ مشہور ہی کہ زیادہ تر دور سے
 ہی تو کہ یہ مطلق ہیں ہی مگر اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ سلامی میں وہ یا کی اسکی آسانی کے
 ترک ہی کرے میں ہو مگر زیادہ مدت مذکورہ سے ملاقات عموماً مذکورہ کے جو حوالہ ہی اور
 اسطرح ہی متقول ہی صحابہ اور انصاف اور حق تعالیٰ سے اور بعضوں سے اور میں سے رک گیا
 مارا یہ بعضوں کا سب سے کہ حاصل ہی ہو کو اس میں جیسے سلامتی میں کی و لکن چکا
 کہ نہیں کہ کچھ کہیں کہ یہ حائر میں سب جیسے حسن صورت میں کہ بعض بہرہ و مال ہر گز
 اور اس کے لئے ترک ملاقات کرے کہ ہر گز اور اگر سب مذہبی اور یکے کے ترک ملاقات کیا
 ہو بعض دیکھ ہی کہ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی مساجد سے
 فرمایا ہی اور جنوں مسلمان کیسے مذہبی ہی کہ احسان کری تو جسے کہ ہو سکے اور تیر مری تو دینا
 اہل باطل کے متقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین سید عبدالقادر جیلانی بھی ان کے
 ماسخ آیا اور کہا کہ کچھ مال رکشاہوں میں سوا حال مذکورہ کے اور اس کے اہل یعنی لائے کو مسخ
 خاما ہیں کہ کوئی ہی اس کسی پر تصدیق نہ کرے مگر ماک تصدیق نہ کرے کہ تو تواد اہل ہر
 نا اہل مانگا ہی حق تعالیٰ دی و حیر کہ اہل ہی تو اسکا اور وہی وہ خیر اہل جس تو اسکا اور

یہاں سے لے کر
 اس کے اور
 اس کے اور
 اس کے اور
 اس کے اور

حدیث میں آیا ہے کہ احسان کرنا تمہارا اصل و اہل کے اس لیے کہ اگر وہ اہل اسکا نہیں ہی تو تو خود اہل ہی
 بننے تیرا دنیا تو ضائع نہیں ہو سکتا اور یہ طریق کمال صدق و ایمان کا اور ثمرہ کمال خود و عرفان کا
 اور جہان کے معلوم ہو کہ دنیا اسکا باعث فسق اور مددگار کسہا کا ہی فوائد اور سکوا اور بہمن
 شک نہیں ہی کہ یہ جملہ خبثت و بغض ہند سے ہو گا اور مدار اسکائیت پر ہی ف حاصل کلام
 حضرت شیخ رح کا یہ ہے کہ عدم علی بن زینا ہر یکبار و ابی اور تقیض و تمیز کرنا اسکا قیلہ عالی عتی اور
 کمال ایمان و عرفان سے ہی اور در صورتیکہ معلوم ہو کہ دنیا اسکا باعث فسق و گناہ کا ہو گا
 جیسے شرابی پہلے کو دیکھا تو وہ اور کثرت اسکی کرے گا اور سکون دینا چاہے انہی کتا ہی مترجم
 و محمدان اس کتاب کا کہ بعضوں کو یہ نیت ہوتی ہی کہ زیادہ محتاج کو دین گے تو اسکی بہت حاجت
 روانی ہوگی یا نیک کو دینے تو قوت عبادت پر حاصل کرے گا اس نیت سے تلاش کر کر اہل کو دینا
 تو امید ہی کہ یہ نیت اسکی ہی باعث زیادتی ثواب کی ہوگی پس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہوں
 اور اسکو اور باعتبار نیت ہی بعضی وایتوں ہی سے معلوم ہوتی ہی عرض کہ مدار نیت ہی
 جیسے کہ حضرت شیخ رح نے کہا واللہ اعلم بالصواب اور حقوق مسلمان سے یہ ہے ہی کہ ہر کسی
 بطریق اسکے معاملہ کرے اور بطور اسکے پیش آوے کہ یہ ہے جملہ احسان اور حسن خلق سے ہی
 بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ جہاں نفسہ اظہار علم نہ کرنا چاہے اور کہ سخون نادان سے ساتھ
 فصاحت و بیان کے پیش نہ آوے کہ یہ سبب ایذا دینے کا ہی یعنی نسیب کم بھی کہ وہ ایذا و شاد
 اسکے سمجھنے میں بلکہ اپنے مرتبے سے تزل کرے اور موافق اسکے ہو کہ اسمن ترجمہ محبت کرنا ہی لیکن
 جب تک کہ نوبت ترک دین اور ناشدوع کی نہ پہنچے کہ یہ حسن خلق سے حسین ہی یعنی شاد و سکتی ہی ہوں
 بوسنے میں ہتک سلام کی یا بے ادبی بہ نسبت اسم مبارک اللہ تعالیٰ کے یا آنحضرت کے وغیرہ
 لازم آتی ہی تو موافقت اسکی نہ کرے اور حقوق مسلمان سے یہ ہے ہی کہ تمام لوگوں سے کشادہ روبرو
 اور نرمی سے پیش آوے اور زبردستی و خود اور سختی نہ کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ (إِنَّ اللَّهَ
 يُحِبُّ الشَّهْلَ الطَّالِقَ) یعنی خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہی آدمی نرمی کرنے والے کشادہ رو کو اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کس پر حرام ہی آگ و دوزخ کی ہر
 کیا صحابہ نے کہ خدا تعالیٰ اور رسول او کا داننا تر ہی ہستی فرمایا کہ اگر آدمی نرم گوئی ہل کرے
 اور اور حدیث میں آیا ہے کہ جنت میں بالاتفاق ہے کہ بہت صفائی ہے خابہ انکا اندر سے اور
 اندر انکا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسے لیے ہو گئے وہاں رسول اللہ

[illegible]

ومانا کہ اوس کے لئے کہ ہم کے باب اور کھلا دے لوگوں کو کھانا اور عمارت سے داس اوس حال پر
 کہ لوگ سوئے ہوں جیسے ہمارے محمد کی اور مسلمان کے حقوق سے یہی کہ وہ دے کو داکر سے یہ عمارت
 علیہ السلام نے فرمایا کہ وعدہ دے ہی اور یہی حدیب میں آیا ہی کہ جس حریم علامت میں
 ماحول کی حیثیت کو نہا و حشرہ خلائی کر لی اور لاکھ میں سات کر لی فرمایا کہ جس میں تین حصے ہیں
 وہ سامی ہی اگر تہہ پہر و پرورہ کرے اور وعدہ کو داکر یا کر مکی حلقہ میں سے ہی اور کعبہ آدمی میں
 نور اگر باوجود کاکہم ہو بھی اور مسلمان کے حقوق میں سے یہی کہ وہ داخل ہو کیسے کہ میں ہمارا دل
 اوس کی کہے اور داخل ہوئے میں ایوار و تکلیف اس کی ہی اور صاحب اور حاکم کی من مار کب ہی
 اس کی اگر اور دے ہو جاوے وہ ہر آوے اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ اور جاہاں میں ہائی
 اول مارا اس لئے ہی کہ چوں وہ مارا اور اوس کی میں اور دوسری مارا دے کہ صلاح و مایل کہیں کہ آئے
 ہاں آئے دیں اور شری مارا اس لئے کہ اور دس آئے یا سپرد میں اور حقوق مسلمان سے یہی ہی کہ
 نہیں کا ادب کرے اور جو ٹوں رحم و شفقت حدت میں آئی کہ جو کوئی ٹڈوں کا ادب نمودار کرے
 اور جو ٹوں رحم کرے تو وہ ہم میں سے جس ہی جیسے ہمارے طریق پر جس اور انصاف علیہ
 علیہ وسلم چوں ہر مہرانی و شفقت سے رکھتے سے اور کسی کہ انصاف علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 اور اس کے ساتھ آئے اور شاہیہ اور کو اور نصوں کو آگے اسے گھوڑے پر تھاپے اور نصوں کو
 سے جھے اور اصحاب کو فرمائے کہ تم ہی ہاں تو میں نصوں کو اپنے ساتھ نہا لے اور نصوں کے لیے
 صحابہ کو حکم فرمائے کہ ادا شاہی گھوڑوں پر تھاپو اور دس اور تھاپو اور جھرتے تو ان کے اس فقر کر کے کہ
 علیہ السلام نے حکم آگے اسے نہا یا اور حکم سے جھے اور جیکہ کہ کو کہ انصاف علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 ماس لہا سے تا آپ دعا کیں ہو ای کو میں شاہیہ اور کسی کوئی لڑکا جو تباہ کر دیا تو آپ اور کو
 اسے گور میں سے انا کہ دیتے اور کوئی انا سے گلتا تو آپ سے فرماتے ہر دعا و شفقت کرتے ہاں اگر
 لڑکے بڑی خوش ہو دس اور کاشیں کہ انصاف علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 تو آپ کیڑا دے دے اور اگر یا سہل آتا تو اول لڑکوں کو دے اور یہ سستی کہ یا سہل آوے و اول
 جو ٹوں کو دے بعد ازاں آپ کہا دے جیسے اس لئے کہ وہ خوش ہو جائے میں اور جع تعظم
 و تو میری میں سے حدتیں بہت آئی ہیں اور تعظیم میں کی سبہ جو در واری اور عرو دراری کی
 پس یہ سبہ میں بہت لگا دے کہ حدت تعالیٰ سے حاکم ہی کہ عرو واری اور عرو دراری کی
 اور حقوق مسلمان سے یہی کہ جس کی حاکم طاہر اور لاس اسکا دلالت کرے اسکے حال پر نمودار

نور مایہ: یہ سب کی کرے اور محافظت دے کہ مرتبہ کی اس میں ہی پس نو غیر
 و احترام انہی کے اکابر کی ایسی ہو کہ جیسے شفقت ازراہ واد نے ہر عیسے جیسے یہ لازم ہی و سب کی اور سب کو
 لازم ہے اس لیے کہ رعایت ہر ایک کی لائق مرتبہ اس کے ہی اور اس کے خلاف من ایذا دینی ہی
 اس لیے کہ اگر آدمی معزز و مکرم کی تعظیم کرے تو وہ ایذا پاتا ہی اور اگر مرد فقیر و بنو راسا التفات کرے
 تو وہ اوس میں خوش ہو جاتا ہی ایسا ہی کہ آگے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہانا کا ہوا
 کہ ایک سائل آیا فرمایا کہ ذیہ و کھانا اس فقر کو بعد اسکے ایک سواری اوس سے گداز فرمایا کہ ملاؤ
 اس سوار کو کہانے کے لیے لوگوں نے کہا کہ یا ام المؤمنین مسکینو کو دور سے دی دینی ہو اور احیاء
 اپنی مائیں بلائی ہو فرمایا کہ حضرت نے ہر ایک کو مرتبہ اور مرتبہ دی ہی پس لازم ہی ہر ایک کو خطا و نسا لکھ کر
 مسکین راضی ہی ساتھ ایک ٹکڑے کے اور طبع نہیں کرتا زیادتی کی اور یہ غمی ایذا کہنے اگر اس کو بطریق گداز
 کیا و ن پس خوب نہیں ہی اندا مسلمان کی اور منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
 گھر کے اندر رہتے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جہنم کے ناکمان جبر بن عبد اللہ علی آئے
 چونکہ جگہ بیان تو گھر کے دروازے پر بیٹھ گئی پس آنحضرت نے اس کا پٹہ لٹ کر ان کی طرف پیش کیا کہ سپر
 بیٹھ چاہیں جبر نے اوس کو کہہ کر انہوں پر کہہ لیا اور دئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرا گھر نہیں ہی کہ اس کے
 کپڑے ہر بیٹھوں اگر **مَكَاتُكَ اللَّهُ** اگر مٹتی ہیں دیکھا آنحضرت نے قوم کی طرف اور فرمایا کہ جب
 آوے تمہارے پاس کوئی بزرگ کسی قوم کا تو تعظیم و توقیر کراؤ و کسی اور جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت کے برے بیٹھے ہوئے اور اوس پر گھائیش ہوئی کہ وہ بھی بیٹھے آگے ساتھ ہوئے
 آنحضرت نے اپنے نیچے سے کیچ کر اوس کے نیچے بچھا دیتے اور اگر وہ نہ بیٹھا تو آپ مبالغہ کرنے لگتے
 کہ وہ بیٹھا صلی اللہ علیہ وسلم اور حقوق مسلمان سے یہ بھی ہی کہ صلح کر دے مسلمانوں میں
 اگر ہو سکے حدیث میں آیا ہی کہ بہترین صدقات اور حسنات اصلاح کردہ دینی ہی مسلمانوں میں میکروز
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ آباخبر و عنین نکلو اس عمل کی کہ بہتری درجہ نماز اور
 بدورہ اور صدقہ سے عرض کیا صحابہ نے کہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا صلح کرانی درمیان مسلمانوں
 اور کسی جگہ کہ جھوٹ بولنا جائز ہی او عنین سے ایک جگہ یہ بھی ہی عیسے دو مسلمانوں کے
 صلح کرانے میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہی اور اسی جہت سے کہا ہی بعضے علما نے کہ دروغ
 مصدق آزمیزہ از راستی **فَإِنْ لَمْ يَكُنْ** کی جگہ جھوٹ بولنا جو جائز ہی وہ یہ
 ہیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں درست

صحیح
 مسلم
 صحیح
 مسلم

تھوٹ لولسا طرح میں جھڑکے ایک تو تھوٹ لولسا رکھائی سوئی سے تاکہ راضی کر دے
 اور سکویہ سے ملا سوئی سے محبت میں رکھا اور اس کے خوش کر دیکھے لیے کندھے لاس
 متھے نہت جا رہا ہوں اور اس طرح اور روایت میں سو گھوٹی جاوے سے تھوٹ لولسا حائر
 آگاہی سے دو لوگوں کو اظہار محبت کرنا حائر ہی اگر چہ خلاف واقعہ ہے ماحبت والعت مداہر
 اور دوسرے تھوٹ لولسا لڑائی میں سے جاوے میں متلاش کے کہ لشکر اور حلا آگاہی سے آگاہی
 مرد کے سپنے اور نفس سے کہے کہ دیکھا جھگڑے سے کوئی شخص مار سکے آگاہی اگر چہ خلاف
 واقعہ ہے کہ حائر ہی اور دوسرے تھوٹ لولسا آگاہی کی حیل کے کہ وادے کے لیے سے ملا
 دو شخصوں میں جدوت ہی اور ہر ایک سے کتا ہی دو دوسرے کے طرف سے کہ وہ لولسا ہی تعریف
 کیا کرتا ہی اور جسے محبت میں رکھا تاکہ وہ بھلاوے نہ حدت مسکوۃ میں ہی اور اس جھگڑے میں
 تھوٹ لولسا حائر اس لیے ہو کہ اگر یہاں واقعی کرنا ہی تو قہر رہا ہو تا ہی اور تھوٹ لولسا میں نہ مرد
 موہا ہی اور حقوق سلاں سے یہ ہی کہ سلا لولسا کے حیل کا مردہ خوش ہو کہ کیا عیبت
 ظاہر کرے اگر چہ یقیناً حائر ہو اس کے حیل کو حدیب شریف میں آگاہی کہ تو کوئی محبت
 کسی سلا نکاڈا کے حق تعالیٰ جیسے اس کا دیا اور آخرت میں دیکھا ہی اور حاکم جردی رما کی
 ماحرے کہ حج رہا نہ آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رماض مستلما ہو انتابا عمر صلی اللہ علیہ وسلم
 سے دیا تاکہ اگر ڈاکٹراس جب کو تو تر ہو اور اسی مردہ لولسا کے لیے کہا ہی حلا سے کہ تو
 گناہ دوستہ کی نوسہ کر لی جاتی ہے اور تو گناہ آشکارا کی آشکارا اور جب لازم ہو اگر کسی
 ڈاکٹراس عیوب اسے کا واسطے حق اسلام کے تو ڈاکٹراس عیوب سلا لولسا ہی لازم ہو گا سب
 حق اسلام ایک کے ملکہ لازم ہو گا اور یہ ہی کہ گناہ کے ظاہر کرنے میں ماسد کرنا ہی کا
 اور ہتک حیرت میں ہی اور واسطے سالہ مردہ لولسا ہی کے یہ بات تھری کہ موہ رما میں
 اسی احتیاط کی ہی کہ حائر لولسا سے بات ہو اور اگر بات ہو مدعی کو حدت سے سے سلاں رما کی
 ماری حاور سے اور حسب جھادی اور ستاری کی خاصہ ماری تعالیٰ کا ہی ملک اس میں مردہ میر
 حلائلی مدد۔ حال مردہ لولسا لایا تو وہ۔ حدت عرف میں آگاہی کہ جب مردہ ماسد کو
 حق تعالیٰ حساب لگے کہ لگا کر کیا دیکھو مردہ ایک ایسے کر گیا اور داس ستاری میں لگے گا
 اور حلق کی آگ سے لولسا دیکھو لولسا مردہ لولسا حائر ہی کہ وہ لگا لگا تھا تو لولسا اور
 گناہ کیا ماسد سے لولسا مردہ لولسا لولسا ہی اب سرے کے ہیں سے گناہ جب مردہ لولسا

نو خوف سے نزدیک ہلاکت کے پہنچے گا کہ دیکھیں کیا کرے گا اللہ تعالیٰ پس فرما دیکھا حق جل جلالہ
ای بندے میں جیسکے تیرے گناہوں کو دنیا میں بہت ٹھکانا آخرت میں ہی غفاری کرونگا
یعنی بہت بخشو گناہ تیرے اور ہم معاملہ مسلمانوں کے ساتھ ہوگا اور کافر و کفر و کفر و کفر اور کفر
ملائکہ اور ان کے لیے لکھا کہ الذین کانوا علیٰ ارضہم امانۃ اللہ علیہم علی الظہیر
یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ جو اللہ کے لیے ہر روز گارہا ہوا کہ اللہ ہی اس کے ظالموں پر
نمودائے نہما اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی کان رکھے مسلمانوں کی خروں پر یعنی جاسوس
تجسس کرنے کے لیے ہرے بن اور او کو خوشنقل سے یہ فرداے قیامت کو اس کے کان میں
شیشہ ڈالیں گے اور ایک بار آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور کو لائے پس
حکم فرمایا ساتھ ساتھ کاٹنے اور یکے کے ساتھ حکم شریعت کا ہی جو روئے لیے اور ہر ہر مارک
حضرت کا متغیر ہوا چھ لوگوں نے کیا کر وہ جانا آپ نے یا رسول اللہ اس کے ساتھ کاٹنے کو
فرمایا کہ جھکو قائم کرنے حدود و ترس سے چارہ نہیں ہی لیکن تمہیں حق بھائی اپنے کے روکار
شیطان کے نود اور عفو اور پردہ پوشی کیا کرو ان اللہ غفور رحیم ہے جسے محقق اللہ
بہت بخشنے والا مہربان ہی حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت نے فرمایا کہ اے وہ گروہ کہ ایمان
لائے ہو تم زبان سے اور نہیں داخل ہو اسی ایمان تمہارے دل میں غبت کیا کرو لوگوں کی
اور نہ پڑو رہی گناہوں کی ایکے تا خدا تعالیٰ اپنی تمہارے گناہوں کے نہ پڑے اور جسے گناہوں کے
درپے خدا تعالیٰ پڑے گا فصیح کرے گا اور سکو اگرچہ سو پر دوسمین ہوگا مستور کی ہی کہ امیر المؤمنین
رضی اللہ عنہ کے کان میں ایک منہ ایک شخص کے گہرین سے آواز گانگیں آئی آپ دیو اور
کو دکر اس گہرین کے ایک شخص کو دیکھا کہ شراب پی رہا ہے اور ایک عورت اس کے ساتھ
بیٹھی ہے پس فرمایا حضرت عمر نے اے دشمن خدا یہ کیا گناہ ہے کیا اوسنی ای امیر المؤمنین
اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپ نے تین چیزیں کہیں ہیں ایک تو جاسوس کی آپ نے حال انکو فرمائی
دیکھا ہے اور دوسرے یہ کہ آپ گہر کے چھوڑے اے حال انکو قرآن میں ہی لیکس الذین
ان لا یؤاخذونہم فی ذلک اللہ علیہم ارحم الراحمین اور تیسرے یہ کہ اے اذن و بے سلام کہ بچانہ میں
آپ جیلے اے حال انکو قرآن میں ہی دیکھا ہے خلقا یؤاخذونہم فی ذلک اللہ علیہم ارحم الراحمین
وَسَلِّمُوا عَلَیْ اٰہْلِهَا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو بکرے گا تو اگر معاف کرو میں
جھکو کہ اوسے قسم ہی اللہ کی یا امیر المؤمنین اگر معاف کرو گے تو ہر بن گرد اس گناہ کے میں

کتابخانه جامعہ اسلامیہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

یہ نکاح اس آیت سے منع کیا اور ہر نکاح آیت رضی اللہ عنہ اور جسوں سمجھاں سے پیش کرتے ہیں
 حکمران کے سامنے سے ہر مکر کے مالوں کو حکماں میں رہی اور صحت کہیں کہ ہمیں ہر رنگی میں
 اور جو کہ نہ سب انکا موگا نہ ہی مجاہد میں سر یک وجہ کو کہ جو کوئی سب مجاہد کا دہائی وہی
 اوس شریک ہو جائی جیسا اسی سب سے واثق محمد میں مع حرایہ اللہ تعالیٰ نے ہوں کے ترا
 کے سے سامنے کھار کے ماوراء کہنے لگیں خدا تعالیٰ حل جلا کہ اوس آیت میں دو لاکھ تیرا
 اللہ ان مکاشفہ من ذور اللہ فکشفوا اللہ عنہ والعلم علی منے اور ہر انکو تو کہ
 کہ بکارتے ہیں او کہ کھار سوائے اللہ کے کسی حوں کو جس پر انکس کے وہ اللہ کو شہد کہ راہ ادا ان
 اور ایک در آنحضرت نے فرمایا کہ کھار سے ہی گالی دیا آدمی کا اسے ماں باپ کو عرصہ کا صحت
 کہ یا رسول اللہ کہ گالی دیا ہی آدمی اسے ماں باپ کو فرما ماں گالی دیا ہی یہ کسی اور کے باپ کو
 پس گالی دیتی ہی اسکے باپ کو اور گالی دیا ہی اسکے باپ کو یسوع و گالی دیا ہی اسکی ماں کو یہ جہ
 کھاری سلم میں ہی پس جو کہ نہ سب ہوا ماں باپ کی گالی دینے کا گویا اسے گالی دی اور
 بیچ دے کر اسے سب کے سب خوف و گالی لوگوں کے حد میں ہوتی ہیں آیا ہی کہ اگر وہ آنحضرت
 سادہ ایک بیوی کے اسی سو پوس سے ماس کر رہے سے اور ایک آدمی و ماں سے گدرا اس پر
 حضرت نے او کو ملایا اور فرمایا کہ اسی فلا سے یہ بیوی میری ہی حصہ دے عرصہ کا مکر مارا سوال اللہ
 انکے حق میں کہ کو گالی دہی کہ آپ ایسا فرماتے میں فرمایا کہ وہ سوائے شیطان سے نہ ہو کا خطا
 کہ وہ ہی آدم کے دل میں ماسد حوں کے جاری اور مراد کہی ہوئے ہی اور حضرت عرصہ ایک
 شخص پر گدرا سے کہ وہ سر راہ ایک عورت سے ماش کر رہا تھا اس اثنا ما حضرت نے اسے او پر ڈرہ
 او سے کہا لا یر الفیو میں یہ عوی میری ہی فرمایا کہ کیوں نہ ایسی جگہ ماش کس تو نے کہ کوئی
 نہ کہ ماس اور جگاں مدد لھانا اور حقوق سبھاں سے یہ ہی کہ سہار جس کرے مختار کی اوس
 شخص سے کہ وہ او کے رو یک کچھ قدر و سرب رکھتا ہو اور سعی کرے بیچ حاجت روا ان سبھاں کے
 حدیث شریف میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ مریے یاس لو کہ حاجتوں
 طلب کرے کہ آتے میں اور سوال کرتے میں اور ہم مریے یاس ہوتے ہو پس سہارش کی کار کھاتا
 ماؤ اور دے کہ میں تاجر کراہوں کا موس تاتم سہارش کر د اور تو اسے اسکا یاؤ اور بادشاہ کی صحت
 حو کہ نہ و امیں از اہل ایک یہی مانہ ہی کہ کسی سہارش کر د ماکر چکا کہ اس راہ ساد سے کارا نواں
 انامی ف آما ہی کہ جو کوئی رہ سالی گرا ہی کہ کو کہ لہی مات کی نو او کو ہی تو اب

دوسرا ہی ہوتا ہی جیسا کہ نبی اکبرؐ کو بتایا تھا ایک شخص نے کسی سے کیس کو گھڑ دلوادیا یا حضورؐ کی کاٹھ
 کروادیا یا غلام سے اور خلافت شریعہ بانون سے باز رکھا کیس کو نواؤ سکویں ویسا ہی جواب ہوگا جیسا
 اسکے کہ نبی اکبرؐ کو بتایا اور روایت میں آیا ہی کہ احمد بن حنبلہ مدد کرتا رہتا ہی جنک مدد اپنے بھائی سلمیٰ
 مدد کرتا رہا ہی اس طرح اور بہت روایتیں آئی ہیں پس یہ عجیب محبت ثواب کی ہی اور بلا منت حال
 ہوتی ہی ذرا سی زبان ہلا دینے میں افسوس ہی کہ ارستے لوگ ایسے حافل ہیں کہ خیال ہی نہیں کرتے
 اسکا لیکن چاہے کہ قصد و نیت بادشاہوں کی صحبت سے یہی ہو کہ لوگوں کے کاموں میں بھی کرنا
 رہو چنانچہ کہ اسکو بھانڈا کی صحبت کا کرے اور لوگوں کے آگے دلیل اسکو لاوے وہ بھی کئی صحبتیں
 آفات ہی بہت ہیں پس اگر خالص نیت مذکورہ رکھے تو حاضر ہوگا اور اگر غصہ بھانڈا کرتا ہی اور لوگوں سے
 یہ اظہار کرتا ہی کہ میں انکی صحبت نہیں اسیلے آتا ہوں اور مقصود تھا خواہش نفسانی ہی بوجہ
 سین احمد تعالیٰ غلام الغیوب ہی ہر ایک کی نیت کو وہ جانتا ہی وہاں بھانڈا بازی کچھ کام نہیں
 آئیگی اور حقوق مسلمان سے یہی کہ ابتدا کرے ساتھ سلام علیک کے پہلے بات کر سکے
 اور داخل ہونیکے مجلس میں حدت شریف میں آیا ہی کہ جب سلام علیک کرتا ہی مسلمان آجے
 بھائی مسلمان سے اور وہ جواب دیتا ہی اسکو نو صلوات سبھتے ہیں اور بہتر فرشتے اور پیغمبر
 حدیث میں آیا ہی کہ ملائکہ تعجب کرتے ہیں اس مسلمان سے کہ ملاقات کرتا ہی ایک مسلمان سے
 اور سلام علیک نہیں کرتا اوئے یعنی اسیلے تعجب کرتے ہیں کہ بڑا نادان ہی کہ ذرا سی
 زبان ہلانے میں ثواب بہت سا پاتا اوئے محروم رہا اور گھما ہی غلام کے بجائی سلام کے
 اچلی استون میں سجدہ تنہا اور سلام مخصوص ہمارے ہی پیغمبر کی امت کے لیے ہی
 صلی علیہ وسلم اور سلام اہل بیت کا ہی سلام علیک ہوگی اور جو کو جانے کہ جواب نہیں دینگا
 اوئے سلام علیک نہ کرے کہ مقول ہی بعضے اچھے بزرگوں سے کہ وہ ایک قوم پر
 گذرے اور سلام نہ کیا اور کہا کہ کوئی چیز مانع نہیں ہی مجھ کو سلام کرنے سے مگر خوف اسکا
 کہ مبادا یہ جواب نہ دیوں اور لعنت کریں انہر ملائکہ اور چاہیے کہ جب اپنے گھر میں آوے
 تو سلام علیک کرے اگر جودہ گھر لوگوں سے خالی ہو کہ وہاں ملائکہ موجود ہونے میں
 حدیث میں آیا ہی کہ اس فضل سے برکت ہوتی ہی گھر میں سلام اور ایک روایت
 بہت ہی کہ میں آیا ہی کہ جب آؤ تم گھر میں تو سلام کرو اپنے اہل پر اور جب نکلو گھر سے
 تو رخصت کرو انکو ساتھ سلام کے اور بعضوں نے لکھا ہی کہ جس گھر میں کوئی ہو دے

ع
 میں لکھا ہے

میں تو یوں کہے السلام علیک وعلیٰ خیر الصالحین سہایت ملا کہ کہے کہ ادا کر سکتی انعامی
 اور رروایت میں سہل سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر
 شکوہ اسی محتاج کی اور کہہ سستی کا کہ آپ نے فرمایا کہ جب جاوے تو گھر میں سلام علیک کہ خواہ
 کہ میں کوئی ہووے مار ہووے بعد اسکے سلام محمد رح یعنی صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم
 کہہ اور مل ہو ائمہ انکار پڑے اس شخص نے یہی کیا اتنے سے دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو دروں
 میں تنگ کہ ماں تانادہ اسے مسالوں اور قرائتوں کو نہ جس جس کے مصعب نے
 حج معراج حاضر جس کے فعل کسی اور سختی کہ جواب سلام میں کہ زیادہ کرے یعنی اگر کوئی
 السلام علیکم تو جواب میں کہے وعلیکم السلام ورحمہ اللہ ورحمۃ اللہ علیہ کہ قرآن مجید میں آیا ہی
 وَاذْأَخِيْلُ مَا يَخْلُجُ مِنْ خِيْلٍ اَبَا حَسَنِ سَيِّدُنَا اَوْ مُرْدُوْهُمَا مَعِيَ حَبِيبٌ مِّنْ كَوْمِ مَسْلَمٍ عَلِيْكَ
 سہ سلام علیک کے تو جواب میں تھا اوسے یعنی کہ زیادہ لکھا تو کائناتوں جواب دوا و سکا
 فہ سلام علیک کہ میں ہی جتنی لفظ زیادہ کر لیا جواب دہا وہ یا دعا حدیث شریف میں
 آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کے پاس حاضر ہوا اور کہنا السلام علیکم حضرت نے اویسی سلام کا جواب
 دیا وہ مٹھائیں فرمایا آپ نے کہ اس کو دس بیکیاں حاصل ہوئیں ہر ایک اور جس نے آنا اور کہا
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت نے اس کے سلام کا جواب دیا میں مٹھادہ پس فرمایا اس کو مٹھائی
 میں ہر ایک اور شخص آنا اور کہنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ ورحمۃ اللہ علیہ اس کے سلام کا جواب
 دیا میں مٹھائیں فرمایا اس کو مٹھائی میں ہر ایک اور اللہ و اللہ دین ہی اور اللہ و اللہ
 کی ایک اور رروایت میں ایسی ہی حدیث آئی ہی اور ہمیں یہ زیادہ آیا ہی کہ ہر ایک اور جس نے آنا اور کہا
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ ورحمۃ اللہ ورحمۃ اللہ علیہ اس کو مٹھائی میں ہر ایک اور فرمایا اس کو
 ہوتی حال میں زیادہ مٹھائی یعنی جتنے لفظ شریفے حاضر گے وہاں ہی جواب شریفے حاضر کیا اور اگر
 ایک شخص جماعت میں سے سلام علیک کرے تو کلمات کو لگا سکتی ہر سے معیت است ادا ہو جاتی ہی
 سکتی طرف سے اور اس طرح جواب میں اگر ایک شخص جواب لگا کالی ہی یعنی واحد اہر جاو لگا سکتی
 طرف سے اور سوا کو چاہے کہ سادہ سے سلام علیک کرے اور سادہ پاہلے والا ٹھہرے اور بری
 لوگ سے ادا چھوٹا ٹھہرے سے کہ حدیث میں اس طرح آیا ہی اور جب مجلس میں آوے چاہے
 کہ سلام کر کہ مٹھائی اور جواب دے تو ہی سلام لکھائی اور سواں سے سلام علیک کرے اور اگر وہ
 سلام کرے تو جواب میں ہر ایک اور سادہ لکھائی کہے اور کافر کمال کے جواب میں سلام علیک کہے

فقط کتاب منی الطالب میں لکھا ہی کہ اتنا اگر نیا ساتھ سلام کے سنت ہی اور جواب دینا
 اور سکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہی کہ اصل درجہ والا اپنے سے کم درجہ واسطے پر ابتدا ساتھ سلام کرے
 جیسے سوا پر بارہ اور بیٹھے ہوئے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنے
 تابع پر ابتدا کرے اور سلام ایک جماعت میں سے اور اس طرح جواب دینا اسکا سبکی طرف سے
 کافی ہوگا اور امام ابوالبیٹ سے آیا ہی کہ آنے والا مسجد کا سلام علیا میں رہنا کہ اگر کوئی مسجد
 میں نہوا اور اگر لوگ نماز پڑھتے ہوں تو کہ سلام علیا و علی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز میں نہوں
 تو سلام علیکم کہے اور قرون میں جاوے تو کہمے **اَللّٰهُمَّ عَلَیْکُمْ اَکْثَلُ الدَّیَّارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ**
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْاَحْقَاقِ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلِکُمْ الْعَاقِبَۃَ یعنی سلام ہو
 تمہاری قبر والوں کو مومنین اور مسلمین ہو اور انشاء اللہ تمہاری سلامت ملنے والے میں مانگتے ہیں
 ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے حافیت اور سلام حقوق اسلام سے ہی آسانی اور معرفت پر
 موقوف نہیں جب مسلمان مسلمان سے سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات میں جا ملے مرنے دیوار
 یا درخت یا مانند انیکے ہو متقول ہی کہ ایک جماعت یہود کی آنسور صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے
 اور کہا السلام علیک اور سلام بغیر لام کے معنی میں موت پس معنی السلام علیک کے ہوئے موت ہو
 تجھ پر پس فرمایا حضرت نے علیکم پس ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا علیکم السلام و لیس اللہ آنحضرت نے
 فرمایا کہ ای عائشہ خدا دوست و گستاخی نرمی کو ہر جہ میں عائشہ نے کہا کہ آپ نے سنا کہ کیا کہا انہوں نے
 یا رسول اللہ یعنی آپ کو کو سا فرمایا کہ میں ہی تو کہا علیکم یعنی انکا کو سنا اور میں برورد دیا اور انکل اور اتہ سے
 سلام کر کے کہ یہ سلام نصاریٰ اور یہود کا ہی اور وقت سلام کہ نیکی جیکہ نہیں کہ حدیث میں آئے منع
 آیا ہی **ف** طبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ بھکانا پیشہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونے حدیث صحیح
 صحیح منع ہو چکے آئے اگرچہ بت وہ لوگ کہ منسوب ساتھ علم و صلاح کے ہیں اسکو کرتے ہیں لیکن اعتبار
 و اعتماد اس پر نہ کرنا چاہیے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور سے نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیکو
 کوئی آگے کیسے زمین کو یا میٹھ بیٹھی کرے یا سر جھکاوے کا فر نہیں ہوتا بلکہ انگاری ایسی کہ مقصود تعظیم
 ہی نہ عبادت انتہی اور بعض مشائخ نے چ منع کر نیکی آئے تشدید و تعظیفات کی ہی کہ کہا ہی کا ذکر
اَلَا یُخِیْلُکُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا کَکَافِرٍ یَّسْئَلُکُمْ جَنَکُمْ قَرِیْبَ کُفْرٍ ہی واللہ اعلم یہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ
 نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہی اور جو کوئی شباب کر یا ہو اسے سلام علیک کرے اور اگر کوئی کرے یا
 تو اسکو چاہیے کہ جواب نہ دے آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے سلام علیک کی اس حال میں

ایک کتابت کرتے تھے آپ نے خوف اور مکر و دھوکہ دہی سے بچنے کا حکم کاغذ پر لکھا ہے کہ
 علیکم السلام ایک شخص نے اصرار سے حضرت سے سلام علیک فرمایا کہ سلام مت کا یہی معنی ہے
 میں سلام کیا کرتے ہیں میں بارہ بات و زبان وعدہ اراں فرمایا کہ اگر میں نے کوئی تم سے ایسے
 ساری مسلمان سے تو حاجت کی گئی سلام علیکم و حرۃ اللہ و برکاتہ و ف اور جواب دے سلام کا اور
 یہ ایک کافی العیور و احب ہی ماحسب ہیں چار اور جس خط میں سلام دے تو واجب ہی تولد گناہ
 اور گناہ اور جواب دے سلام کے اور اگر کہنے کی میری طرف سے ظاہر ہو سلام کہ دے مانتو واجب ہی
 سلام کہہ سنا اور مکر و دھوکہ ہی سلام کہہ مانتو برآگشتی سلام اعلان کرنا مکر و مسائل درالجمہار سے کہنے کے
 اور کتابت مکر و دھوکہ ہی سلام کہہ مانتو برآگشتی سلام اعلان کرنا مکر و مسائل درالجمہار سے کہنے کے
 اور سلام کے ساتھ مضائقہ کرنا ہی سنت ہی حدیث میں آیا ہے کہ حدیث ملاقات کریں دو مسلمان
 اور مصافحہ کریں آپس میں قسم کھالیں درمیان ادا کے شتر معسر اور شتر نواد کے لیے
 کہ تار کی اور کسادہ دونی اور کئی زیادہ موقعی تو کوئی سنت کہ سادہ مسلمان اور حجتی سے کہہ کر ادا کو
 استفادہ حاصل کرنا اور ایک باقی کی دوسرے کے لیے ہوگی اور ادا کو کرنا ثواب اس لیے ہلا کر ادا
 اپنی خوشی سے ہوس کا دل تو میں کیا اور ہوس کے دل تو میں کرنا اور حجتی اور ادا و حرج میں
 آج ہی کہ مارل مولیٰ ہی حضرت شہور و بڑی تو ادا کے لیے کہ ادا کی اور دس دوسرے کے لیے
 اور معمول ہی کہ ایک صحابی حضرت کے سامنے آئے اور سلام کیا آنحضرت دھوکہ دے میں رسول سے ہوس
 جواب لکھ دیا ماب خارج ہونے تو جواب دیا اور مصافحہ کیا اداں صحابی نے گناہ یا رسول اللہ میں اس قسم
 کرنا کو اعلان عجم سے حاسنات فرمایا حکم دو مسلمان ملاقات کریں اور مصافحہ کریں شتر سے گناہ ادا کے
 حصے کہ شتر سے میں ہے در حرج کے اور مصافحہ میں ہی اوس شخص کے بارہ جیسے کا کہ مرگ ہی وہیں ہی
 اسب و فقر و قسیم میں کے مقول ہی اس عزم سے کہ ہم ہوس دے تے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ادا
 مبارک کہ ہوس و ادا کہ گناہ ہی کہ ایک احوال سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اداں دیکھی تھو کہ ہوس دوسرے
 ان کے سر اور دست مبارک کو میں اداں دانا و مکر و ادا سے ہی مقول ہی کہ جب ادا ہوس دے حضرت عزم ہی ادا
 عجم کو کہ گناہ ادا کیا اور ہوس دانا کے گناہ کو اور دوسرے کو رقبہ مولیٰ اور بھی حد تو میں ہوس دے
 ممانس میں آئی ہی مقول ہی اس عزم سے کہ ہوس دے یا رسول اللہ دانا تھو کہ میں ہوس دے سلام
 کے فرمایا میں ہوس دے یا رسول اللہ یا ہوس دانا کو میں ہوس دانا گناہ سے ادا مصافحہ کیا کہ میں ہم
 فرمایا اداں اور مکر ہی کہ ہوس دے یا رسول اللہ یا ہوس دانا عظم کھاتے در میں ہی کہ مصافحہ میں

سے
 مسلمان
 سے کہہ کر
 اور

مرد عالم اور پرہیزگار کے نامہ جو سنے کا بطریق تبرک کے اور بزازیدہ میں ہی کہ جو سنا حلالم کے مرکا اجاہی
 استے اور نہیں رخصت بیچ جو سنے نامہ غیر عالم و عاقل کے ہوا اختیار اور محیط میں ہی کہ واسطی تعظیم
 اسلام اور اکرام اور سیکے جائز ہی اور واسطی حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہی اور یہ جو کرتے ہیں چاہے
 کہ چرتے ہیں نامہ اپنا جس وقت کہ سٹے میں کسی سے پس یہ مکروہ ہی نہیں اجازت ہی ہمیں اور بطرح
 جو جابل میں بوسی کرتے ہیں آگے امر و احکام کے پس یہ حرام ہی اور کرنی والا اور واسطی جو نموا لانا نہ اگے
 و دونوں گنہگار ہوتے ہیں ایسے کہ شہاب ہوتا ہی بت پرستی کے اور کا فر ہوتا ہی زمین بوس سے اگر بڑا ہو
 عبادت و تعظیم کے اور اگر بطور توحید کے ایسے ہیچانے سلام کے جو تو کا فر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار و ترک
 کبیرہ کا ہوتا ہی اور کجنامہ تعظیم میں ہی کہ تواضع واسطی جو خدا کے حرام ہی جیسے تواضع غنی کی واسطی
 غنا اور سیکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے تواضع کی غنی کی شکل خدا کے لیے جانا را و دنیا
 دین اور اسکا استے اور تواضع اہل شرف اور اہل علم دینی کی تواضع واسطی اہل مذہب کے اور واسطی رتبہ
 اسکی ہی نہ واسطی غیر اللہ تعالیٰ کے یہ مسائل فر اختیار اور قرۃ الانظار میں سے کہی ہیں اور زمین بوس کر نیکو
 جو منع کیا اسے معلوم ہو کہ یہ جو جہلا فروغ کے آگے یا فرار و کی جو کٹھن بربودہ دینے میں بہت برا ہی
 ایسے کہ خلعت جو بیان کی اس میں نہایت بہت پرستی کی وہ سامان ہی پائی جاتی ہی بلکہ زیادہ ہی اوستے
 اولیسا ہی بوسہ دینا قبر پر ہی چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے مارج النبوة میں لکھا ہی کہ بوسہ دنیا
 قبر کو اور سجدہ کرنا اور سکو اور گھر کرنا اور سبر حرام و ممنوع کا اور چہ بوسہ دینے قبر الدین کے رو اس میں نقدی
 نفل کہتے ہیں لیکن صحیح یہی کہ نہیں جائز ہی تمام ہو اکلام حضرت شیخ کا اور سجدہ کر نیکو جو حرام و ممنوع لکھا ہے
 اسکی مابہ المسائل میں خوب لکھی ہی کہ سجدہ کرنا غیر خدا کو خواہ قبر پر یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہی اور اگر واسطی عبادت کے
 غیر خدا کو سجدہ کرے ہو جب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو خواہ قبر پر یا غیر قبر حرام کہ سجدوں حضور نبی کے
 وہ ہی جو جب کفری چنانچہ یہ بات فقہ کی کتابوں نے معلوم ہوئی ہی کہ اسے اور اگر ارضی خاطر واپس کر لی اور محکم لکھا اور تو
 لینا وقت انیکے سفر سے وارد ہو ہی اور محکم لکھا کہ وہ ہی وقت خوف قہر کے اور اوٹنا تعظیم کے لیے ہی مکروہ ہی
 اگر یہ بطریق عظمت دنیا کے بطریق عظمت دین کے یعنی بظاہر امارت و ثروت کے نہیں ورت ہی اور بظاہر کی علم و حق
 درست ہی اور محدثین اوٹنا تعظیم کے لیے بہت مکروہ ہی کہ سجدہ عبادت ہی کی ہی پس تبرک کرے ہو ورنہ
 یعنی وہاں اللہ ہی کی عبادت و تعظیم ہو ہی اور کی ان تعظیم کر لی چاہیے اور صحابہ آنحضرت کے تعظیم کے لیے نہ اوٹنا
 کرتے تھے ایسے کہ حضرت کو خوش نامہ اوٹنا اور فرماتے تھے کہ یہ عجمی کی تحفیات میں سے ہی اور جو کہ کہ سجدہ ہی
 یہی فراموشی کردی جگہ میں کہ بظاہر کرنا داخل کا اور تازہ و رقی اور دھار کر لی لیکن چونکہ اس زمانہ میں تحفیات

یہ سب باتیں
 صحیح ہیں
 اور اگر
 کسی نے
 ان سے
 انکار کیا
 تو وہ
 کافر ہے

لوگوں میں پیاوہ ہو گئے تھے اور تقاضا کی جستجو میں جلی جی سی اویسہ العسہ کو امام اسلام کے واسطے
 روح امداد کے مصالحت میں اور لکھنؤ میں ہر قسم ہو تو تیری کو دیاں تکلف میں ہوا ف کتاب
 مداح العالی میں گنہگار کی کو پیام بھیجے اور شاہ واسطے سلم بادشاہ عادل اور والدین اور دین دار اور ہر
 اور رزگوں کے سبھی اور فاس اور فاجر کے لیے مکر وہ وضع کی اور غلامی رکاب لکڑی سی و اجل بولہ
 و عظیم کی سی اور احوال فقہاء کے اسکے حق میں وارد ہوئے ہیں آسانی کہ اس حاس اور دین میں ہاں
 ایک مجلس میں بیٹھے سے حد میں باب سوار ہوئے وہاں حاس سے رکاب سے لکڑی رکھ کر
 کہا جو رزگوں اور رکاب کو ای محایا کے بیٹے رسول خدا کے اس جلسہ کا اس واسطے حکم کئے گئے ہیں ہم
 یہ کہ اگر کسی ہم ساتھ علما سے کے جس بر دے ہاں اس حاس کا ہر گز اور جو ماور کما اس واسطے حکم کئے
 گئے ہیں ہم کہ اگر کسی ساتھ اسرا سے کے اور حقوق مسلمان سے نہ ہی کہ اس اور مال اور رزگوں کا
 حق اللہ علیہ کا ہاں سے نگاہ سے اور مظلوموں کی رما کو سنے اور مدد کا اور کار سے کہ حدیث میں آیا
 کہ جس کے آگے فرما کرے سانی مسلمان اس کا اور وہ ماور ہو اس کی مدد کرے اور اور ہر مدد کرے
 اور سو اگر بکا اس کو حق تعالیٰ دیا اور آخرت میں اور جو کوئی مدد کرے سانی مسلمان کی مدد کرے لگا اس کی
 مصالحت دیا اور آخرت میں اور یہی حد میں آسانی کہ جو کوئی گناہ کرے اور مسلمانوں کی دماغ میں
 حق تعالیٰ اور قیامت کے وقت کو اٹھا و لگا کہ اس کو آگ اور جسے گناہ کرے گا اور جنوں مسلمان سے
 یہی کہ حد میں عیب کر اچھڑ کرے جو جواب دے ساتھ یہ چھٹا اٹھ کے اور حد میں ہی کہ حد
 جس کے کوئی ہم میں سے تو حاسب کہ کبھی محمد ﷺ کہتے العالی ہیں اور حد میں یہ کہے تو کہے وہ بعض
 کہ اس کے پاس جو محمد ﷺ اور حد میں یہ کہے تو کہے وہ بعض کہتے العالی ہیں اور حد میں یہ کہے تو کہے وہ بعض
 کتاب میں الطاف میں گنہگار کی کہ جس کے والیکو مستحب ہی کہ جس کی سی او اور مدد کرے اور مدد کرے
 احمد لہ آوار مدد سے کے اور حد میں والیکو واجب ہی کہ اس کے جو اس کو چھٹا اٹھ کے اور جس کے
 پھر جواب سے والیکو کے بعد اٹھ گناؤں گناہ کے مدد کرے والیکو واجب اور یہ حد کرنی اور جواب
 دماغ جس کو تک ہی اور لہ اس کے جس کے والابہ ہر حد کے اور حد میں والا جاہے جواب سے کے
 دے اور نہ جواب دیا اور حد میں جس کے والا احمد لہ آوار مدد سے کے والا جواب میں جواب
 اور اگر وقت مصالحت کے لیے ہاں تین با حجاج کے وہ جس کے تو دین محمد کے گناہی کہ حد میں
 موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا یا رب اعزہ ہم کبھی ایسے حالتیں ہوتے ہیں کہ تیرا ذکر اور حال میں سے اولیٰ
 جانتے ہیں امداد حالت اور یا حجاج کے حکم ہوا اذکر انہی علی کل حال ایسے ماور کہ دیکھو ہر حال اور

لکھنؤ میں
 ہر قسم ہو
 تو تیری کو
 دیاں تکلف
 میں ہوا ف
 کتاب مداح
 العالی میں
 گنہگار کی
 کو پیام
 بھیجے اور
 شاہ واسطے
 سلم بادشاہ
 عادل اور
 والدین اور
 دین دار اور
 ہر

ایسے وقت دل ہی میں بلا کر اور حدیث میں آیا ہی کہ حوالے میں جینوں تک ہی اور زماہر سے رکاوٹ
 اور یہی مقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ایک چینی کے والیکاپہر اوسے ایک جسک
 اور لی فرمایا کہ تو زکامی ہی اور مقول ہی کہ جب آنحضرت جیسکے تو آواز کو بست کرتے تھے اور گوشت کو ماتہ
 یا کپڑے ڈانٹ لیتے آیا ہی کہ یہ وحشت کے سامنے ہوا چینی تھے یا مہر اسکے کہ حکم اللہ میں
 لیکن آنحضرت مدینہ اللہ کہتے تھے اور حدیث میں آیا ہی کہ جینکے محل سے ہی اور جانی بظاہر سے یعنی
 جینکے سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہی اور عبادت پر نشاط وادھوتی ہی ایسے اسکو دشمن کی طرف نسبت کیا
 اور جانی علامت کسل و ثقالت کی ہی اوسے شیطان خوش ہوتا ہی کہ میں اب خوب اسپر فادہ ہو گیا ایسے
 اسکو شیطان کی طرف نسبت کیا والا واقعہ میں پیدا کر نیز کالا دونوں اللہ تعالیٰ ہی ہی اور فرمایا جب کے
 آہ آہ جانی لینے میں جیسکے جانی لینے میں عادت ہی اسطرح آواز کر نیکی تو ہستای شیطان اوسکے
 بیٹ تین سے صدقہ فاتر رسول اللہ ﷺ تنہی الطالب میں لکھا ہی کہ جانی شیطان سے ہی جبکہ جانی
 اوسے تو ماتہ اپنا مو نہ پر کر کے اور آواز بلند کر کے بلکہ نامعذور مطلقا آواز نہ کرے اور حقوق مسک
 یہی کہ ضرور نہ پر کر کے اور ساتھ خلق اور مدارات کے اپنے نہیں انکے شر سے بچا کر کے اور انکی ہوائی موافق
 نہ لاوے کہ یہ موجب فتنہ اور فاکا ہی اور یہ نفاق میں ہی بلکہ یہ دفع کرنا تکلیفی نفاق وہ ہی کہ اہل خبر کی
 طرف سے دل میں ہوائی رکے اور زبان سے نرمی کرے اور دروازے کھلا کہ ہم اکسار کرتے ہیں ابک قوم کے
 موافق ہر اور دل ہمارے لعنت کرتے ہیں اوپر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیچ نقبہ اس آیت کے لائے
 میں ویکرہم انہما حبسنا فی السجۃ یعنی مسلمان دور کرنے میں فحش اور ایذا کو ساتھ سلام و مدارات
 کے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہ ایک شخص نے اذن چاہا اُسے کا آنحضرت کے پاس رہا
 آپ نے اُسے دو کہ وہ مرد ہی اور جب وہ آیا تو آپ نے اُسے اتنا نرم کلام کیا کہ جانا میں کہ اسکو
 دوست رکھتے ہیں پس جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بوجہ کہ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حال تھا کہ اول
 آپ نے اسکو مکرہ رکھا اور جب وہ آیا تو اسطرح آپ پیش آئے فرمایا ای عائشہ بدترین لوگوں کا خدا تعالیٰ
 کے نزدیک وہ شخص ہی کہ جو تیریں اسکو لوگ بسبب فحش کوئی اسکیکے مغذوہ باللہ نہ اور حقوق مسلمان
 یہی کہ فقیروں اور مسکینوں سے اختلاط کرے اور یتیموں پر شفقت و احسان اور حشمتی اور صاحب
 خاص اختیار ہی کی اختیار نہ کرے کہ وہ آنحضرت کی یہ تہی الکھتم احببہ مسکینا واکفنی مسکینا
 واحشہ فی فی زمرۃ المساکین اور حضرت سلیمان نبی علیہ السلام جب مسجد میں آئے اور کسی
 مسکین کو شہاد دیتے تو اوسکے ساتھ بیٹھے اور کہتے ایک مسکین ہر اہل مسکین کے میٹھا اور کہنے میں

یہی کہ فقیروں اور مسکینوں سے اختلاط کرے اور یتیموں پر شفقت و احسان اور حشمتی اور صاحب خاص اختیار ہی کی اختیار نہ کرے کہ وہ آنحضرت کی یہ تہی الکھتم احببہ مسکینا واکفنی مسکینا واحشہ فی فی زمرۃ المساکین اور حضرت سلیمان نبی علیہ السلام جب مسجد میں آئے اور کسی مسکین کو شہاد دیتے تو اوسکے ساتھ بیٹھے اور کہتے ایک مسکین ہر اہل مسکین کے میٹھا اور کہنے میں

کہ حضرت جبریل علیہ السلام کو کوئی امت بار بار نہ ملے کہ کیا حاتم اسکیں میں اس سب کے کو سب
 رکھتے ہیں کہ نہ اس کو اصل کرے ہیں کہ جہاں قرآن میں یا آیتوں میں یا اقوال میں یا اعمال میں یا کلام میں
 لہذا اس کی توقع ہی نہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے رب العزت تجھ کو کہاں طلب کر رہا
 فرمایا کہ سب کے دلوں کے پاس آؤ یہ عرض علیہ السلام نے فرمایا کہ درہم بخرم موتے سے عرصہ کا ہر
 کہ یا رسول اللہ موتے کو میں فرمایا کہ اچھا آؤ یہ چیز جو گری تم کے اور شفقت کرے کہ اسے تو اب ہمارا
 آیا ہی ہے یہ عرض علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اور عجز اور تم کا مست میں ہم ہو گئے اور یہی ہی
 آیا ہی کہ جو کوئی رکے نہ تھا یہاں کے سربراہ رحم کرے کہ جو کوئی رکے نہ تھا یہاں کے سربراہ
 فرمایا کہ سرسب گھروں کا وہ گہری کہ انہیں احسان کریں ساتھ ہم کے اور حقوق مسلمانوں سے
 یہی کہ جیسے حراہ مسلمانوں کا ہو اور ان کی حاجت ہو انہیں میں سے کرے اور نہ در ان کے ہر
 کہ کسی مسلمان کا دل نہ کرے حدت میں آیا ہی کہ موسیٰ وہ ہی کہ مسلمانوں کو ماحد اسے حاتمے اور
 اور نہ ہی حدت میں آیا ہی کہ جو کوئی کہ ان کے رات یا دن سے کسی مسلمان کی حاجت میں
 صرف کر جو وہ حاجت نہ آوے یا نہ آوے ہر ہی اسکے لئے دو مسئلے کے اعتقاد سے
 اور نہ ہی فرمایا ہی کہ جو کوئی جو اس کے دل کسی مسلمان کا یا مدد کرے کسی مظلوم کی تیرم
 جگہ اسکے لئے جہاں اور حدت میں آیا ہی کہ وہ جہاں میں کہ اسے مالا تر کوئی سبکی نہیں ہی انہاں
 لہذا ساتھ اللہ کے اور نصیب جہاں اللہ کے مدد کو اور نہ ہی حدت میں آیا ہی کہ ہر سبکی اعمال سے ہی
 مالا تر کہ کسی مسلمان کی حاجت نہ آوے یہی حدت میں آیا ہی کہ مدد کر اسے نہائی مسلمان کی ظلم
 یا مظلوم عرصہ کا صاحب سے کہ یا رسول اللہ ذکر یا ظالم کا کیو کر کا فرمایا ساتھ مع کر کے ظلم سے
 سے او سبکی مدد ہی ہی کہ او سبکو ظلم سے مارے کہے اور مقول ہی معروف کہ ہی رضی اللہ عنہ سے
 کہ جو کوئی ہر روز نہ دعا میں مارے اور سب کو مددوں میں کہتے ہیں **اللَّهُمَّ أَنْصُرْ مُحَمَّدًا**
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 ایام عربی احبار العلوم میں لاسے ہیں کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز تین بار سے **اللَّهُمَّ أَنْصُرْ**
مُحَمَّدًا **مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 او سب کو مدد کے درجہ میں کہتے ہیں یہ حضرت حج عبد الرحمن نے مسکوة کے ترجمہ میں گمادی اور جہاں
 مسلمان سے نہی کہ عبادت کو حوا سے ملکہ کی کچھ عبادت برص کے تو اب مسابہ ہی حدت
 میں آیا ہی کہ جو کوئی عبادت کرے ملکہ کی اول روز میں نہ دعا ساتھ رحمت و معصیت کے کرے تو اسے

شہر اور فرستے شام تک اور اگر عبادت کرے او سکی آخر روز میں مال اول تب میں خود عبادت متفرق
 و رحمت کی کرتے ہیں شہر اور فرستے صبح تک اور چوتھی اور سکی لیے مانع حنت میں اور بعد ہی حد
 میں آیا ہی کہ جو کوئی عبادت کرے بیمار کی جیتے مینا جانما ہی در بائی حنت میں یہاں تک کہ مینا ہی
 پس جب مینا ہی غوطہ مار تا ہی در بائی حنت میں **ف** اور روات میں آیا ہی کہ فرما مار سول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور عبادت کرے اسے
 بسان سلسلہ کی واسطے طلب ثواب کے دور کیا جا ما ہی دوزخ سے بعد وصیت سا نہ رس کے
 اور آداب عبادت سے یہ ہی کہ مت نہ بیٹھے بیمار کے یاس مگر نہ کہ راضی ہو بیمار مت بیٹھے سے
 اور اس کا حال بہت نہ یو سچہ اور اطہار رفق کا کرے اور دعا کرے او سکی لیے اور ادیکے جو کہ
 طرف نظر کرے یعنی جیسے انگہ سوجی ہو یا نہ اور ما نہ انکیسے نو او سکودیکے نہیں اس لیے کہ او سکر نہ نہ کی
 اور محال ہم سچے گا اور حدیث میں ہی کہ پوری عبادت مریض کی یہ ہی کہ ایسا ما نہ بیمار کی بسان
 یا یا نہ بر سر کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عبادت ایکار سب ہی اور زیادہ اسے نقل ہی اور
 بعضوں نے کہا کہ عبادت بعد میں دن کے کرے **ف** لیکن یہ قول قابل عقاد کے نہیں
 اور سنت نزدیک محدثین کے عبادت اول مرض میں ہی نہ بعد گزرے تین دن کے اور اگر علل
 اس پر کہ عبادت بعد کسی وقت برضیک جب حاسبے کرے نقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 واسطے عبادت میر المؤمنین عرض کے آئے اور کی بار و ما **اللہ عنہ**
أَعَدُّ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ الْأَحْلِلَ الظُّهْدَ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
وَمَنْ شَرَّ مَا يَجْعَلُ ف ابس عاصی ہی کہ فرما بار سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت
 کرے مسلمان کی اور کہے سات بار **أَسْأَلُ اللَّهَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُقَبِّلَهُ نَفْسًا وَكَاهِلًا**
 بیمار مگر یہ کہ آئی ہو موت او سکی کہ بعد مرض لا علاج ہی بعد روات مشکوٰۃ میں ہی اور آداب مریض کا یہ ہی
 کہ ساتھ آداب تک کہ رہے کہ مرض سے نکالیت نہ کرے اور خیر و برکت سے اور صبر کرے اور دوا کرے
 اور بعد دوا کے توکل خدائی فعاسے بر سر کہے اور دوا کرنی منافق توکل کے نہیں ہی اس لیے
 کہ دوا ہی پیدا کی ہوئی خدا سے فعاسے لکی ہی اور نقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 واسطے عبادت اسیر المؤمنین علیہم السلام کے آئے اور نہ فرمایا کہ کہہ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَهَنَّمَ كَأَفْضَلِكَ وَأَوْصَلَكَ أَغْلَى لِيكَ أَوْ
مَحْرُوجًا مِنْ الدُّنْيَا أَلَا رَحْمَتَكَ وَرَأْفَتَكَ مَسْئَعِي إِحْدَاهُنَّ

علاج
 ۱۔ میں بیمار
 ۲۔ مریض کے ساتھ
 ۳۔ جو کہ بیمار ہی
 ۴۔ اس کا حال
 ۵۔ سن ہی اس کے
 ۶۔ ہرگز نہ ہی
 ۷۔ اس کے لیے
 ۸۔ یہ ہی قدر
 ۹۔ ع
 ۱۰۔ عجب
 ۱۱۔ جتنی چاہیں
 ۱۲۔ اس کے لیے
 ۱۳۔ یا جس سے
 ۱۴۔ نہ ہوا
 ۱۵۔ ع
 ۱۶۔ عجب
 ۱۷۔ بار سب میں
 ۱۸۔ ہرگز نہ ہی
 ۱۹۔ حدیث کے
 ۲۰۔ ہی یا نبی
 ۲۱۔ دوا کے
 ۲۲۔ ہرگز نہ ہی
 ۲۳۔ یہاں تک کہ
 ۲۴۔ میں ہی

دلائل میں بچے آنحضرت کو اور جب دشمنان ہوں صاف سے نواہن میں دیکھتے ہیں محکومیت سے جسے حب
مرا اینا پاد آیا تو غریبیت کی گمان اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو کول کہ گھر سے
قبروں پر اور اپنے حال میں فکر نہ کرے تو خیانت کی اس نے اپنے حق میں ہی اور اس کے حق میں ہی
یعنی ان کی زیارت سے جو سوچ ہوتا اسے حال میں اور موت یا ذاتی جب وہ نہ ہو تو گویا جیسا کہ
لوگ کے حق میں ہی اور اپنے حق میں ہی اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار
گدڑ سے ایک جگہ پر بس کر داکر بولنگا پوچھا کہ کیا ممبرہ کفار کا ہی عرصہ کیا صحابہ نے کہا ہاں ہاں
اللہ ہی فرمایا کہ جو کچھ کہیں مستانہوں کہ کیا عذاب ہوتا ہی اہل قہور کو اگر تم سو تو ترک کرد کہمانے میں کو
اور مشغول ہی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز ہم عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبرہ کی طرف
باہر نکلے پس بیٹھے آپ ایک قبر پر اور روئے اور ہم بھی روئے پس فرمایا کہ کس چیز سے رو لایا نگو کہا ہے
کہ آپ کے روئے سے رو لایا نگو یا رسول اللہ فرمایا کہ یہ قبر ہی آئندہ وہب کی جی کی کہ بہ نام آنحضرت کی
والدہ کا ہی اذن چاہئے خدا تعالیٰ سے کہ زیارت کرو میں اس کی پس اذن دیا نگو اور بعد اسکے اس کی
منفرت مانگئے کا اذن چاہئے پس اذن دیا نگو پس رو لایا نگو شفقت مادی نے اور یہی کلام ہی تھیں
کہ آپ کے والدین کی منفرت نہیں ہوئی بسبب کفر کے لیکن بعض متاخرین نے ملاحظہ کیا ہی آنحضرت کے
والدین کے کافر کرنے سے اور کہتے ہیں کہ تمام باپ دادا آنسور کے با ایمان گئے ہیں اور بعضوں نے
توقف کیا ہی اس مسئلہ میں اور آداب زیارت قبور کے یہ ہیں کہ اول کہ میں دو رکعت نماز کی ادا کرے
اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھے اور ثواب اس کمایت کو بخشے
بعد اسکے راہ میں لایں بات میں مشغول نہ ہوئے اور جب ممبرہ میں پہنچے تو جوہر اتارے کہ حدیث میں
اس طرح ہی اور جب قبر پر پہنچے تو سامنے میت کے مونہ سے گڑا جو روئے اور سلام کرے جسے گڑا
کرنا ہی بعد اسکے قبل کہ طرف مونہ کر کر کر اس پر اور گڑا ہونا ہے جسکے میں اولیٰ ہی کہہ رہے ہوں گے
بلکہ جسکے پر اور قرآن پڑھے اور دعا کرے اللہ تعالیٰ سے اور تضرع کرے اور قبر کو ہونہ سے اور نہ
اوپر سے کہ یہ نصاریٰ کی عادات سے ہی اور یہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ عَلٰیکُمْ اَهْلَ الدِّیْنِ اَبْرَارِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ رَحِمَہُ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَکُمْ وَرَیْعَتُکُمْ فَاغْفِرْ لَکُمْ وَالسَّاجِدِیْنَ وَارْزُقْہُمُ الشَّاءَ اللّٰہُ
بَکُمْ لَاحِقُونَ اَسْأَلُ اللّٰہَ لَکُمْ الْعَافِیَۃَ اور اگر ممبرہ شہد اکا بنو تو یہ کلمات ہی کے سلام
عَلٰیکُمْ یَا صِدِّیْقَہُ فَعِمَّہُ عَفِی اللّٰہُ اَعَدَّہُ اَسْکَہُ شِیْءَہُ اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِہِ اللّٰہِ
بعد اسکے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَہَیْدَ لَہُ لَکُمْ اَلْمَلٰئِکَہُ وَکَلَامُہُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِیْہِ وَجْہِہُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
سورۃ فاتحہ اور سلام کرے
سورۃ اخلاص پڑھے اور ثواب
اس کمایت کو بخشے
اور جب قبر پر پہنچے تو سامنے
میت کے مونہ سے گڑا جو روئے
اور سلام کرے جسے گڑا
کرنا ہی بعد اسکے قبل کہ
طرف مونہ کر کر کر اس پر
اور گڑا ہونا ہے جسکے میں
اولیٰ ہی کہہ رہے ہوں گے
بلکہ جسکے پر اور قرآن
پڑھے اور دعا کرے اللہ
تعالیٰ سے اور تضرع کرے
اور قبر کو ہونہ سے اور نہ
اوپر سے کہ یہ نصاریٰ کی
عادات سے ہی اور یہ دعا
ہے اَللّٰهُمَّ عَلٰیکُمْ اَهْلَ
الدِّیْنِ اَبْرَارِ الْمُسْلِمِیْنَ
رَحِمَہُ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَکُمْ
وَرَیْعَتُکُمْ فَاغْفِرْ لَکُمْ
وَالسَّاجِدِیْنَ وَارْزُقْہُمُ
الشَّاءَ اللّٰہُ بَکُمْ لَاحِقُونَ
اَسْأَلُ اللّٰہَ لَکُمْ الْعَافِیَۃَ
اور اگر ممبرہ شہد اکا بنو
تو یہ کلمات ہی کے سلام
عَلٰیکُمْ یَا صِدِّیْقَہُ فَعِمَّہُ
عَفِی اللّٰہُ اَعَدَّہُ اَسْکَہُ
شِیْءَہُ اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ
وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِہِ اللّٰہِ
بعد اسکے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَہَیْدَ لَہُ
لَکُمْ اَلْمَلٰئِکَہُ وَکَلَامُہُمْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِیْہِ وَجْہِہُ

[illegible][illegible]

فناخت کے مترسین ہوتی اور اگر وہ نبری غیبت کریں یا کچھ بُرائی پہنچا دیں تو سرکار کام ابتداء بخلاف غلے
سوسپ کہ صبر کو پڑھی ہی تاثیر ہی قرآن مجید میں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے **وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ**
وَاجْهْ لَهُمْ خُجْرًا كَبِيرًا اور بُرائی کے بدلہ ٹیٹھیں سنیں شغول ہوں کہ عرضات ہوگی اور ضرر زیادہ ہوگی اور
اپنی رہائش اپنے غمخیز نگر اسیلے کے اگر وہ بات لائق تعریف کے واقع میں ہی تو آپ ظاہر ہو جائیگی
اور اگر ظاہر نہ تو ہوسے غم میں ہی کہ اسی بات پہنچی ہی ہی ظاہر ہوا ظاہر ہوا اور حیکر لوگ محکوم دست مرکبیں
تو جان کہ تجھ میں کچھ نقصان ہی اسیلے کہ حب بغض کو بخدا کے نامہ بھی غصت میں اسد کے دریک
اگر تو چاہا ہوا نوہ لوگوں کے دو کو آپ ہی مائل کرنا تیری طرف درو او لوگوں کے نیک لوگ ہیں بروں کا
اسمیں کچھ اعتبار نہیں کہ وہ اچھو نکو برا جاستے ہیں اور بروں کو اجاہر بات حد تو سے بھی جانی ہی اور
اگر لوگوں کی محبت سے بہانہ کرے کہ جو کہ قابل محبت کے ہیں ب ہی حکم میں قول ہی حصہ اول المومنین
شاہ مردان رضی اللہ عنہ کا کہ **اخوان الزمان** جو **المؤمنين** اور حکماء و اسخاں مکرے
اسپر اعتماد کر اور تو ترسی ملاقات و مشیت پر ضرور متوجہ کہ معاملہ مکرر ہوئے اور حق امتحان کا یہاں
کہ سب حالتوں میں او سکوا آزمائے تو حالت مغرور میں ہی اور حکومت میں ہی اور تھاگل میں ہی اور عا میں
اور غضب میں ہی اور رضا میں ہی اور حاضر میں ہی اور غائب میں اور غیبت میں ہی اور سختی میں ہی حس
حالتوں میں یکساں ہو تو وہ قابل مصاحت کے ہی پس اگر ایسا آدمی یا دوسے نو اگر بُرائی تو اسکو بخائی یا کچھ
جان اور اگر چوٹا ہی نو بخائی بیٹے کے جان اور اگر برابر ہی تو بہائی شہر او سکود گریہ کنارہ کر اوئے
نہ سائی کیسا ہوا نوہ باب اور نہ بنیاض **و سرے باج حقوق** ہمسایہ کے اور ماں باپ کے اور اولاد
اور بر دیکے بس حقوق ہمسار کے اول جانا جاسیے کہ ہمسایہ کا حق ہی اگر جو شرک ہوا و جمع مالکے عا
کوئے حقوق ہمسایہ کے حدیثیں بہت آئی ہیں ایسی حدیث میں کہ **اخواني** تجھا اور **فممن** تجھا اور **فممن** تجھا اور **فممن** تجھا اور
لکن **فممن** ایسے نیک کہ ہمسار سے تا سلاسل ہوی تو ہمسار کی نامہ یکی کہ سکوسے سلام کا لینا حاسے تو
کہ مسلمان چر رعایت حق ہمسایہ کے ہی حدیث میں آیا ہی کہ حب حریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے تو او اکرے حق ہمیلگی کے وصیت کرے اور حدیث میں آیا ہی کہ ہمسار ہمسایہ کے گھر
ابدا او سک ہی اور نیمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا صحابہ نے کہ ملائخص چمنہ در سے
کر کتابی اور شب بیدار رہنا ہی لیکن ہمسایہ کو ابدا دینا ہی فرما کہ وہ آگ و رخ میں ہی اور تانہ
کہ ایک بزرگ نے لوگوں کے آگے ہنسایت چو ہون کی شکایت کی لوگوں نے کہا کہ بلی کیوں
نہیں رکھتے تم کہ چوہے جاتے رہیں لہذا کہ میں ڈرتا ہوں کہ بلی کی آوار سنکر ہمسایہ کے گھر میں چلے

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

مفتوح باب سہ ماہی

و انفسہ سے کرنا ہے اور رحم اس قرباب کو کہتے ہیں کہ بواسطہ بیٹ کے جو اگرچہ دور ہو اور اگر باوجود اس کے
 قرباب اسطر کل ہو کہ حرام ہو اسے کھاج تو اسکو ذی رحم محرم کہتے ہیں میں میں جو سکنای کہ ایک شخص ذی رحم ہی ہو
 اور محرم ہی ماننا ہے اب اور مان اور مانی اور میں اور مانند انکی کے اور یہی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص محرم ہو لیکن
 ذی رحم نہ مانند دو دشمن کسی میں یہاں کے اور یہی ہو سکتا ہے کہ ذی رحم ہو اور محرم نہ مانند بیٹے چچا اور بھائی
 شہکار اور چچ رعایت حقوق اقربا اور رحم کے حدیثین بہت وارد ہوئی ہیں حدیث تلمیذی میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ رحم مشق ہی میرے نام ہے کہ رحمن ہی جو کوئی ملاوے رحم سے یعنی سلوک کرے مانتے دار سے
 ملاوٹن میں ممانند او سکے یعنی رحمت کروں اور اس پر اور جو کوئی کاٹے مانا کا ٹوٹن میں دوسرے یعنی رحمت ہی
 محروم کروں اسکو اور بغیر صلہ اہل عیال و سلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ عمر بیری دراز ہو اور رزق وسیع
 تو چاہے کہ دوسرے خدا سے ملاوے مانا یعنی سلوک کرے مانتے دار دے اور ابو ذر کہتے ہیں
 کہ وصیت کی محکم غلیل پر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سلوک کر کے اقربا سے اگرچہ فقیر ہو حاکمین اور
 وصیت کی یہ کہ حق کہتے تو اگرچہ تلخ ہو اور یہی حدیث میں ہے کہ صدقہ دینا سیکھو کہ ایک صدقہ ہی اور
 ذی رحم کو دینا دو صدقے ہیں جیسے دکان ثواب ہوتا ہے اور یہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 بہترین خیرات خیرات کرنی ہی اون اقربا پر کہ دشمنی رکھتے ہوں راستے اور میرد و اہل حسن خلق کی ہے اور بہتر
 صدقہ یقون کا ہے اور چونکہ مان باب اور اولاد قریب تر اقربا کے ہیں ضرور ہو کہ حق قربات اور رحم لکے مابین
 زیادہ سے زیادہ ہو اور حدیث میں ہی کہ نیک کرنی والدین سے افضل ہی عمار اور روزہ اور حج اور عمرہ
 اور جہاد سے اور یہی حدیث میں ہی کہ بوشت کی پالسنو بریں کی راہ سے آتی ہی اور زمین ماؤں کا اور
 جو کوئی فرماں مان باب کا اور کاٹنے والا ناکے کا اور ایک روز آنسو در صلہ اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ
 بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ہو گیا اور کہایا رسول اللہ کیا کچھ حق ہی مان باب کا کہ باقی رہتا ہے حدیث
 انکے فرمایا کہ ان دعا اور بخشش مانگنی ہی انکے لیے اور جلالا انکے جلد کا اور اگر ام کرنا انکے دوستوں کا
 اور حدیث میں ہی کہ نیکترین نیکو نگاہ ہی کہ باب کے دوستوں نے نیک ہو اور یہی حدیث میں ہی کہ جب
 ملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ زمین پر آئے ہیں تو اول ملک میں اترتے ہیں بعد ازاں ہر جانب
 متفرق ہوتے ہیں ہر کہل ہی میں جمع ہوتے ہیں پس پوچھتے ہیں جبریل علیہ السلام اونسے کہ جانتے ہو تم
 اگر کیا معاملہ کیا حق سبحانہ و تعالیٰ نے امت محمد علیہ السلام کے ساتھ اس تب میں ملائکہ کہتے ہیں کہ اسکو
 بخشا مگر تین حواص کو مان باب کے اندادینے والوں کو اور تہراب خوار دیکو اور انکو کہہ کر کہتے ہیں سکاٹے
 اور حقوق مان کے زیادہ میں باب کے حقوق سے بچ مرمان اور خبر گیری کر کے حدیث میں آیا ہے کہ

یہ حدیث صحیح ہے
 اسے علامہ ابن کثیر نے
 اسے علامہ ابن کثیر نے

یہ حدیث صحیح ہے
 اسے علامہ ابن کثیر نے

[illegible]

[illegible]

بس لکھاوے اور دفاوے اونکو اور نہ د عا کرے اور نہ جیکہ ہر ان کا فریکو عا کرے اونکی ہدایہ کی صحت
 کہ وہ زندہ ہیں ہر سو پہ امر اور نکار طر اند تعالیٰ کے عیدیکہ آیایی چھ صد حضرت راہیم خلیل اللہ صلوات اللہ
 کے اور نہ چلے آگے ماں باپ کے اور نہ بالائینی کرنے اور مجلس میں اور ہر جگہ سے انکو نام لیکر بلکہ
 انی ماں میری اور ای باپ میری جیسکہ درآئین آیایی یا آئیہ اعلیٰ مائے حق اور نہ ہر اسکے
 اور نہ ہر اسکے کسی ماں باپ کو اسلئے کہ وہ ہر ایک اسکے ماں باپ کو اور ہر سبقت کرے اور
 کسی چیر میں اور عیسکے تیز نظر سے اونکو اور اونکے حقوق میں سے بعد اونکے مرگ بعد میں کہ ہمارا
 پڑپے اور نہ جیکہ ہر وہ مؤمن اور استغفار کرے اونکے لیے اور پورا کرنے اونکے عید کو اور
 و صیت کو اور اکرام کرے اونکے دوستوں کا اور سلوک کرے اونکے ماتے داروں سے اور دوسروں سے
 حدیث میں آیایی کہ جو کوئی دوست رکھے ہر کہ سلوک کرے اپنے باپ سے او سکی قبر میں پس جاوے
 کہ سلوک کرے اپنے ماں باپ کے ہمایوں نے بعد اسکے اور جیکہ مرگے ماں باپ اور وہ زندہ ہو تو جاوے
 کہ بخشش مانگے اونکے لیے اور تصدق کرے اونکے لیے یہاں تک کہ لکھا جاوے ہر معنی میں کی کرنے اور
 ماں باپ سے اور حدیث میں آیایی کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کی قبر کی ہر شے میں لکھا جاوے
 بار اور میت کرے ساتھ تصدق کرنے مال اپنے کے ماں باپ کی طرف سے پس نہیں نقص ہوگا اسکے اح
 میں سے کچھ اور ہوگا انکے لیے مانند ثواب اسکے اور تے بعضے بزرگ کہہ سکتے تے تہر وہاں میں سے وہاں
 طرف تو بیت کرنے اپنے باپ کی طرف سے اور دوسرا تہر مائیں طرف ہینکے تو ایسی مالکی طرف سے میت کرنے
 اپنے حدیث شریف میں آیایی کہ دور کرنا یا کاراہ میں سے ایک شاخ ہی ایمان کی پس یہی قیل اپنے ماں باپ کی
 طرف سے کرنے ماوہ ثواب پادین اور بعضے بزرگ خطہ کو کہتے تے اور ارادہ کرنے ماں باپ کی ہر عین احسان کا
 یعنی یہ بہت کرنے کہ اسکا ثواب انکو پہنچے اور ہم اونکے احسان کرنے والوین لکے جاوین پس امین
 و قیل ہی اسبر کہ تمام نیکیاں ہند کی ماں باپ کے سلوک سے جن میں سے جو نیکی انکی میت سے کرے کہ وہ دین
 انکے ساتھ احسان کرنے میں بسبب حاصل ہونے ثواب کے انکے لیے اور دور کعبت نماز پڑے ماں باپ
 ثواب پہنچانکے لیے اول در میں پہلے غذا کھانے کہ پہنچا انکو ثواب اسکا اور قاض جانے اپنے کو
 ریح الفارحی انکے کے اسلئے کہ نبی عید السلام نے فرمایا ہی کہ نہیں بدلا و تار سکتا ماں باپ مگر یہ کہ ازاد
 کرادے اونکو کیسی ہندی میں سے تمام موالصمون شرعہ الاسلام کا پس جاوے ہر مسلمان کو کہ غور کرے
 ان مضامین میں اور ماں باپ کی اطاعت کرے اور اونکے حقوق ادا کرے اور اونکی نافرمانی سے
 بچے کہ ماں باپ کی ایذا بہت بری چیز ہے کتاب درالجالس میں چند حکایت ماں باپ کے ایذا دینے کے وہاں

منہ بنیہ عالم کے سبھی کو کئی کسی المار فوقی و المار من تحتی و المار عن یمینہ
 و المار عن شیمالی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا صحابہ کو کہ ساری کین کہ جس کے مرد
 اس کو رستائیں ہوں باہر عین یعنی گھر سے بس خلافت نخلی اور اپنے اپنے غریب کی گور و ن
 کہے ہوئے انداز ان کے پیچھے ایک حور بڑیا عصا نامہ میں بڑے ہوئے آئی اور گور کر لائی
 مہر عالم نے جو حکا کہ اس خاک میں تیرا کون ہی اوسے کہا کہ میرا بیٹا ہی و لیکن اوستے من ہر امر
 رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کون خوش ہوگی نواؤسی کہا کہ ہر کز من خوش ہستی کی کہ بکھورج دیایا
 رسول علیہ السلام نے ہاتھ دعا کے لیے اوٹھایا اور کہا الی حجاب در میان میں سے ادا شالے پایہ خدا
 دیکھنے فی الحال حجاب و پرہ اور اوسکی مان لے گور فرزند کو بہر اموال گاہی ہوئی سے دیکھا اور اوسکا
 بیٹا لگ من مل رہا ہی احوال سبھے کا ایسا دیکھا کہ اسے گور دے اوسکے رانا اور کئی ہی مار خدا میں شو
 ہوئی تو ہی خوش ہو اور پر سے فرزند سے عذاب اوٹھالے بھر خوش ہو نیکی عذاب و سرزادہ معاملہ
 ایسے ہو کہ تا لوگ جا میں کہ انداز دینی مان کی نہایت بڑی ہی اور دعا مان باپ کی فرزند کے حق میں ملے
حکایت تیسری آئی کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ خوب میں دیکھائے گئے کہ جاتو اور جوان
 کہ حجرہ حرم میں ہی اور کہ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت میں سے تیرے لیے حصہ نہیں ہی مالک بن دینار
 خواب سے بیدار ہوئے اور حرم کی طرف چلے جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک جوان ایک حج و تادیکہ
 میں زار زار رو رہا لیٹھ جوان کی مالک پر پڑی جوان نے کہا کہ اسی مالک بن دینار تو کیا پیغام لایا ہی
 مالک نے کہا کہ تو کیا جانتا ہی کہ میں پیغام لاہوں جوان نے کہا اسی مالک کسی ہی برس میں کہ یہ بات
 مجھ کو کسی میں کہ مجھ کو رحمت خدا تعالیٰ سے حصہ نہیں ہی مالک نے کہا کہ کیا گناہ کیا ہی تو ہی جوان نے کہا
 کہ میں مست تھا حالت مستی میں باکیوٹکا مارا تھا میں نے ایک دانت و نکا ٹوٹ گیا پانچ برس گذرے ہیں
 کہ میں رو تا ہوں ماتم اوس گناہ میں کہ دیکھا چاہیے فدائی قیامت کو مجھ پر کیا عذاب کرتے ہیں مالک نے
 کہا ایوان تیرا باپ کہاں ہی کہا فلا نے قبیلہ میں ہی اور کہتے ہیں کہ اس سال حج کو تباہی مالک نے کہے
 نشان ہو گیا دیکھا کہ اوسکا باپ کہہ کے پیچھے ہی اور دست اپنی پتیلی پر سیلے ہوئی سر رہ نہ کہ رہا ہی
 انہی میرے دانت بر دیکر مالک کہتے ہیں کہ مجھ کو رونا گیا کہا میں نے اسی بہرہ و اگر فرزند نے مجھ کو تار
 عجب نہیں کہ اوسکے ہاتھ سے رو یا تو لیکن کچھ اپنے بیٹے کے حال سے آگاہ میں ہی تو کہ پانچ برس
 اس شرمندگی سے گریہ وزاری کرو رہی اور تمام قصہ فرزند کا بیان کیا شفقت پوری جو شرمین
 آئی اور رحم اوٹھ کر کیا اور دعا کی مالک خوش ہوئی اور جوان کے پاس آکر اوسکے بایں دعا

حکایت چہارم
 کہ ایک شخص نے
 ایک عورت کو
 دیکھا کہ وہ
 ایک گھر میں
 بیٹھی تھی
 وہ شخص نے
 اس سے کہا
 کہ میں نے
 تجھے پہچان لیا
 ہے

او کی میں ہی میں ایک ظالم کے اندر میں ٹری او سے ملو جو درم کو سجا اور جو ملو کر کر
 رہا کر اس کا ایک دور میں کو سننے سے گری اور باہر میرا ٹوٹ گئے سداک پر کرنا اور کرنا
 مارا جاتا میں میں عرب قیدی مولیٰ ایک شخص کی رحمت و روادار و رخصت سری جاسے ہوں
 اگر بورا ہی تو کرنا اور ایک اور سے منی کر ہی صوف عم مہ کما کما کل کو کئے ایک جاہ سوگا
 کہ عیاں آسمان ملو کر احاطہ میں سے ملک کے گھر میں آئی تو سے رورہ مردع کما اور دیکھو
 کو میں سے جاکر عباد میں رسول مولیٰ آدمی را کو میں حق سے صاحب کر ہی ہی اور کر ہی ہی کر انہی کو
 حاصل ہی کو اس میں ہی گج مواہد اور وہاں سر کے ہی و سہی انکہ بر کی سری عدت میں اور سری سر
 علی ہی تو اگر کام میں سے نامہ جو مالک سات سری عباد سے ۔ آسودہ مولیٰ و لیکس نو سے
 ملو ایک ملو کے نامہ میں اس کر دما ہی میں میں سے عا کر ہی ہی کہ جو اح لے میں سے سر را ایک
 عدل اور کی معیر و بحیر کے لکٹی مولیٰ و کی کہ تمام گہراو سے رو میں ہمار و دو میں سے ملو جو اح
 لانا اور وار اور آرا دیکھا میں جوت حامی سے اور واسے ہماراں میں اور در راہ میں گئی
 کہ کوئی واں رہا اور عباد میں رسول ہوئی حاجہ راہ کو ہر راہ گہرا کی ٹری ہی ہی ٹاٹ میو ال
 بیجاں عورت کے جاں کہ صانع ملک کو احاطہ ہی بیج نصیب علم اور صحت اندر کر کے سے
 حصوں نے کما ہی کہ گوتہ میں بہتری اور نصوں نے کما کہ علی میں سے ملے رہا ستری اور ہر حیات
 کے لیے نہیں ہیں اور احادیث اور اوال صحار کے دو ہو جاہ میں واقع نصیحتا کئے ہر کوئی
 کما ہی کہ حکمت سے دوس حروہی و حروہا موتی ہیں اور دوسواں خود علم میں یہاں تو ری
 رحمہ اللہ علیہ کہ کما کہ ہذا وقت الشکوت و ملا ر فیہ السیئرت ایک سرور گہرا میں
 کل کر در راہ بر آئے اور میں نے ناگیاں ایک بہر کس سے ملو او کے نامہ رنگا وہ حول و حصار سے
 مال کر کے سے اور لیے نصیحت کئے سے کہ میں ملو نصیحت کر تا ما ہی نصیحت کر گہرا سے نہ کل و لکے
 حلو میں گئے اور جنگ و رہ سے مرکز گہرا سے ہر ملو اور سعدی انی وقاص اور سعید میں رہا سے
 نہ سے محارہ میں سے میں گوشتہ کر اعفی میں کہ ایک ملو ہی ہر ویک بہرہ کے اور ہر گہرا میں سے
 واسطہ حمہ کے اور ہر اور کام کے لیے یہاں تک کہ ترے ایک کا دماہ حام اصم ماس آیا اور کما یا ص
 کچھ حاجت رکنا ہی کو کما ناں یہ کہ میں ملو دیکھوں اور نہ تو ملو ایک شخص نے سہل مہ کو کما کہ تر
 جاہا مولیٰ کہ مصاحب تمہارا رموں کما عدہ سے میرے مصاحب کما ہو گیا تو سکا صاحب
 مرکا او سکا اہی کیوں میں عونا اور اس عاس میں سے و بابا کہ متر میں محالہ میں مجلس ہی کہ کر

نو میں ہونے کوئی شک جو دیکھ اور نہ تو کسی اور صحت رسالت یا صلہ اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام
 کہ کون شخص کو گو میں سے بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کیا ہو اس سے راہ خدا میں کہا
 صحابہ نے بعد اسکے کوئی اصل ہی فرمایا وہ شخص کہ گوشہ بیکرا ہو اس سے اس کو وہ میں اور عبادت
 کرے خدا کی اور نگاہ رکھے کو گو اس سے شریعت سے اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ حداد و تہ نگاہی
 اس شخص کو کہ سنی ہو اور کو گوئی انکے سے خفی ہو اور دلیلیں صحت سے مابعد کرے رہی کی بہر
 کہ مخالفت اور صاحب سبب میں الف دلون اور سلام علیک کرنے کے سلا ان سے اور مدد کر کے
 امور دین میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَقَدْ وَفَّيْنَا عَلَى آلِهِ وَالنَّبِيِّينَ** سے جب کو گو میں بھیجا
 تو اوپر عمل نصیب ہو گا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **الْمُؤْمِنُ الْفَتْحُ وَلَا خَيْرَ مِنْهُ**
لَا بِالْفَتْحِ یعنی مومن وہ ہی کہ الفت کرے مسلمانوں سے اور یہی نہیں ہی افش شخص ہی الفت کرے
 پس جب کو گو میں بھیجا تو اس حدیث پر ہی عمل میں ہو گا اور حدیث میں آیا ہی کہ ایک شخص نے ایک
 بیمار میں سکونت اختیار کی ماحادت کرے میر خدا کے یا رسول اللہ سکولابے پس مع کیا او سکوا اور فرمایا
 کہ صبر کرنا کو گوئی ایذا پر بہتر ہی چالیں پس کی عبادت سے اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ شیطان اخذ
 بیڑی کے ہی اور لوگ بمنزل بکر بونکے اگر کوئی بکری ریوڑ سے جدی ہو بیڑیا او سکولیا بیگا اور کہ
 اسے تنہا گوشہ بیکر لٹھے اور ہر ایک عرت اور صحت کے لیے فوائد میں اور آفات جیسکے کج اور
 محدد کے لیے میں مس بطور ہو نے فوائد اور آفات کے کرنی جاسیے اگر فوائد غزل کے حاصل ہو
 تو عرت فضل ہی والا صحت بہتری اور فوائد مختلف ہوتے ہیں ساتھ اختلاف حوالہ تجا جس کے اور جب
 البسا ہو تو ضروری بیان کرنا فوائد اور آفات غزل اور صحت کا اور اس باب میں میں تفصیل میں فضل
 پہلی بیچ فوائد غزل کے فوائد عرت کے یہ میں کہ وہ سبب فروع کرنے دگی ہی واسطے عبادت کے اور
 حضور فکر کے اور حاصل کرنے اس کے ساتھ مناجات حق جل و علا کے حضور عبادت بے فروع کے تصور
 نہیں ہی اور صحت اور مخالفت اکثر سبب فقر و دل اور تسویرت خاطر کی ہی اور اسی سبب سے خیرت
 رسالت یا صلہ اللہ علیہ وسلم نے ابتداء کار میں کہ حلالین غزل اختیار کی میان تک کہ نو بہوت فو کو بیجا
 نہ کثرت مایع انوار وحدت کی تہی اور نہ وحدت جو کرنے والی آثار کثرت کی اور حصول اس مرتبہ کا بے نور ہوئے میر
 میں ہی اور حصول اس کا بہرہ سے سطح محال ہی اور شاید تشریف نہایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر اطن میں بعض البسا
 ست او کی کو چل صل ہو سید الطائفہ حبیبہ بنیادی کہتے ہیں کہ میں ہی کی کہ مات میری ساتھ خدا کے ہی اور لوگ حلال
 رہنے میں کی نہ ان کی کتاب کو مایوں اور مرتبہ نتیجہ استعراق اور افراط محنت کا ہی اور محال میں ہی سلیے کہ چ عتہ مجازی

احوال کے ملاحظہ بہ کرتے تھے کہ نیک یافتہ ہو چانہ جاوے اس سیرین نے ایک شخص کو لگا لکیرا ہی حال تیرا دوسے لکھا کہ کیا حال ہو گا اور کھا کا اور بیان سو درم قرض ہوں اور ہر وہ حمال دار اس سیرین گھڑ گئے تیرا درم پائیں اس شخص کے آگے پچیدین اور کھا کا پاں سو درم قرض میں دے اور پاں سوا بی حمال میں خرچ کر بعد اسکے اس سیرین نے قسم کھائی کہ حال کیا نہ پوچھے اسلئے کہ حال پوچھا دون قصد اسکی درستی کے ریا و لفاق ہی اور فوائد غلت سے ہمیں کہ اس میں سلامتی ہی فاسقوں کی مصاحبت سے اور خانہ لوگ کی مخفیانی سے اور صحبت کو تاثیر ثری ہی اور طبعیت چرائی ہی اخلاق کو مصاحبت سے باہر حقیقت کہ اس شخص کو اس کی خبری میں ہوتی اور دیکھنا فسق و فجور کا سبب قسوت قلبی اور جاتے وہ نے صحبت دین کا ہی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص منکر ایک فعل کا ہو بعد ازاں کہ مدت اسکو دیکھ انکار ساتھ اصرار کے مبتدل ہو جائیگا اور اسی سبب سے مصاحبت اخیا کا سبب حقیر جائے نعمتوں خداوندی کے اور یہ سبب کرنے اور نیا سون اور کسانوں کی ہی کہ اگر انکو فقیر پاوے تو تیرا ذکر کرے بلکہ نرا سٹا فاسقوں کی خرد و کنا تاثیر کرتا ہی کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ اگر خیرین اگلے نذر کوں کی در مغدر عبادات اور بھلائیوں کے سنا ہی تو کس قدر نظر کرنے فقیرت پر اور شوق طاعت پر باعث ہوتی ہیں اور دل میں باعث صلاح اور بر طبع حیر کا قوی ہوتا ہی اور وقت سے خبروں اہل اہرام اور گناہ کاروں اور صاحبان حظ دنیا کے کیسا شام شہوت اور مصیبت کا حرکت میں آتا ہی اور جب نرا سٹا مؤثر ہو سچ مصف ہونی دل کے ساتھ خیر و شر کے تو حال دیکھنے کا کیا کچھ ہو گا اور عادت پکڑنے اور اصرار کو ٹری تاثیر ہی سچ بکا حائے گناہ کے اگر ایک عالم کو دیکھیں کہ حیر بہتا ہی تو اتنا عجب کرینگے کہ حد سے گذر جاوے اور اگر غیبت کرے تو کوئی اور عجب نہ کرے گا اور جو دیکر غیبت اسندی زنا سے اور اسی جگہ سے ہی کہ سبب شائع ہونے رسوں اور عادات بد کے سچ طوائف خلافت کے عیب اور بڑا جانا منہدم ہو جاتا ہی اور حیا اور حجاب بر طرف آور اسی سبب سے کہا ہی حلائے کہ اگر عالم سے لغزش اور گناہ دیکھیں تو مصلحت اس میں ہی کہ عوام سے نکمیں کہ عقیدہ انکاست ہو جائیگا اور اسکو حجت مصیبت اور سناہ ترک طاعت کا کریں گے اور بہت لوگ ہوتے ہیں کہ وقت سے حکایتوں لڑائی اور جگہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے خیال کرتے ہیں کہ ان میں طلبہ یا ست اور حب دنیا کی ہی اور اسکو حجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس طرح ہوتا آیا ہی کوئی نہیں کہ قید دنیا سے خلاصی پاوے معاذ اللہ اور یہ فریون اور دوسو سون شیطان کیسی ہی اور طبعیت ہمیشہ میل بدی کی طرف دگمتی ہی اور فوائد غلت سے یہی کہ اس میں خلاصی ہی فستون اور جگہ سے اور بچانا نفس کا ہی غرض کرنے سے سچ وقائع اور بلاؤں کے اور غالب یہی کہ شہر اور لوگ اسکے

[illegible]

دعوتِ اسلامی
ملازم و مہتمم
مفتی محمد رفیع

[illegible]

اور بہت عورت کے اونٹن آگے سے جاتے تھے اور کھڑے کھڑے عجب لوگ ہیں کہ مدت قدرت
 جارا امان عصمت انکے ساتھ کو تارہ ہی اور قدم میں انکا ماتہ بزار کے استوار سلطان بھی افسر کبرا
 انکس مساندہ کر رہے تھے گناہ حال ہو گا کہ زمانہ نابین ہیں آئے قوی ماس بہرے سے
 کو میں عجب سنا رہا ہوں اور یہ افسر اور کرا کر مچتے ہیں سلطان کسانا سٹور سے
 شہزادہ سدا کے ایک فرزند کی کہ مراد تھاری او سے رآو گی جب زمانہ ماس اور تیرہ بائیں کا کہ زکریا
 تو سٹیا تو بچو نہ قدرت ہی او تم پر دراز ہوا جس طرف کہ لیتے گئے اور اس طرح حوں حوں زمانہ
 کہ رہا تھا ہی حال بدتر ہو جاتا ہی اور اگر کوئی سکے کہ انتشار شیا طین کا اور بڑا انکا طرف شیطاں کے
 اور جواب دیا اسکا انکو کھو کر معلوم ہوا آیا مشاہدے سے معلوم ہوا یاد اس سے جواب کا کہ یہی کہ یہ کاتھو
 کاتھات ہن سے ہی اسلئے کہ وہ ماس آفات کچھ احوال کہ لیا کرتے ہیں کہ تمام خلق اون سے مجبور ہو جاتا
 میں اور جن مال سے ہی کہ یہ قبیلہ دلیل کر کے اور ماس کے سے جو عسکیر سمجھنا تھا صد کا اشیاء میں
 ساتھ رہا ہی حالی کے جو تباہی اسلئے کہ نص سے معلوم ہی کہ سب بکالے اور گراہ کرتے انسان کا
 شیطاں ہی پس جس زمانہ میں کہ گرا ہی زیادہ ہو قیاس کرنا جاسیے کہ قدرت شیا طین کی اور تسلط
 انکا لوگوں پر غالب ہی اور یہ احوال ضعیف ترین ایمان کا ہی اگر خیر ہی قریب الغم اور فوائد غزل سے
 یہ ہی ہی کہ انہیں خلا ہی ہی لوگوں کے شر سے اور او کی یاد اسے اسلئے کہ اکثر لوگوں کا کام
 ہی ہو تباہی کہ ایذا دیتے ہیں ساتھ کرنے خیر کے اور کاتھانے نہت کے اور بدگمانی اور مہر جنی
 اور دروغ گوئی اور دوسو لون بیغایہ اور طبعیوں کا ذبا اور تحقیقوں متاقر کے کہ بحالانا ہو کسانیں شکل
 اور دوسو اسی اور کاتھانے فات ایک بات یا ایک عمل کو دیکھتے ہیں اور بغیر نہتے گناہ او کیلئے اور بغیر نہتے
 جنہوں او کیلئے اپنے پاس خیر کر کے ہیں اور دن فرصت کے اسکو ظاہر کر کے ہیں اور بہرہ رست سے
 ضروری اور دیوئی مرتب ہونے میں جب تو نے صحبت اعلیٰ ترک کی تو ہی فطرت ان سب چیزوں کی
 جو تباہ اور جو کوئی کہ شریک ہی لوگوں میں اور ملا جلا ہی انہیں دشمنوں اور حاسدوں اور بدگمانوں
 خالی نہیں ہی بلکہ اکثر ساتھ احوال اور احقادات اسے کے اور دن پر حکم کرتے ہیں جسکے
 کہ انکیابی مصرع کا فرہند را بکیش خود پندارو + اور بیچ اختیار غزل کے اسن جن سے
 در لحاظ میں ایک تو نگاہ کہ کسانا لوگوں کی شر سے اور کھڑے محفوظ کہ کسانا لوگوں کا اپنے
 سر سے اور ملاحظہ دو سہر استری اول سے اور اکثر تباہ کہ کیلئے سنجی ہی سترہ رو کی صحبت سے
 سنجی ہی عجب الدین زیر کو کالوگوں سے کہ کہوں دینہ میں نہیں آتے ہو تم کالوگوں کوئی رہا نہیں

اور یہی کہ انہیں خلا ہی ہی لوگوں کے شر سے اور او کی یاد اسے اسلئے کہ اکثر لوگوں کا کام
 ہی ہو تباہی کہ ایذا دیتے ہیں ساتھ کرنے خیر کے اور کاتھانے نہت کے اور بدگمانی اور مہر جنی
 اور دروغ گوئی اور دوسو لون بیغایہ اور طبعیوں کا ذبا اور تحقیقوں متاقر کے کہ بحالانا ہو کسانیں شکل
 اور دوسو اسی اور کاتھانے فات ایک بات یا ایک عمل کو دیکھتے ہیں اور بغیر نہتے گناہ او کیلئے اور بغیر نہتے

اور یہی کہ انہیں خلا ہی ہی لوگوں کے شر سے اور او کی یاد اسے اسلئے کہ اکثر لوگوں کا کام
 ہی ہو تباہی کہ ایذا دیتے ہیں ساتھ کرنے خیر کے اور کاتھانے نہت کے اور بدگمانی اور مہر جنی
 اور دروغ گوئی اور دوسو لون بیغایہ اور طبعیوں کا ذبا اور تحقیقوں متاقر کے کہ بحالانا ہو کسانیں شکل
 اور دوسو اسی اور کاتھانے فات ایک بات یا ایک عمل کو دیکھتے ہیں اور بغیر نہتے گناہ او کیلئے اور بغیر نہتے

[illegible]

کرانے جارہی اور سبکنا انکا فرض کفایہی مانند حوص کر کے اقسام علوم میں یعنی تامل کر کے اسماط
 سائنس کار اور اگر بعد سے کینے فرائض کے غزل اختیار کرے اور شمول عبادت میں ہو نور وادی اگر
 قدرت اور استدعا حوص کر کے علم میں نہ کرنا ہو لیکن جو کوئی کہ قادری اور تہجد اور نکالنے مسائل کے
 علوم شرعی اور عقلی سے غزل اور سکے حق میں پہلے سیکھنے کے ہایت تفصیل و ڈوٹا بی اور جو کوئی پہلے
 علم کے سیکھنے کے غزل اعتبار کرے تو اکثر کام اسکا مایل کرنا اوقات کا ہو گا ساتھ سونے یا فکر کر کے خیالات
 باطلہ میں جیسے کہ گاہی برزگوں نے طیت خیالات ماوان خلوت نشین ہم پر کند حاقبت کھردیں
 اور رہات تغل غزل کا یہی کہ مستغرق رہے اوقات کو اوراد و عبادات مدرسہ میں اور اسکا حال ہی
 یہی کہ جو کر آگاہ نہیں ہی علم خطرات نفس اور دوسو سوسو شیطان کے سے باعث حرد اور سب
 فوری کی ہوتی ہی اور اکبوں میں ایسا کام کر مٹتا ہی کہ سب فساد اور صانع کرنے ساری عمر کی عبادتوں کا
 ہونا ہی اور اس میں ہمیں ہوتا بڑے اعتقاد و ن سے ذات و صفات حق میں پس علم اصل بن کا ہی
 اور مدار کا کا اور جرح علم و جمال کے کچھ مع ہیں مگر سراسر ضروری ماسد میں کے کہ حامل ہو علم
 طب سے اور وہ طبیب سے گوشہ گیر سے ضروری کہ گوشت پڑنا اسکا سب رباطی مرض پلا کا ہو گا اور
 علم کے سکھانے میں بے ثواب ہی جبکہ نیت سیکھنے والے اور سکھانے والے کی درست ہو
 اگر قصد استے حاد و افتخار کا اور ہونے بہت سے ماعداروں اور مصاحوں کا ہو نو جزی آف دلائل
 اور اولی عالم کو اس زمانہ میں غزل ہی اسلے کہ صدق حب طالبین میں بہت ہی کم ہی پس تعلیم کرا عالم
 انکو مانتے ہی ہمارے ہو گا اسد شمول دیں کے اور اگر کوئی طالب صاف و بیدا ہو تو غزل اختیار کر لی اور
 محل کرا اسکے تعلیم میں بڑا کشادہ ہو گا لیکن پائے عالم اسطرح کے سیکھنے والے کا نہایت نادر ہی اور
 بعض اسکے ہر گون نے فرمایا ہی کہ البتہ علم آخر کو اپنی طرف کسب لٹا ہی اگر حہ مصداق کے سیکھنے پر
 دیا کا ہو لیکن اس بات پر غور و تہنوش بد کہ عس تحصیل میں موت آچھے اور مراد
 اس نزد گون کی اس علم سے علم دین اور علم فقیر اور صرف اور علم باریع
 اجبا اور صحابہ کا ہی کہ ہری ہوئے ہیں یہ وعدہ و وعید سے اسلے کہ اسد رجوع اور
 تاثیر کی ہی اور علم جدل در منطق اور غور کر باریع تفصیلات علم و عودوں اور ہنگڑوں کے
 اور مانتے انکے ہر گز ایسے ہیں کیا نہیں دیکھا ہی تو کہ اکثر مولوی سائیت ٹراپی کو بیچ گئے
 ہیں اور مصر صرغ نیا اور طلب حاد ہنوز مافی ہی بلکہ رباہہ ہوتی حالی ہی اور اصلا اخلاق
 بد سے خلاصی پس باقی لیکن علم دین اور مسرفت کہ علوم احسن رہ سکتے ہیں

علم کے حالات
 دیکھ کر دربار
 سب کو کہتا ہے
 سنہ

علم

در جہد عقل میں کچھ مصیبت ہوا اعتدال اور اگر کئے بعد اس کے اور علاج کرنے نص کے اور مکار اور حق
 کرنے کے نص میں اور عالم بال مصیبتی حال میں دوسرے آگے تو میں دیکھ والا اللہ تعالیٰ ہی ہر کوئی سے
 کسی کو جس عالم کو جس علم و دلیس کی زیادہ ہو تو حال میں اب نص اور حاصل کرنے چاہے اور ارادہ
 معمول ہوئے ہو گوئی کے رد مکس ہی اور خلاصی اس انت سے مہلت مشکل ہی مگر حکم اللہ چاہے
 وہ سہ چہ کما کہ جس عالم کو کالج سے گماں میں ان مانو کا ہو سکتا ہی یہ کہ نص ہو انکا کما ہو جس کو
 علیحدہ ہوں ہی نص کوئی نہ سے کہ جس کو جس زیادہ درس و علم میں کی ہو تو خواہ خواہ انص مانو کے لئے
 کہ باہر لکھا گیا انکال بال لکھا گیا ہی اور اگر پرک میں ہیں بہ حصص ہے ہیں اور حسب صرف میں
 اس کی حصص کی تعریف آئی ہی نہ کہ اللہ و انکال آرم اور جس حضرت مسیح کی یہ ہی کہ مت کو حاصل کیے
 ان باعوض سے اور یہ مراد میں کی کہ حصص زیادہ اس کی کرے و امدا علم بال صواب اور مطالعہ کر مہلت
 کتا نو کا اور صرف کی تواضع کا اور مصاحت ہر آگے مصدی میں جیسے مت کے حاصل کرے میں اور
 حسب ہو سکے کسی کو سے یہ حلاف کرے جو اس نص کے کو طریق اسکے جو اگر کسی ہی اور مدار
 کا و عباد اور میں جی بری اور جہد و تہذیب و اطاعت سے نہ ہی کہ وہ مستقیم اور امتناع کی ہی مع تو
 نہ ہی کہ حلق کو اسے مال و دین سے صبح بچا وے اور او کی حاجت بردار کرے کہ اس ایسا اول بچا
 اگر ماس میں اسکا اور جس کو مسیو کہ باوجود صحت کے قائم رہے حدود و مرجع را و رعایت حقوق
 اسلام کی کر کے و وصفت اسکے حق میں مت رعایت سے ہی اگر رسولی اسکے عزت میں بھری ہو چکا
 بالذہ اور اعمال یہ کہ کے اور اگر کوئی ہو ایسا کہ عالم دل کی طرف لو سے راہ دانی ہو اور طریقی و نور کا
 اور سرکات جی اور صعوات اسکی میں اسکے ماتہ لگا لو اسکے حق میں عزت اصل ہی اور امتناع نص
 نصع لسانہ سے اور سعاد کے ہی اور جو کوئی صحاح ہی اسباب مہاس کا اور حاصل کرے موت کا
 نواد کو ضرورت نامی ہر کہ کا عزت کا اس اگر ممکن ہو اسکو کس کر یا سادہ رعایت حدود و مرجع کے
 حلت و حرمت میں اور ماتہ رعایت حقوق صحب کے تو کس کو یا اسکے حق میں بہسپی اور
 اگر ممکن ہو کس کہ باعتراد تمام مہوعات کے تو عزت اسکے لئے واجب ہی اگر رعایت و تکرار
 ہو سکے والا حکم ضرورت کے کس کرے اور زیادہ حاجت سے کرے اور اگر کوئی کھل لیا ہو
 کہ اسے کس سے تعزیر تصدیق کر یا ہی تو کس کر یا اسکے حق میں مت رعایت سے ہو گا اگر رسول کا
 مصیبت جو اعمال ظاہرہ میں اسلئے کہ عباد متدی اصل ہی لاری سے لکس اگر صاحب دل و صاحب
 علوم دس و سرف سے ہو تو عزت اصل ہی اسلئے کہ رسول ہو یا ماتہ علم آخرت کے اور بہرہ

نص
 و کما
 و کما

سہم
 تہذیب

ہونا مسرت حق کی طرف اور جلتا اس راہ پر افضل عبادات میں پس ترک کرنا سبیل خلتا و صحت کے
 ہر چند کہ متضمن فائدہ اور ثواب کو ہو جائز نہیں اور جہل فائدہ مخالفت سے ہمہ کی کہ وہ سبب تادیب
 اور تادیب کے ہی اور مراد تادیب سے مجاہدہ نفس کا ہی سانسہ صبر کر نیکی لیا و خلق پر اور ساتھ تحمل کر نیکی
 اور کے اخلاق بد پر اسلئے کہ اس میں کسر نفسی اور مارنا شہوات نفس کا ہی اور مصاحبت اس جس سے
 افضل ہی عزت سے اس شخص کے حق میں کہ اگر اسے سنیں بین اخلاق اسکے اور مطیع نہیں ہیں ساتھ
 حدود و شرع کے شہوات اسکی مانند نکاح کے اوکے حق میں اور یہ فائدہ مطلوب ہی بیچ و اواکل ارادت کے
 اور بعد حاصل ہونے ریاضت نفس کے اوکے عزت اور مشغول ہونا ساتھ حق کے ہی اسلئے کہ مقصود ریاضت
 سے عین ریاضت نہیں ہی بلکہ مقصود حاصل کرنا نیت نفس کا ہی واسطے جتنی راہ آخرت کے جیسی کہ مقصود
 گوئی کی ریاضت سے اور لنگر ڈالنے سے اوکے پانچ سو اور ہونا او سپہی اور قابل ہونا اور سکا
 چلنے منزلوں کے لیے اور اگر کسی کو بے تکلف سبب اصل فطرت کے حسن اخلاق اور صفات حاصل کے حاصل
 تو اسکو احتیاج صحت کی نہیں ہی واسطے حاصل کرنے اس فائدہ کے اور تادیب سے مراد و اثنا اور
 منع کرنا خلق کا ہی گناہوں کے کرنے سے اور ارشاد و ہدایت کرنا اور ساتھ حسن اخلاق اور حدود و شرع کے
 اور یہ صفت بیچ حق معلوم ظاہر کے اور مرشد طریقہ سلوک کے ہی ای ہی پر حال مسلم علم ظاہر کا اول معلوم چو کہ
 اور جیسے کہ خیالات دنیا کے اور جب جاہ معلوم کے حق میں تحمل ہیں ایسی ہی خراسیان و سواس کی اور آفتیں
 ریا کی مرشد کے حق میں ہی ممکن ہیں اسلئے کہ بہت خلائق ایسے ہیں کہ اختراع خانقاہ کا اور اجتماع مریدوں کا
 واسطے مقبول ہونے کے نزدیک خلق کے کوئی نہیں اور یہ سبب نقصان دنیا اور آخرت کا ہی پس اگر ظاہر
 صدق طلب در اپنے میں صدق نیت پاوے تو مشغول ہونا ارشاد و ہدایت میں بہتری اور نہ عزت و غلبہ
 ناصیال و افضل ہونا حاصل یہ کہ صدق نیت ہر چیز میں متبری و اللہ الموفق اور جہل فائدہ مخالفت سے ہمہ کی کہ
 سبب انت دسیے غیر کے اور انت حاصل کر نیکی اپنے لیے ہی و لیکن چاہیے کہ نہو ہمیں مقصود و حاصل
 اور حاصل کرنا منافع دنیا کہ وہ منافع واسطے اصلاح دین و آخرت کے نمون اور کہی ہو تا ہی کہ مواظبت اور
 مخالفت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیے یوں کہ غرض اصلاح نفس سے راجح پنجانا ذل کا
 اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت میں کہ ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتھ ریاضت ہر وقت کے
 موجب حشمت و نفرت کا ہی اور عبادت ذاتی اسکی بطریق نرمی و مدارات کے بہت دخل رکھتی ہی بیچ
 نشاط اور مشوق طاعت کے جیسے کہ چ فائدہ نکاح کے مذکور ہو اس صاحب عزت کو ضروری ایک بار
 مقرر کرنا کہ تمام روز میں ایک دو ساعت لڑتے باتیں و اتین کیا کرے لیکن ایسی بات نہ کرنی چاہیے کہ گناہ

عین اخلاق
 اور جیسے کہ
 خراسیان و
 سواس کی
 اور آفتیں
 ریا کی
 جہاں
 کوئی
 ضروری
 عبادت
 مقرر

نامہ دور کی ایک ساعت میں زیادہ دوا دے اور چائے کے اگر باس اسکی بیج امور دس کے اور
 ماں کرے احوال کے اور سکا کر لی بھڑک و کھجی سب امت رستے اور بھڑک کے
 موں اور اگر مسول جو بعض اسی مہل حرم میں کہ وہ سب ساطع طر کے موں بوی ادوی
 اور اس کے ایک ایک کو کہ طبل کے میں جو چائے میں اور سب دکر موال اس طرح کا
 مہی کا فاب کہ عصم کرے عادیوں تھلہ رقصے ملائکت و قرآن ترنہ رقصے کے
 لیے مہر کرے اور ایک و فب لوافل کے پنے اور ایک و فب ترانے کے لیے اور ایک و فب
 واسطے مطالعہ کرنے علوم و مہر کے و عروک و ایک و ایک حرم رقص کو مختلف مہر کے کہ طول و بکھا
 اور عروک و اذہ محالط سے مہی کرے وہ سب سچے اور بکھا لے لوٹ کے ہی بھڑک و کھجی کو
 موالی سب حاضر مہر کے حماروں پر اور سب چائے کے عیادت مہر کے لیے اور چائے کے
 و عروک میں اور بیدا کیے اور عہدہ حرم میں لوٹ کی مہر میں حاضر مہر ماعدیں میں اور حرم میں اور
 تمام مہر کی جماعت میں کہ مہر حرم میں اور ان کا کر کہ چائے میں گر سب بھڑک و کھجی کے کہ عہدہ
 کے میں اور بکھا موال کا مہی کہ لوگ اسکی ملا فاب کے پنے اور بکھا اور بھڑک و عروک میں بکھا
 کر کے اور مہر جو میں مہر بکھا دی دس کے اور ان کے سب سے لوافل حاصل ہو گا انکو اور بھڑک و عروک
 شمس عروک و سب میں سے ہی اور لوگ اسکی رنار ب سے کرک حاصل کرتے میں بوی وہ لوٹ و کھجی
 اسکی سب سے لیکن چائے کے اور سب کے کہ حاصل مہر اس محالط میں ہو لے ساتھ دس اس کے کہ حاصل
 عروک میں حرم میں کہ لوٹ چائے موال کو اصرار کرے خواہ سب مہر محالط مہر ہی بھڑک
 اسکی مہر گو لے ساتھ مالک و عروک و مہر صلی اند عہدہ کے کرک کہ یا قبول عوت کا اور عروک و مہر کا اور
 حاضر مہر و عروک کا لارم کر اساد و موں لے گو کہ کہ باہر بھڑک و کھجی مہر و عروک و مہر کے اور رنار
 کر کے عروک کے اور بھڑک و مہر رگوں لے جو رنار ساتھ اور چائے سے چکل انداز و میں با سادہ
 و کھجی کے حقوق مہر کے اور ساتھ اسکی مختلف مہر اور بہ طریق مہر سلاقی کا ہی اور عروک
 لوافل محالط سے مہی کہ وہ سب تو اصرار کی ہی اور بواضع افضل مہر مہر اور اص مہر مہر
 اور مہر توگوں مہر اس کے کہ حاصل ہی ہی امر اسکو کے خصوص اسکی کہ ایک حکم لے مہر سب سادہ
 انکھان حکم میں نصف کی سن اور اسکا ان کہ یا مہر کے حکم لے مہر مہر عظیم مار کا و کھجی
 حاصل ہو موال سو ف کے مہر کو حی آن کہ اسے گو کہ مہر مہر مہر مہر و عروک و مہر رنار و عروک
 انکھان مہر مہر اس عروک اصا کی مہر حکم لے اور دس کے بیج ایک جو مہر

سوسنس ہی حال اگر احیاء کرنا ملکت کا واسطے راجح خاطر اور صفائی دل کے ہی اور سلف اگر مانتے
اسے نفس کو سنانے اور جس حرکت کے گزرائوں کو دین کو جس میں کچھ آمرتیں ملکی ہو تو جو حصہ برہنہ
گندی پرور گنا اور بار بار سے کہہ رہا اور یہ تین اکثر دیکھنا آؤں لوگو کو کہ جسے جیہ و محاسن سے کھانا
اور ایک سرورک سے مقول ہی کہ گناہیں ہر کی کار میری صبی غلبہ ایک کہ مہیہ پہلی صف میں ہمار
اگر مانتا میں اگر کوئی جس سے اجیر چوٹی میرے آئے میں اور قوم سے صفیں مرت کر لیں ہیں
پہلی صف پر پہنچ سکا میں اگر کسی صف میں گناہوں میں ہیں دیکھنا جسے کہ نفس مرا انسان باجیر کے لوگوں
نظر سے مراد پہلی صف میں آنا میں معلوم کیا ہے کہ نفس سے بڑے کے مخطوطہ اور اس سے
کہ نظر لوگوں کی ٹرائی اور جملہ مسائل میں فی الجملہ سے گفتیں جانا یہ کہ ہر عام عباد میں کہ حدیث
میں ہمیں پڑی ہیں آمیز میں رہا و عجب کی رنگی میں جس قصا اکی کی میں جس بی طاقت کو ٹری باثیری
صح و دفع کرنے میں امور کے صح میں جس کے کہ جرداری احوال میں اور مسندوں اور مکتبی سے اور
محل سے رہا تھا اعمال کے مسند و کاندہ میں ہر سا کا ہی جسکہ جانا انکا تہرہ میں علوم کلی
سند ایمان لایک ضرورت ہیں ہر اور دست عمل میر حاصل ہونے اس عقلم کے تمام امت و ہلاکت ہیں
اور صحیح و باطل اور احوالی اور مکتبی موقوف ہی اس علم پر اور اسی سے صفات دی ہی علم کو عمل
یاد جو کہ علم وسیلہ عمل کا ہی اور وسیلہ کتب و ہر مای مقصود سے و تہ میں حدیث میں آنا ہی کہ مراد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیحت عالم کی عابد پر ماسد نصیحت میر کے ہی ایک ادلی شخص ہر اصحاب
میر سے اور آتش اور حدیث اور اقوال صحابہ کے صح نصیحت علم کے سماعت میں اور مرادوں سے
علم میں جس کے میں اور جو کہ وسیلے اسکے میں اور مالی علوم محک معاد کے نصیحت میں اور نصیحت
علم اور نصیحت کی اسکی جگہ برماں کی ہی میں نصیحت علم کی اوجہ کرتی ہی طرف ایک امر کے تہ امور میں سے
ایک و مرکہ صحت عمل کی معروف ہی اور سپر اور دوسرے کہ فائدہ اسکا عام و مشہدی ہی ہر مانتہ تمام
حالات کے اور فائدہ عقل کا خصوص و لاری ہی ہر مانتہ کہیو الے ایک اور مری مرکہ خصوص علم سے ہر ادلی کی حق سے
طرف حالی کے اور مستغرق ہر ادلی ہر مانتہ میں اور یہ علم معصود اصلی ہی جو کہ علم کہ وسیلہ عمل کا ہی علم مشاہدہ
پس جو کوئی علم وسیلہ کو بجائے عمر لایہ ہے کے ہی کہ کوئیں کے راہ کو خائے اور سے سیکھا اور
عمل کیا مانتہ اور جس کے ہی کہتے مانتہ میں رہ گناہیں لکھی راہ میں علما اور جو کوئی سمت مسکت عمل
میں رہے مانتہ اور جس کے ہی کہتے راہ علما اور مقصد کو پہنچے مرہ اول علما کو رہا کے لے ہی
کہ حکو علمانی ہو نصیحت سے ہیں ابو و مانتہ اور مرہ دوسرے اگر علما دیں اور راہ دیکھ لے ہی اور

اس مرتبہ میں اگرچہ کمال سرفرت حق کو اسیر نہ کر لیں لیکن سبب نجات آخرت اور نفعیم جنت کا بڑیکہ اگر سارے
 کسی غرض کے اغراض کی بناوی سے طوط نہو حدیث میں آگاہی کہ جو کوئی سارے عمل آخرت کے دنیا طلب کرے
 نہ دنیا پاوے نہ دین اور مرتبہ تیرا عارفون اور واصلوں کا ہی اور تحقیق اس مرتبہ کا بغیر حصول دوسرے مرتبہ
 دشواری اور دعوی اسکا اسکا ہی یہی بیان فوائد غزلت اور آفات اسکیکا اور حسیب یہ معلوم ہو اتونا
 ہو اگر تہرج ایک کی دو نو نہیں ہے یعنی تہرج غزلت کی صحبت پر یا صحبت کی غزلت پر خطایاں بلکہ یہ مختلف
 ساتھ اختلاف اشخاص و احوال کے اور مدار اور حاصل ہونے فوائد و آفات کے ہی اگر فوائد غزلت میں بھی
 تو اسکو اختیار کرے اور اگر صحبت میں پاوے تو اسکو عمل میں ملاوے پس حق یہی کہ طریقہ اعتدال کا ملحوظ
 رکھے اور اپنی تین ایک جانب میں متناہی ہوڑے کہ اعتدال سب چیز زمین مستحق ہی اور دونوں طرف
 اور اطراف و تقریط کی مذموم فصل تیسری سچ اولب غزلت کے چاسیہ کی بفت غزلت سے اول دفع کرنا
 اخلاق و باطن کا یہ بعد از ان طلب سلامتی کی تہر تہر و دن سے بعد از ان خلاصی آفات تقصیر کے کہ قصور
 ادا کرنے حقوق سلا نہ زمین بعد از ان تنائی واسطہ عبادت مولی کے اور مقصود اصلی ہی ہی اور چاسیہ
 کہ غزلت میں موافقت کرے علم و عمل پر اور مشغول رہے ذکر و فکر میں تاثر غزلت سے پہرہ و براسیہ
 کہ غزلت فی نفسہ تعطیل و بیکاری ہی اور یہ مردے اور سوتے میں حاصل ہی اور مقصود دوسرے عبادت ہی
 اور چاسیہ کہ لوگوں کو ملاقات کر نیسے اور حاضر ہونے سے سارے اپنے منع کرے کہ یہ بات فوت
 کر نیوالی غرض غزلت کی ہی اور چاسیہ کہ لوگوں کی خبریں نہ بوجہ اور دہیات شہر کی اور خبریں عوام کی
 نہ سنے کہ یہ تمام ختم خطرات اور وسوسوں کی ہیں اور جسکے ختم زمین سے درخت آگاتا ہی اور شاخیں نکالتا
 اسبطر شستا خبروں کا اور جگہ دینا انکا دلین ختم و وسوسوں اور خطرون کا ہی اور تہوڑے ہوزی بر قیامت
 کرے کہ حریص آدمی کو غزلت میں زمین ہوتی اور طلب کرنا فراخی رزق کا مضطر کرنا ہی طرف مخالفت
 خلق کے اور ہمسایوں کے لہذا پر صبر کرے اور اکل آواز پر کان نہ کہے یعنی سنے نہیں کہ شاید کلنگہ اسکا
 کرتے ہوں یا بار آستے ہوں اور یہ باعث عداوت ہو اور غزلت کی تفریف بخوش نہو اور اگر بر آکسین
 غزلت کو تو ترک مخالفت پر نگین نہو اور راہ آخرت پر مستقیم رہے اور اوقات کو ساتھ اقسام نیکیوں کے
 تقسیم کرے اور چاسیہ کہ اہل موافق یا ہمشین صالح پیدا کرے کہ ایک ساعت اسکے ساتھ بیٹھ کر
 استراحت اور دفع ملال کرے اور مدار کار غزلت کا تمام اوپر انقطاع دنیا اور چیزوں دنیا کے ہی
 اور فنا دنیا کو ہمیشہ مد نظر رکھے اور آرزو سے درازنگی اگر رات کرے تو امید کل کی نہ کرے اور دن
 کرے تو انتظار رات کا فکرے کہ صبر کرنا ایک دور و روز کی سختی پر آسان ہی اور اگر میں باتیں برس عمر کو گزار

وہی ہے جو کہ
 درجہ اول
 درجہ دوم
 درجہ سوم
 درجہ چہارم
 درجہ پنجم
 درجہ ششم
 درجہ ہفتم
 درجہ ہشتم
 درجہ نهم
 درجہ دہم

وہی ہے جو کہ
 درجہ اول
 درجہ دوم
 درجہ سوم
 درجہ چہارم
 درجہ پنجم
 درجہ ششم
 درجہ ہفتم
 درجہ ہشتم
 درجہ نهم
 درجہ دہم

حذامین ہی جب تک کہ پیر سے اور یہ بھی فرمایا ہی کہ کوئی چلے راہ واسطے طلب علم کے انسان کہ جگہ خفا سے
 اوس کے لیے راہ ہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **طَلَبُوا الْعِلْمَ وَكُنُوا لِقَائِهِ** اور اگلے علم
 جہم اللہ مسافیت بعد واسطے سُنَّے ایک حدیث کے قطع کرنے سے جاہلین جہاد اللہ رائے دوس
 صحابیوں اور کے مدینہ سے مکر گئی واسطے سُنَّے ایک حدیث کے عبد اللہ بن اُمیس کی زبان سے
 ہر چند کہ انکو اپنے وہ حدیث بواسطہ کیسے پہنچی تھی اور اس طرح اکثر علماء نے واسطے علم کے سفر
 اختیار کیے ہیں اور محققین اوشائی ہیں رحمت کرے اللہ اس سب پر اور علم اخلاق اور صحابہ نفس ہی ضرورت
 دیں سے ہی اسلئے کہ جہاد راہ آخرت کا بغیر اچا کرنے صفوں کے اور درست کرتے اخلاق کے تسخیر ہی
 کہ آدمی باحلاق کو صفات باطن کی ممکن نہیں اور تجربہ اخلاق کا اور صفات نفس کا اکثر سفر میں مسرتو نا ہی
 اسلئے کہ بعض وطن میں اُنت پڑے ہوتا ہی سانسہ اون چیزوں کے کہ موافق طبع استیج کے ہیں
 فہم لغت و عادت کی چیزوں سے یس ظاہر نہیں ہوتی ہیں خباثتیں باطن اسکی اور سفر جو جگہ محنت اور
 شدت اور نہ ہونے لغت و عادت کی چیزوں کی ہی ظاہر ہونا خباثتوں اور صفوں اسکی کا اکثر ہوتا ہی بہر
 تدبیر و علاج اسکا ممکن ہی اسلئے کہ جب غلب ظاہر ہو تو علاج اسکا ممکن ہی لیکن جب غلب ظاہر نہیں ہوتی
 تو دفع کرنا اسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکی ج فوائد مخالف طلب کے مذکور ہوئی اور سفر ہی مخالفت ہی مستحب
 زیادتی مشقوں اور ضرروں کے اور علم ستانیوں قدر ستانی کا زمین میں ہی سبب حاصل ہونے بصیرت
 و بغین کا ہی اسلئے کہ کوئی چیز موجود اب سے میں ہی کہ دلالت کرے اور بحال مسرت اور
 قدرت اور علم خالق کے اور اس بات کو صاحبان دل کہ کان انکی حان کے گہلے ہیں اور اسے
 سمجھنا زبان حال کا کر سکتے ہیں خوب جانتے ہیں اور علم حاصل ہونے اس سرے کے
 رہنا وطن کا اور سفر ایر ہیں اور کمولنا اور بند کرنا کلمہ کا یکساں ہی اور وہ ہمیشہ سفر ہی میں ہیں
 اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنے والے آخرت ہی کے جانتے ہیں اور دوسرا
 سفر واسطے عبادت کے ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیاء اور علم کی
 قبروں کی ہی اسی تفسیر سے ہی اور جتنے کہ حالت خبات میں سانسہ دیکھنے کے
 برکت حاصل کریں بعد اسکے مرئیے اسکی زیارت سے برکت ڈھونڈیں جب
 لغات درجات انکے کے اور زیارت زندوں کی بہتر ہی زیارت مردوں کی
 سے کہ بہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور قطعہ کرنی عمل اور صلحا کے
 سبب عبادت ہی اور مسلمان بہائیوں کی ملاقات کرنے کی نصیحت ہے

۱۲
 چ اور اب بار بار کے مذکور ہو چکی ہیں اور جو حرارت کرے متاقدس کے لعل اعلیٰ مست ہیں اور
 رباب مسارا آسانی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت رسل العرب سے
 دروخت کی کہ جو کوئی اس شخص سے بیعت المقدس میں آوے وہ سطر رطل آبی کا دوا کرے گا پھر
 پاک چمکے ماں کے میٹ سے مدد پڑی اور متعال اوسکی دعا کو قبول کرے اور تیسرا ستر
 واسطے بہا کے کے اوس چیرے کے کوشش فرمائیے دس من اور ستر ہر کی سب سے ہی اور جزا
 حرد سے کہ واجب ہی ہاگما اوسے قد حکو مہ اور مال اور جاہ اور کثرت عیاش اور سبب کی ہی
 کہ یہ سچ چیریں تو سب بند کر دیاں خاطر کی اور سب فقر و دل کی ہیں اور تمام کمال دین کا صبر
 خارج ہونے دل کے جدا ہے مشکل ہی اگر قطع ہوا حلق ضرور نہ کا اور حاجات ملدی کا ممکن
 نہیں ہی ایک صیف اور کم کر مانگا ممکن ہی اور مشغول ہوا تندرہ دین و طاقت کے بعد و مسک کے
 ہی جو کہ مسک اور مادہ ہی راہ دین میں ترور راہ ہی اور حکم و دریا صحتوں کے اور حدیث حلق
 فراموش دل حاصل اسطر حکم کوئی حرم طبع ملاحظہ اور مسابہ اسکے سے سو تو ہوا اسل و متاع کا
 موجب تو س دل کا ہو گا لیکن حاصل ہوا اس حرم کا حصص ہوا انبیا اور اولیاء کے ہی اور اس
 اور عوام من مت تعاد و ہم ہی اور سال معاوت قوت دل کی حاشا سے موا اعلیٰ کے مامد اعلیٰ
 اور تمل کے ہی چ انبیا و روحوں مبارکی کے ہی جیسے صیف الحکم کم روح او ثنائی اور
 کوئی الحکم و مادہ ہی طبع و دل مت ثمر سے خلعت کے نخل میں جوئے گھر لگانے اس اور عالی
 مت سے سلوک کے مصلحت ہے اور گھر لے ہیں اور ان کے حضور اند میں فرق ہیں لہذا وہ مسک
 کرتا اور عادت ڈالیں زیادہ کرے قوت ظاہری کے سعیدی ہی طبع کا پندہ اور ریاضت
 چمد کرے و ماضی کے دل تمام کسی ہی اور احتیاد کر ماسر کا واسطے ماسر کے کے آفات و مہر سے
 عادات ملت شہی ہی عیاشی ووری و حرم اند علیہ کے کہا کہ مایہ بارہ ہی کہ پروردگار ایک مہر سے
 دوسرے مہر کو ماضی اور حاکم مشور و مو حاسبہ کے دوائے انتقال کرے اور ارہم جو اصل حلیہ
 علیہ ایک تہرہ راہ چالیں ورنے رہے اور جو تہا سرچھے کے لے ہی اور مہر سے
 کہ مضر ہوں میں مامد و ماور اسکے اور یا مصری مال میں مامد گرالی علیہ کے اندر کر ماضی
 کر لے علیہ کے عالمی واسطے حلق ہی اور خارج ہوئے عادت کے لئے صباں ووری ہی کو کسی
 و کہا کہ مشک تہرہ میں نکل جاتی اور ہلک لاج کی چہر پر لے جوئے علیہ حاسب میں ہو جگا کہ اس حالیہ
 ای الما عیدتہ کہ کہ ساسی سے کہ ملائے کا نوٹس ملندہاں ہی چاہا ہو جس کو دیاں رہوں کہ اگر

حکومت

ہم ہی اسے طرح کریں کہ ان جیکو کسی تو کہ ایک جگہ غلہ ازران ہی سکونت اختیار کروان کہ سلائی اور خاطر
 مسی آمین اکثر ہی اور تعلق ساتھ سبب کے منافی توکل کے معنی آئی پر سفر کرنا اور اسے صرف بہ اور تامل
 اس کے جائز نہیں حدیث میں آیا ہے کہ یہ وہ ایک بیماری ہے کہ بعض اگلی امتین ساتھ اس کے عذاب
 کی گئیں تین بعد ازان باقی رہی کہ کسی جاتی ہی اور کسی نالی ہی پس جو کون سنے اس کو کسی شہوتین
 چاہیے کہ وہ ان نہ جاوے اور اگر شہر میں ہووے اور وہ ان وہاں تو دہلے نکلے نہیں اور صبر
 کرے اور یہ ہی حدیث میں آیا ہے کہ طاعون یعنی وہاں ایک بیماری ہی مانند عذۃ اونت کے
 کہ موندہ میں نکلتا ہی جو مسلمان کہ او سے مرے شہید ہی اور جو کون شیر ارے شہر میں حالت ہماہین
 مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا میں جہاد کرے اور جو کون ہماہ کے وہاں سے مانند اوس کی پیروی
 کہ جہاد سے ہما کا اور حاصل یہ کہ ہما گنا وہاں سے اور جانا وہاں جگہ ممنوع ہی یہ ہی بیان سفر کے
 فائدہ نکلا اور اسی جگہ سے پت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر میں تو ثواب پاوے گا
 والا ہی ہی اور یہ ہی ظاہر ہو کہ سفر یا جہاد یا ہما یا سباح سفر جہاد ہی کہ واسطے اعمال آخرت کے
 یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطے حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو کہ زندگانی میں ضروری ہیں
 اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کہ ہیں وہ ہی داخل ہی اعمال آخرت میں اور طلب کرنا زیادتی کا اند
 قبیلہ دنیا سے ہی اور مداریت پری ہی حاصل کرنا مال واسطے قوت عبادت کے اور خبر گیری فقر کے
 اعمال اخروی سے ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سے ہو اور نکلنا چ کے لیے واسطے سنانے اور دیکھنے
 لو کون کے واسطے دنیا کے ہی اور اعتبار نیت کا واجبات اور بہاحات میں ہی اور حرام میں منقطع
 نہیں رہتی ہاں اور مرتب ہونا حرام کا جائز نہیں یعنی مشا ج وغیرہ کے لیے نکلا ہی یا تجارت کے لیے
 نکلا ہی اور نیت آمین اجبی ہی خبر ہوگی اور اگر قضائی وغیرہ کے لیے نکلے اور کہے کہ قیمت میری ہاں
 کہ یہ مال فقر کو کسلاؤ گناہ میت کچھ کام نہ آوے گی اس کام پر گزرنہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ سیر و سیاحت
 میں رہنا تشویش میں ڈالنے والا دل کا ہی مگر چ حق قبولوں کے اور اکثر سباح بیکار اور گدا پیشہ
 ہوتے ہیں اور اس کے فائدہ دین سے بہایت فائدہ یہ ہے کہ دگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیے کہ سفر ارادہ
 نیکے کہنے والی کا واسطے طلب علم اور دیکھنے ہر گون کے ہونا کہ آنکہ دل کی کہلے اور طریق عمل و فکر
 نامتہ گئے اور بعد اسکے اقامت یعنی وطن میں یا ایک شہر میں سکونت اختیار کرنی بہتر ہی مفصل و مختصر
 حج آداب مسافروں کے وقت نکلنے سے پہلے شک جہاد راہ سفر کا ہو تو چاہیے کہ اول حقون
 لو کون کے اور قرض قرض خواہوں کے ادا کرے اور اگر امانتیں لوگوں کی کتاب ہو تو ان کے سپرد کرے

اور اگر شہر میں ہووے اور وہ ان وہاں تو دہلے نکلے نہیں اور صبر کرے اور یہ ہی حدیث میں آیا ہے کہ طاعون یعنی وہاں ایک بیماری ہی مانند عذۃ اونت کے کہ موندہ میں نکلتا ہی جو مسلمان کہ او سے مرے شہید ہی اور جو کون شیر ارے شہر میں حالت ہماہین مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا میں جہاد کرے اور جو کون ہماہ کے وہاں سے مانند اوس کی پیروی کہ جہاد سے ہما کا اور حاصل یہ کہ ہما گنا وہاں سے اور جانا وہاں جگہ ممنوع ہی یہ ہی بیان سفر کے فائدہ نکلا اور اسی جگہ سے پت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر میں تو ثواب پاوے گا والا ہی ہی اور یہ ہی ظاہر ہو کہ سفر یا جہاد یا ہما یا سباح سفر جہاد ہی کہ واسطے اعمال آخرت کے یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطے حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو کہ زندگانی میں ضروری ہیں اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کہ ہیں وہ ہی داخل ہی اعمال آخرت میں اور طلب کرنا زیادتی کا اند قبیلہ دنیا سے ہی اور مداریت پری ہی حاصل کرنا مال واسطے قوت عبادت کے اور خبر گیری فقر کے اعمال اخروی سے ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سے ہو اور نکلنا چ کے لیے واسطے سنانے اور دیکھنے لو کون کے واسطے دنیا کے ہی اور اعتبار نیت کا واجبات اور بہاحات میں ہی اور حرام میں منقطع نہیں رہتی ہاں اور مرتب ہونا حرام کا جائز نہیں یعنی مشا ج وغیرہ کے لیے نکلا ہی یا تجارت کے لیے نکلا ہی اور نیت آمین اجبی ہی خبر ہوگی اور اگر قضائی وغیرہ کے لیے نکلے اور کہے کہ قیمت میری ہاں کہ یہ مال فقر کو کسلاؤ گناہ میت کچھ کام نہ آوے گی اس کام پر گزرنہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ سیر و سیاحت میں رہنا تشویش میں ڈالنے والا دل کا ہی مگر چ حق قبولوں کے اور اکثر سباح بیکار اور گدا پیشہ ہوتے ہیں اور اس کے فائدہ دین سے بہایت فائدہ یہ ہے کہ دگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیے کہ سفر ارادہ نیکے کہنے والی کا واسطے طلب علم اور دیکھنے ہر گون کے ہونا کہ آنکہ دل کی کہلے اور طریق عمل و فکر نامتہ گئے اور بعد اسکے اقامت یعنی وطن میں یا ایک شہر میں سکونت اختیار کرنی بہتر ہی مفصل و مختصر حج آداب مسافروں کے وقت نکلنے سے پہلے شک جہاد راہ سفر کا ہو تو چاہیے کہ اول حقون لو کون کے اور قرض قرض خواہوں کے ادا کرے اور اگر امانتیں لوگوں کی کتاب ہو تو ان کے سپرد کرے

ماں کو سہرہ کرنا تو رواج اور سکون کی بنا پر کوئی حد لگانا بہرہ و کرایہ کی اساس سنائی اور طلاق سے
بہرہ کی کہ پہلے سہرہ کے دور کت نماز استخارہ کی پڑھ کر جو کوئی کسی کام میں استخارہ کرایہ یا کام اور
کام کا بحر و مایہ اور حدیث میں آئی کہ سادہ اس آدم کی یہی استخارہ اسکا پہلے شروع کر کے
کسی کام میں اور یہی حدت میں آئی کہ آنحضرت ایہ اصحاب کو معلوم کرتے تھے استخارہ میں اور اہل برکات
تعلیم کرتے تھے سورہ قراں کی مٹی سے استقام کرتے تھے اسکے سکھانے میں اور اہل برکات
میں استخارہ لازم رکھتے تھے اور کبھی استخارہ کی حدیث کی پڑھ کر اس طرح کہ اول کو سہرہ
سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور قل یا ایہا الکفاروں اور دو سہرہ کر کے یا اول و اول عوا بعد اور حدیث میں
بہرہ و عاثرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخْرِکَ لِشَرِّ عَمَلِکَ وَ اَسْتَخْرِکَ لِشَرِّ مُقَدَّرِکَ وَ اَسْتَخْرِکَ مِنْ
اَمْرِ یَاۤئِسُ مِنْ خَدِیْکَ اَمْرٍ مِّنْکَ اَنْ تَهْتَدَ لِحُجَّتِکَ اَوْ تَقْرَبَ لِقَوْمٍ یُّکْرَهُ لِقَآؤُہُمْ اَوْ تَنْصَلِفَ
فَصَلِّکَ الْعَطِیْرَ وَ اَمَّا لَکَ مَعْدَاۤءُ وَاَفْرِسَا وَ تَعْلَمُوْا اَنْتَ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلٰمُ
الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ فَکَرْنَا اَنْ هٰذَا اَلْمَرْحُومُ اَبِیْ ذَرِیَّتِیْ وَ مَخْلُوْقِیْ
اور ماں کا نام جو حامی اور کھس بہ کام بہرہ ہر سہرہ سے دس سہرہ سے اور دس سال میں
اور عاثرے آمیز ہی اوّل حلی آمیز ہی و اِحْلِیْہَا فَاَمْدُہُ لَیْ وَ کِبَرُہُ لَیْ کُھَا رَہُ
اور احکام کام میں اس حال میں اور اس حال میں کہ اگر کوئی سے اور اس کے ان کے یہ ہے
اِنْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ فَکَرْنَا اَنْ هٰذَا اَلْمَرْحُومُ اَبِیْ ذَرِیَّتِیْ وَ مَخْلُوْقِیْ وَ عاثرے
میں ہے اس دور مانتا ہے کہ جس یہ قسم برای میں سے دس سہرہ سے اور دس سال میں احکام
آمیز ہی اوّل حلی آمیز ہی و اِحْلِیْہَا فَاَمْدُہُ لَیْ وَ کِبَرُہُ لَیْ کُھَا رَہُ
کا رہیں اس حال میں اور اس حال میں کہ اگر کوئی سے اور اس کے ان کے یہ ہے
اور جس یہ قسم کہ جو کوئی سے کسی کام کا وہ دور کت پڑے سوا سے
فرصت کے اور بہرہ و عاثرے اور مراد کام سے وہ کام ہی کہ مباح مراد اور دور کت استخارہ کے کہ سہرہ
کرتے میں بل مع کرتے اور سائے عمارت اور کرتے علاج اور ماسدائے کہ ماسدائے اور پڑے شرف
کہ اس سے استخارہ میں جاسے اور اس طرح استخارہ کر گیا جاوے کرے واجب و سہرہ میں اور بہرہ
حرام و مکروہ سکس اس استخارہ پڑے سے حوالہ اسکے حق میں ماسد مولیٰ اور مول و ارادہ مانتا
بہرہ و عاثرے سے مشکوٰۃ کی شرح میں گہائی اور وقت معر کے عاثر کت اور پڑے حدت میں آئی

۱۸۹۰

کتابخانه

فوت ہوئے ایک ایسے امر کی ہو کہ افضل ہی اتنی تو خوب نہیں ہی وہ احتیاط اسیلے کہا ہی علما نے کہ عالم کو
 سنا ہے کہ آپ کپڑے و جوڑے اگر قدرت و بلائے کی رکنا ہو اسیلے کہ اس مدت میں مشغول علم میں نہیں ہو سکا
 کہ افضل اعمال ہی اور بعضی کہ واسطے وضو کے راہ و دراز جانے میں تا جاری پانی پر سچین حقیقت میں
 بحث کرتے ہیں کیوں اس زمانہ میں مشغولی ذکر و فکر میں نہوں کہ عمل کا ہی اور یہ مخالف عمل صحابہ اور
 متقدمین کے ہی کہ انکو صاف کرنا و لکھا حقیر تما مستہر کرنے بدن کیسے بیان تک کہ صحابہ بعض اوقات
 بعد از کھانیکہ نائت نہ ہوتے تھے اور بانو کے تو ایسے نائتہ کو صاف کر لیتے تھے بسبب اسکے کہ کمال
 مستغرق ہوتی تھے اوقات انکی عمل قلبی میں اور فرصت نفوی تھے اسکی کہ معبود ہون نائتہ ہوئیے اور جملہ آداب
 سفر سے کہ متعلق ساتھ حالت پر نیکی طرف طے کے ہی یہی کہ جب قریب اپنی منزل کے پہنچے تو پہلے
 انکی کسیکو گھر میں بھیجے اور بیک ایک نہ جلا آوے کہ حدیث میں آوے منع کیا ہی آن مرد وصل اللہ علیہ
 وسلم جب تشریف لائے سفر سے تو اول مسجد میں آئے اور دو رکعت ادا کرتے بعد از ان گھر میں آئے
 اور چاہیے کہ واسطے کہروالوں کے اور اقربا اور دوستوں کے تجھ لاوے بچہ مخدور کے
 کہ یہ سب فرحت مل و ربا عث از دیاد محبت کا ہی اور جملہ آداب سفر سے کہ متعلق ساتھ باطن کے ہی
 یہی کہ بہت سفر میں کار آخرت کی ہو یا اس چیز کی کہ مدد کار ہو کار آخرت میں اور اگر سفر سب زیادتی
 وین کا ہو تو نکرے اور جب رحمت اپنے دلکی متغیر پاوے تو توقف کرے یا پر آوے اور چاہیے
 کہ ہر شہر کے داخل ہو شے قصد دیکھنے بزرگوں او سکے کا ہو اور کوششیں اس میں کرے کہ ہر ایک سے
 طلب فائدہ کی چیز کو کہ اگرچہ ایک ہی بات ہو اور قصد فائدہ کی جز طلب کرنے سے نفع اوٹھانا ہو
 اوٹے نہ بیان کرنا او سکا اور قصہ خوانی اور چو کچہ کہ سفر میں دیکھے عجائبات غرائب و سکوی بیان کرے
 اور تہ نہایت ریاضت ہی اور اگر بیان ہی کرے تو بقدر حاجت کے کہے اور کسی تقریب سے
 کہے اور کسی شہر میں زیادہ سات یا دس مٹھے قیام نہ کرے مگر یہ کہ جس شہر کی زیارت کو گیا ہو وہ
 کرے زیادہ رہنے کا اور اگر کسی ملاپ دار سے ملے تو زیادہ دن روز سے او سکے بان نہ شہر سے
 کہ یہ حدی ضیافت کی مگر کہ او سکود جانی تیری ناگوار ہو اور شہر زیادہ رہنے کے لیے اور اگر قصد
 کسی شہر کی زیارت کا کرے تو زیادہ ایک روز و شب سے نہ رہے یعنی اسیلے کہ بزرگوں کو تکلیف
 دینی اچھی نہیں اور سفر میں عیش و عشرت میں مشغول نہوں کہ اسے برکت سفر کی جاتی رہتی ہی اور جس
 شہر میں جاوے اول و ثانی بزرگوں کو دیکھے ساتھ ترتیب فصیلت کے بمعنی اول بہت بڑے
 بزرگ سے ملے پھر اوسے کم درجہ والے سے پھر اوسے کم ہی اور اگر ہر گھر میں ہو تو اوسے دروازہ کو

جان تمہارے اور رک کر دے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ لکھنا ہمارا رسول اللہ فرمایا
 مان سوگند اوس خدا کی کہ ذات شعلہ کی ہے جس قدر قدرت اوس کی ہے کہ ابھی چہرین و اصحاب ہو گئے
 اور بدتر اس سے ہیں کہا صحابہ نے سخت تر اس سے کیا ہو گا یا رسول اللہ فرمایا کہ تم لوگ حال تمہارا اوست
 کہ معروف کو منکر دیکھو گے اور منکر کو معروف کہا صحابہ نے کہ یہ بھی ہو نا ہی یا رسول اللہ فرمایا ان تنکرو
 زیادہ سخت ایک چیز و اصحاب ہو گئے کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جس وقت کہ امر کرو گے تم
 ساتھ منکر کے اور منع کرو گے معروف سے آخر حدیث تک فرمایا یعنی یہ حدیث بڑی ہی ساری
 حدیث بیان فرمائی اور یہ بھی حدیث میں ہی کہ اور تہی ہی لعنت اس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہ کہ ظلم کرے
 لوگ اور وہ دفع کرے اس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہے اور عاجز ہونا
 منع کرنے سے عاجز نہیں ہونا ہی اس لئے کہ اگر عاجز ہی نہ ہو جاسیے کہ اسے حاضر ہونا اور اسی جگہ سے اختیار
 کیا ہی لگے ہر گونہ نے غلت کو جب تک سچ فائدہ و غلت کے گزرا اور ممنوع حاضر ہونا
 قصداً ہی اور اگر حاجت ضروری ہو یا اتفاقاً اوس کے سامنے گھرے تو معذور ہی اور معین
 عجز اور قدرت کا ظاہر ہونگے یعنی ضرورہ یا اتفاقاً کیا اور یہ معین کر سکتا تو عاجز ہی اور اگر
 قصد کیا تو یہ عاجز نہیں ہی بلکہ گویا قدرت رکٹا ہی اور اس صورت میں ماحوذ ہو گا شبلی صورت
 اور یہ بھی حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
 آیا ہلاک ہوتا ہی وہ گناہ کہ جس میں صلحا ہونے ہیں فرمایا مان کہا صحابہ نے کہ کس سے
 فرمایا بسبب سہل جاتے اور سکوت کرنے انکے گناہوں سے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہی
 کہ حق تعالیٰ نے وحی بھی ایک فرستہ کو اپنی فرشتوں میں سے کہ فلاں شہر کو اوس کے
 رہنے والوں پر مارے اوست دی کہا اوس فرشتہ نے کہ امی رب میرے اوس میں ایک ہذا
 تیرے بند دین سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہیں کیا ہی حکم آیا کہ اس پر ہی مار کہ ہرگز نہ اس کا تیر
 میں ہو ہی بسبب گناہ خلق کے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالیٰ عذاب کریگا ایک
 گناہ والوں کو کہ اوس میں اشاران ہزار آدمی ہونگے کہ عمل اوس کا مامد علی انیا کے ہو گا نسبت کہ
 کرے اوس کے امر معروف اور ہی منکر کو اور حدیث میں آیا ہی کہ وہ لوگ کہ حکم کرتے ہیں اچھی
 باتوں کا اور منع کرنے میں بڑی بانوں سے اور محبت رکھتے ہیں رشد اور بعض رکھتے ہیں رشد
 وہ بہت کے بالا خاتونین ہونگے کہ وہ اوپر ہیں تندار کے بالا خاتون سے اور ہر بالا خانہ کے
 میں تین لاکھ دروازے ہونگے باقوت و زور دے اور ہر ایک ان میں سے تین سو خورون سے

اور یہ بھی حدیث میں
 ہے کہ اگر کسی شخص
 نے کسی شخص کو
 مارا تو اس کا
 بدلہ لے کر مارا
 جائے گا

کلاخ کما حادیکما حکو اکی طرف سطر کجاوہ کسکل کما د کسای لوگو ملائے وقت میں حکم اسی ملک کا اور مع
 نری مارتے کما مانوئے اور ہم جہ لاو سکل میں آدہ ہی حدیب میں آنا ہی کہ اصل سداوہ شخص ہی کہ حکام حکام
 حکم کرے اسی بات کا میں دارا حادوئے اوس میں منزل او سکل سب میں درماں حضرت حمزہ اور حضرت عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے موکل فضا حضرت حمزہ چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت حمزہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہما کے سداوہ صاحب سیدہ جوی میں اور نری اور رگی رکھنے میں اس کے ساتھ
 موکا یہ شخص ہی آدرا وال صغار کے ہی امر بالمعروف اور ہی میں المکرر فیصلت میں سیدہ ہیں
 حدیبیہ انماں رض سے یوحنا لوگوں نے کہ درماں رداوں کے مردہ کوں ہی فرمانا دہ شخص ہی
 کہ انکار کرے گناہ کا سادہ نامہ اور رماں اور دل کے کسی چاہے یوں کہ گناہ کی چیز کو اور سے
 حادوئے ورہ ہو سکے تو رماں سے مع کرے اور یہ ہی ہو و دل سے نور اچاٹے اور جسے کہہ ہی کما
 اہم سے وہ مردہ اور وہ کسی آدہ ہی حدیبی فرمانا کہ ردیک ہی کہ لوگوں میں ایک رماہ آدہ کا
 کہ مردہ گدی کا ان کے آگے محبت ترمو گا اوس میں سماں سے کہ امر وی کرے اوکو اور حضرت امیر المومنین
 مردہ سے منقول ہی کہ انکار کرنا گناہ کا سادہ دل کے سبب و مدعا مودا دل کا ہی آدرا نا ہی اچھا
 نے ابو مسلم حوالی سے یوحنا کہ در اور مرتہ ترائی قوم میں کیہ ساسی کما اچھا ہی کما بورت جو سکے
 کہتی ہی کما ابو مسلم نے کہ کسی ہی کما کھ مے کہ بورت نہ کہتی ہی کہ کوئی امر کرے رماہ مردہ
 اور مع کرے مکرے مردہ اسکا او سکل قوم میں جوار و مقدر رہو ہی ان کے آگے کما ابو مسلم نے کہ مع
 کہتی ہی تو رت اور جوت کما ہی ابو مسلم ف حاصل کہ سکے فولی کام ہی کہ بورت سے نہ مات
 معلوم ہوتا ہی کہ امر معروف اور ہی مکر کرے سے لوگ شخص کہتے میں اور جوار و دلیل جلتے میں اس میں
 کہے ہو کہ لوگ جھکا اچھا جلتے میں و معلوم ہو کہ تم امر معروف اور ہی مکر کرے سے موم کے میں ابو مسلم
 اور اکیا اسے صورت کا کہ نور میں کتی ہی اس قاصر یوں اس اور واقع میں میں اس میں اگر لوگ
 نمی اچھا اس اور حاصل سکے امر معروف اور ہی مکر و احب ہی ما وجود قدرت رکھے کے اسر اور
 ادنی درجہ اسکا نہ ہی کہ انکار کرے دل سے اور اگر ملک میں قوم میں سے اسکا اھیار کرے تو سے
 سادہ ہو جانا ہی **مصلح و سیر** ہی چہ شرائط محض کے لیے امر معروف اور ہی مکر کرے اسکا
 شرائط محض کے سے یہ ہی کہ وہ مکلف ہو لے عاقل اور بالغ ہو پس احتساب دواہ پر اور رشک
 واجب میں دواہ تو ظاہری کہ وہ صلاح اسکی میں رکھتا دنا کر کا وہ ہی جو کہ مکلف احکام مسرعی کا

اس کا
 اس کا
 اس کا

محل کے۔ یہ سب حکم کر کے ایسے جس حاصل ہونے کے بعد کہ اگر کسی کو حکم کر دیا جاتا ہے کہ وہ اگر ایک
 نیکو تو اور دیکھو یہی کہو اس لیے کہ شک میں ہی کہ اگر کسی کو دلائل کربانی اور حجت عظمیٰ کے
 اور مردار و عالم رحمت مری اس لیے کہ ملامت انہوں کو دے کر کہیں میں گزرتے زیادہ
 رونق پائی۔ سب سے اس کے اگر اس کے احوال میں جو ہی حد تک چلے متاثر علیہ السلام کی ہر
 اس میں ہی نصیب کر کے حیرت کے سے نصیب قبول کر کے اس سے کہیں معلوم ہوا کہ یہ جو
 میں ہی اور یہی ہی کہ اس میں کیا کہ سرم رکھ کر اور اس سے لازم میں کیا کہ حرام ہو گیا ہے تو
 میں ہی اور اس میں شک میں کہ ترک کرنا چاہیے اور حکم کرنا سزاوارتہ اس کے ہر حد کہ عبادت ہی نہیں
 ہو کہ جس ترک کر کے ایک عبادت دوسری کا ہی حال فراحت سے ہیں موت عرب کے
 اور عقلی دلوں میں سے ایک قوم دہلی کی کہ اس حد تک کہ عبادت ہی ایک عبادت قبول کر کے ایک اور
 اس طرح پیدا اور دوسرے کرنا چاہیے اس کا اس طرح اس کا اس طرح اس کا اس طرح اس کا اس طرح اس کا
 اور دوسرے کو کہ مکر صانع کرنا اور سدا مومنا سدا کا نواز دہی نگہی کے خیال ہی میں نہ ہی نگہی کا
 سدا سدا کو کہ مکر صانع کرنا اور دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے
 سدا محسوس ہے کہ ہی اور حجت دلوں علیہ سے نہ ہی کہ اگر اس کا مکر صانع کرنا سدا سدا کے علی کے حاضر
 کر کے ہم سدا سدا کے وہ ہی اس کے عبادت ہی اور عقل عبادت دوسری اس حاضر جو سدا سدا کے اگر کوئی
 اس کے کہ میں دیکھ کر اس میں اور سدا سدا کے نہ ہی کہ اگر اس کا مکر صانع کرنا سدا سدا کے علی کے حاضر
 کرنا اور سدا سدا کے وہ ہی اس کے عبادت ہی اور سدا سدا کے وہ ہی اس کے عبادت ہی اور سدا سدا کے وہ ہی
 دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی
 میں ہی اور دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی
 عبادت ہی اور دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی
 میں ہی اور دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی
 عبادت ہی اور دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی
 میں ہی اور دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی
 عبادت ہی اور دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی دہلی قوم قوت حال سے ہی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور بہ موجب نفرت طبعی اور انجاء عقل کا ہی ماسد قریب طبیب ہو کہ اوس کسی کے پیشہ زنا کرے
لیکن کہانے غصہ کے سے برہنہ ہو کر اور کوئی جو دل دے اور غیبت سے باز رہے پس نہیں کہتی ہر
ہم کہ پرہیز کرنا اسکا طعام غصہ کے سے اور باز رہنا اسکا غیبت سے ماحشہ ہی ہو کہ کسی میں ہم کہ
غذاب و مواخذہ اوس کسی پر کہ طعام حرام ہی کھا دے اور زنا ہی کرے زیادہ ہونما ہی اوس کسی
کہ ایک چیز کے اولیٰ دو چیز و تین سے ایسی ہی ثواب اوس کس کا کہ دوسرے کو حکم کر رہی اور آپ ہی
عمل کر رہی زیادہ ہی اوس کیے ثواب سے کہ ایک ہی چیز کے قسط اور جملہ دلیلون عقل سے
یہ ہی کہ اس تقدیر پر احتساب کا و کاسی مسلمان پر جائز ہو اسلئے کہ کافرا کا مسلمان کو کہ زنا مت کر
فی نفسہ جن ہی اور کرنا اسکا کفر کو مافی اسکے نہیں ہی حالانکہ کاسی علمائے کہ احتساب کا و کاسی مسلمان
حاضر نہیں اور جو اس دلیل کا بہی کہ نہ کرنا احتساب کا و کاسی مسلمان پر اس جہت سے نہیں ہی کہ کلام
اسکا فی حدیثہ غی نہیں ہی بلکہ اس سب سے ہی کہ احتساب تقصیر ایک طرح کی حکومت درگم کو ہی اور
کافرا کا مسلمان پر حکومت ہی بہن و ماحصل اللہ لا کفر من علی المؤمنین سبیا دیکھنا فاسق
چونکہ مسلمان ہی سختی حکومت کاسی فی الجملہ پس نہیں کہ ہم کہ کافر ماحود اور غذاب دما حود کا
آخر میں سبب کہنے اپنے کے مسلمان کو کہ زنا مت کر اس جنیت سے کہ وہ نہی ہی زنا سے
اور جملہ شرائط احتساب سے یہ ہی کہ قادر ہو محتسب احتساب پر اور احتساب کا دل سے ہی کہ دل سے برابر اسلئے کہ
جو خدا کو دوست رکھی گا اوسکی نافرمانی کو بالضرور فرما جائی گا اور اوستے نیچے اور مرہ نہیں ف پینے اولیٰ
درجہ اسبہن یہی کہ دل سے تو برا جائے اور یہ ہی ہو تو برا ہی نقصان ہی چاہیے کہ دوست میں
ایا ہی کہ جو کوئی جہاد کرے بد دیون سے ساتھ ساتھ اسے کے بس وہ مومن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اوسے
جہاد کرے اوسے ساتھ ساتھ رمان انہی کے کہ وہ مومن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اوسے
ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہی اور نہیں ہی سوا اسکے ایمان سے دانہ رائ کا یعنی
رائ کے دانہ برابر ہی وہ ایمان نہیں رکھتا اتنے بہ ہو کہ ابی حدیث کا کہ شکوہ میں ہی
اور اوسکے جملہ اخیر پر سید جمال الدین نے لکھا ہی کہ بہ اسلئے ہی کہ حسنہ دلسی ہی برا
نہ جانا تو وہ راضی ہو خلافت ترع پر لیس ہو گا یہ کفر اور منع کرنا گناہ کا سبب غیبت
مختص کے ہی یعنی جسکو عزت اور سمیت دین کی ہوگی وہی منع کر چکا اور فاسق بے جا کہ
کیا پرواہی اسکی اور جو بیچارہ کہ قدرت نہ کہے منع کی اوسکو مواصہ کے کچھ چارہ نہیں کیا کرے
سے روز و شب باطنی خدا عہدہ نہ تو انکر دہا چاہا ہے کہ مراد عجز سے ہی عجز ظاہری اسن ہی

مگر خوف کھنے قدر کا کلام مع دینا اور دینی کا پیچ معی عمر کے ہیں پس یہاں کشتی ہی احتمال ہو سکے
 پہلے یہ کہ جائز ہے کہ بات نہی منع کر گئی اور خوف کسی امت کا ہی نہیں ہے کشتی ہی نہیں ہے اور خوف میں
 اور احتیاج ہے احب ہی اس لیے کہ یہاں تو ہی قدرت حاصل ہے اور وہ دوسرے یہ کہ جائز ہے کہ قطع ہوتی
 کر گئی بات نہی اور خوف ضرر کا ہی نہیں ہے صورت میں واجب میں ہی احتیاج ہے کہ مگر حرام موت ہی
 بعضی ممکنہ و ممکن حساب ہے کہ اس میں ممکنہ جہاد ہو مگر کہ حاجت ضروری ہو کہ تمام بار و زحمات میں اور صلاح میں
 ہوا لا اثم میں ہی مگر یہ کہ حرکت کریں گناہ برا اور محال ہوا کسی کی ممکن مواد پیش ہے یہ کہ منع احتیاج کرے
 لیکن خوف ضرر کا ہی نہیں ہے اس صورت میں ہی واجب میں ہے اس لیے کہ خوف احتیاج سے منع کرنا
 گناہ کا ہی ہو وہ غیر کا جس نکلے اگر واسطے الطاعت اور تعارض اسلام کے کرے و مستحب ہی خوف سے منع کرے
 لیکن ضرر لاحق ہے جس کے سبب نہ ہو کہ ایسا کرنا اور کوڑ ڈانے و ممکن حامی کی سرمر اور کوڑ ڈانے کے میں صل
 اس صورت میں ہی واجب میں ہی لیکن حرام ہی نہیں ہے بلکہ کمال میں اور دعوی کا نہی کہ بعد ضرر
 حد اقل کی راہ میں اور اس سے اور حد میں مگر لیکن جس کے کی آئے دوسرا طالب کے صلحت نہ واقع
 مولیٰ ہی ان کے اہل دارالرحمہ علیہ کے جس کے بعضے حاکموں سے ایک بات نہیں ہے عادت سے
 کہ ان کا کر دینا میں اور عادت میں کہ مگر بار ڈالی کا جس بار سے حامی مانع رہا اور کسی نصرت کو و لیکن ان کا
 شیے کہ نصیر اور اس کے جس عیب مدد کر دیکھنا اس میں کہ سادہ اور احداث جس کے مارا عادت میں لیکن
 اگر کوئی طالب طوارق میں لیے ہوئی مشاہدہ اس کے اتنے میں سالہ اسرا کا ہو اور جسے جانے کہ محمد
 کے کے صل کر دیکھنا تو اس میں کیا کوئی وجہ میں کہ اس کا حرام ہی مانہ کہ جس کر مالک کا گناہ ہے
 سب گناہ کرے دوسرے جس کا ہو گا تو یہاں ہی احتیاج کرے اس لیے کہ خوف احتیاج سے مع
 کر گناہ حاصل ہو و عذر کا نہیں ہی بلکہ عوص باطل کرنا اصل گناہ کا ہی اور جب نہ حاصل ہو تو سب
 کو یہ عادت ہو گا اور رعایت کر لی مراتب مگر ات کی لازم ہے کہ دیکھے کہ جس مگر کو تو نہ کہ یہی مرتبہ
 اس کا جس مگر نہ کہ اس احتیاج کے نتیجہ میں ہی کسی میں جسے جس کو تو نہ کہ یہی اگر وہ اس کا کم
 اوستہ مارا ہی تو اس احتیاج کرے اور اگر نہ وہ ہی وہ دست اس کے تو کرے اور گناہ اس میں
 حکم نفس میں ہی نہیں اگر گناہ غالب ہے ضرر کا ہو تو حکم نفس میں ہی اور جب صورت سنگ و درجہ
 احتیاج ہی اور ضرر خوف میں سلامتی طبع اور اعدال حلقہ ہی بعضی حج مقدر امر معروف اور نہی
 سکر کے خوف اس کا متفرق کہ متداول المراج اور متداول بحلقہ ہو اس لیے کہ مولیٰ آدمی ہر ہی ہی
 میرے اور حامی اور بہرہ اور نہی اور حرکات کہ مشاہد ہی میں مشرعا ہو کی کہ مرتبہ توسط کا ہی

میرے
 میرے

پس مرد شجاع کو خوف ہو تو اس کا اعتبار ہی اور زمین تو زمین اور یہی سبزی کشتی کے سوار ہونے میں بیٹھے
 بیٹھے تو نہایت ڈر سے زمین کشتی کے سوار ہونے سے اور بعض کچھ ڈر زمین رکھنے اگرچہ مخالف سی ہو تو کشتی
 میں جا بیٹھتے ہیں پس زمین ہی اعتبار تو طول نکال ہی کہ جو ہوا موافق میں زمین ڈرتے پس اگرچہ اسلام کے حاکم بزر
 ایسے لوگ ڈرین ڈوب جانے سے اور کسان غالب ہو ایکو ڈوب جائیگا تو ان کا اعتبار ہی اور یہ محد و دیو کی
 نہ وہ لیکن بعضوں نے کہا ہی کہ جس پر غالب ہو بڑی تو بہتر زمین ہی اس کو سوار ہونا کشتی پر و اس طرح اسلام کے
 اور قمار اول ہی ہی اس لیے کہ دفع ہو نا بڑی کا ساتھ عادت ڈالنی اور تجربہ کے ممکن ہی و امداد علم حاصل
 کیے چ ضرر اور کمزور کے کہ متوقع ہی پہنچا اس کا احتساب میں احوال مختلف ہی بعض کو بات سخت مکر وہ معلوم ہوتا
 اور بعض کو مارنا اور کال دینا علی ہذا القیاس اور چیزیں بنا بر اختلاف و فصول اور حادثوں کے اور تعاقبات
 حال ہر ایک کے بچ غرت و حرمت کی اور تفصیل بیان کرنی اس کی مشکل ہی و لیکن نہایت اس کی یعنی قاعدہ کلیہ کا
 یہی کہ کہا ہی علمائے مکر وہ بقبض مطلوب کی ہی بیٹھے ایک تو ایسی چیزیں ہیں کہ جکی خواہش و کتا ہی آدمی
 اور ان کے مقابلہ میں مکر وہ ہی کہ اس کو بڑا جانتا ہی اور مطالب خلق کے دنیا میں چار چیزیں ہیں ایک علم اور
 وہ متعلق ہی ساتھ روح کے اور دوسرے صف اور وہ متعلق ہی ساتھ بدن کے اور تیسرے ثروت
 اور وہ متعلق ساتھ مال کے ہی اور چوتھے جہاد اور وہ متعلق ہی ساتھ لوگوں کے دلوں کے اور مٹی جہاد
 کے ہیں مالک ہونا لوگوں کے دلوں کا جیسے کسی ثروت کے مالک ہونا اور ہونے کا ہی اور جیسے مالک ہونا
 در ہون کا وسیلہ حاصل ہونے مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلوں کا واسطہ ہی حاصل ہونے معاہدہ
 اور تحقیق جہاد کے معنوں کے اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکستا ہی اور حاصل یہ کہ مطلوب
 دنیاوی خالی این چار چیزوں سے زمین ہی اور طلب کرنا ان کا یا اپنے لیے ہی یا واسطہ اقربا اور دوستوں کے
 اور جب مطلوب یہ ہوے تو مکر وہ ہونا ان کا ہو کا اور نہ ہونا ان کا یا تو ساتھ جاتے رہنے ایکے ہو اور حاصل ہونے
 یا ساتھ ممکن ہونے حصول اور انتظار اسکے زمانہ آئندہ میں اور جائز زمین ہی ترک کرنا احتساب کا اس قسم اخیر
 میں مکر وہ قن حاجت و ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی ف حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہ کہ سہل قسم
 تو یہ ہونی کہ مکر وہ یہی کہ وہ چیزیں حاصل ہیں اور جانتا ہی کہ اگر احتساب کر دینا تو وہ چیزیں حاصل ہیں
 پس اس صورت میں ترک کرنا احتساب کا جائز ہی آخر قسم اخیر یہ ہونی کہ وہ چیزیں ہیں نہیں لیکن ممکن
 اور موقع ہی حاصل ہونا ان کا اس صورت میں ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی بیان مسلسل
 اس کا یہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضروریات دین کو اور سو ایک تعلیم کر نیوا لیکے شہر میں کوئی اور زمین یا ہو لیکن
 سب طبع اور تابع اس کے ہوں اور زمین غالب سے معلوم اس کو ہو کہ اگر احتساب کر دینا تو وہ حاصل نہ

ع
 ۱۳۱
 ۱۳۱
 ۱۳۱

اور بغیر پست لباس مختلف کے بار ارمین نہیں نکلتا اور احتساب میں خوف زیادہ یا کرنے اور پستان
لباس غیر معمول کا ہو تو یہ عذر نہیں ہی بیچ ترک کرنے اور معروف اور ہی منکر کے کہ یہ ختم بیان ہوا
اور اسے طرح خوف غیبت اور امانت کر نیکازبان سے ساتھ حامل اور جمع کرنے کے اور نیت
کر نیکے ساتھ رہا اور نفاق کے عذر نہیں ہی اسلئے کہ اگر ایسے امور کا اعتدال ہو تو حاصل واجب ہے
احتساب ہی کی جاتی رہے اور حال ہونا احتساب کا ایسے امور سے ممکن نہیں ہی کہ اسد نفاے
فرمانا ہی ولا یجھک فی حق التو مئة کا ترجمہ اور اگر منع غیبت سے کرے اور حجابی کہ وہ اور دیں کی
غیبت جو نیکے نہیں اور اسکے ہی عیب کر نیکے تو منکر سے اسلئے کہ میں زیادہ جھگڑا ہوگا لیکن لا جہا
کہ اسکی ہی عیبت کرین کے اور لوگوں کی غبت سے باز آویکے موع کرے کہ میں سیوہ ابتکار ہی
بدنام بیان تباہی خوف کر نیکے تو منکر کے مکروہات سے اور حجاب کر خوف ہو پختے مکروہ کا اپنے انوا
اور دوستوں کو اس میں اجارت ہی ترک کرنے احتساب کی جگہ اول ہی اسلئے کہ حفاظت و نگون کی
نیچے مکروہ کے سے مقدم ہی اپنے نفس کی حفاظت سے جانا جاسیے کہ بعضوں نے احتساب
اذن امام کو ہی شرط گردانا ہی اور ہر کیلئے لیے حوام الناس میں سے مات میں رہی لیکن صحیح
یہ ہی کہ اذن امام کا شرط نہیں ہی اس میں اسلئے کہ آیتیں اور حدیثیں دلائل رکتی ہیں علی العموم پر
اور خاص کر ناسا نہ شرط اذن امام کے منکار ہی اور یہ بات اصل کچھ نہیں رکتی اور اگر کہیں کہ احتساب
ایک قسم ہی حکومت کی اور اسلئے کہ فخر کو نہیں پہنچا کہ احتساب کرے مسلمانوں پر ایک جواب یہ کہ میں
کہ اس قدر حکومت ثابت ہی ہر ایک کے لیے بسبب میں و معرفت کے اور احتساب معلوم کروانا اور ناسا نہ کہنا
احکام شرعی کا ہی اور معلوم کروانا اور سکھانا دین و احکام شرعی کا کیونکر موقوف ہو اذن امام پر اور
یہ ہی کہ احتساب کے لیے کسی کو متبہ بنی اول تو یہ یعنی معلوم کروانا اور دوسرے و غلط فہمی نصیحت
کرنا اور خبر سے نہ و نصیحت یعنی بڑا اور نیت کہنا جس کے کہ ای جاہلی ہی حق اور ماندا کیلئے اور جو سے
منع کرنا زبردستی مانند توڑ دالنے کیلئے کی چیزوں کے اور اوند مادے تراب کے اور میں نے کہے نہ کہ
اور بانچوں میں ڈرانا اور تدبیر کرنا ساتھ ضرر عذاب کے اور جو احتساب کہ موقوف ہی اور اذن امام کے یہ مرتبہ
یا بنچوں ہی اسلئے کہ اس میں استیجاب ہی مدکاروں کی اور لٹنے مارنے کی آبی ہو رہے و عطا و خواہ میں کہ موقوف نہ مال کا
اذن امام کے کچھ معنی نہیں کہ ناسا اور جاہل کہنا اور جنی کہنا کلام تجاہلی اور سچ سے جگہ موصول ہی آبی وارد یا کہ
کہ یہ مرتبہ پنچین مرتبہ بانچوں کو ہی مثلاً اول نصیحت کرنا اور انجام کو نیت تدبیر کی سخی تو بہر اس میں ہی حجاب
اذن امام کی ہوگی امد اعظم اور حکایتیں اگلے بزرگوں کی بیچ احتساب حرا اور بادشاہوں کے بہت ہیں

مس موقوف ہوا اسکا اوکے اور ہر ملک فصل فیس پر چکر لگاؤ اس حیرے کہ نہیں مساطی ہو
حکمہ مراد اوکے سے سری کردہ سر سر کو اور مراد مر کے سے ہی اس کی گئی سیر میں حاصل ہر کوئی
حکمہ مر مر محنت سے اور اسات مخصوص میں ہی ہمارے محنت کے سر جو کوئی دیکھے لڑکے یا دارا کو
مراب سے تو اس کو رواج ہی کہ مراب کو منسلک سے اور اس کو سر کر سے اور اس طرح اگر دیکھے
کہ نوادہ چار ماہ سے ما نوادہ سے جماع کرتا ہی تو رواج ہی مس کر اسکا حال اگر تیر چیر مس
میں ہیں نوادہ اور لڑکے حق میں علم اور یہی ہی کہ احتساب محرم میں ہی گھر دیکھا ہو جس کو مشیر میں
حاری مر مابہی اور حکمہ مر افکا اس حیر کے سے یہی کہ وہ تیر جو تیر ہی محال میں اس گماہ میں
کہ لڑکے احتساب میں ہی مراب کے لیے حوام الناس میں سے لکھو وہ موقوف ہی حکمہ مر اور
احتساب میں ہی اس حیر میں کہ محال رکھتی ہو واقع ہو حکمہ مر اید کہ وہ واقع ہو اور اس طرح اگر محنت کے
آراستہ اور قاسم قرار سے معلوم کرے کہ یہاں شراب ہی آؤ گی اگر وہ عطا وصیت کرے تو چار
میں رواج میں اور اگر محنت کے لوگ سکھوں تو وصیت ہی کو کرے کہ اس میں ہر گالی ہی اور اگر وہ
مراب طار و قوی ہو محک حالت قدیمی کے مانند مشے کے اور در و وارہ حمام جو روئے تو چار
میں کرے مر حکمہ مر محال ہی کہ کسی اور عرص کے لیے مشے ہوں لیکن اس واقع میں یہی کہ اس کے گور
اور لگاؤ کر کے لیے مشے میں اور شاید کہ یہ بہانہ تعداد احوال خاص کے معلوم ہو یعنی اس ملک
محصن ماکار و ماں مٹا ہی تو قرعہ قوی برائے کامو کا اور اگر کوئی مشق مشا پر کا تو محال قوی ہر ملک ہو گا
کہ کسی اور کام کے لیے مشا ہو اور اسبابی حکم ہی نو رہی اور حوال کا اور طری حالت میں ہر نفس کو
اور حکمہ مر لٹاؤ اس حیر کے سے یہی کہ مراب طار جو محنت اور محنت حرام ہی اور چکا میں اسے
مرگوں کے اس بعد میں چ حقوق مسلوں کے گئی گئی اب حکام میں ہی کہ طار جو کل اور
یو سدہ ہو کل کما حدی کما ہی علمائے کہ جو کوئی ایسے گھر کے اندر گماہ کرے اور در و وارہ ہو کہ لکھ
نور و اس میں ہی کہ اس کے گھر کے اندر اس ملک کہ گھر کے ہر سال سال گماہ کی طار جوں مانند اور مر
اور آؤ مر سنو کہ وہ اور اس میں ہو کہ لوگ کو یہ کے سب میں اس صورت میں احتساب لکھ ہی اور اگر
ایک یو اس کے قیچے سے ہو مراب کی آئی ہو اگر قرعہ سے معلوم کرے کہ اس میں ہو کل ہو ہی کہ تیر کہ اگر ہی
کہ گئی میں قصد لکھ اور اسکا کرے اور اگر حاسے کہ مر ہو مراب کے مہے کے مہے ہی اس میں
احلاف ہی اور طار یہی کہ حاکم خواستہ اس اور کسی چھو کہ لکھ کہ مر مہے لکھ کہ یہ ما اس کے
حیاتی لیے حاکم ہر چند کہ وہ ماسق جو چار میں ہو لکھ اسکا یہاں ملک کہ طار سناتہ علامت کے

اور بسبب نرسے فسق اور سیکے دلیل نہیں بکڑنی چاہیے اس پر کہ شراب ہی ایسی ہے کہ فاسق ہی اخلاقیات کو تباہ کر دے وغیرہ کی شاید وہی لپی جاتا ہو اور چچا کو لہجہ جانے سے یہ قیاس نہ کرنا چاہیے کہ شراب ہی ایسی ہے کہ جہاں تک یہ بہت سے باعث ہوتے ہیں اور اگر اوکل ہو پہلی ہوں ہو تو جائز ہی کہوں اور اسکا اور اس طرح مزایا اگر کپڑے کیے بیچے ہو اور شکل اسکی معلوم ہوتی ہو تو اسکو بھی کہوں ناجائز ہی ایسی کہ مقصود جانا ہی ساتھ جس حالت کے کہ ہو اور یہ جائز نہیں ہی کہ طلب کو ملے گی کہ اسے اور کے کہ قبول کہ تیرے کپڑے کیے بیچے کیا ہی کہ یہ بخشش ہی اور معنی بخشش کے طلب کرنا نشانی معرفت کا ہی اور اگر نشانی خود حاصل ہو بغیر طلب اسکیے تو وہ بخشش نہیں ہی اور بخشش حرام و ممنوع ہی ساتھ آیت قرآن کے ولا تجسسوا اور جملہ شرائط اس چیز کے سے برہی کہ منکر معلوم ہو بغیر اجتہاد کے یعنی اتفاق ہو امانوں کا اوکل برائی ہو اور جس میں اختلاف ہو اس میں حساب نہیں ہی پس حقی کو نہیں پہنچتا ہی کہ شافعی پر احتساب کرے یا کمالیہ پھر وہ گوہ اور جرح کے اور مانند انکیے اول چیزوں میں کہ ہمارے مذہب میں جائز ہیں مانند پینے میوے کے کہ جو شافعی پہنچتا ہی کہ حقی برا اعتراض کرے اول چیزوں میں کہ ہمارے مذہب میں جائز ہیں مانند پینے میوے کے کہ جو شافعی کہے اور مانند شفعہ ہمسایہ کے اور مانند انکیے لیکن حقی یا شافعی اگر خلاف اپنے مذہب کے کرے تو ابنا بر ایک کو پہنچتا ہی کہ دوسرے پر احتساب کرے یا نہیں محتار یہ ہی کہ پہنچتا ہی ایسی کہ میرا ہے اعتقاد میں خطا پر ہی پس محتسب کو پہنچتا ہی کہ اسکو مذہب و مکال لازم کر دے کہ باوجود اعتقاد حرمت کے جرات کیونکی تو نے اس پر نقد بر اگر ایک مرد بدتر ہو اور اسکی بیوی بدو کہ اوکل باپ نے عقد کیا بدیہی اگر کچھ ہے اور اسکو بسبب بکڑن کے معلوم نہ ہو اور وہ اس عورت سے بقصد زنا کے جماع کرے یعنی لڑک پن میں باعتقاد اسکے کہ وہ اجنبیہ ہی تو محتسب کو پہنچتا ہی کہ اسکو منع کرے اسلئے کہ وہ اپنے اعتقاد میں گنہگار ہی جماع کرنے میں اور اگر بخلاف اس بات کے کہ محتسب کے اعتقاد میں حق ہی احتساب کرے تو ہی جائز ہی اور ایک جماعت علماء کی اسپر ہی کہ احتساب مختلف فیہ میں ہرگز نہیں اور یہ مسائل فقہیہ میں ہی اور اعتقاد کے مسائل میں مانند خطای اعتراض اور رافضیوں اور مانند انکیے چ سارے اعتقاد یہ اپنے کے پس احتساب اس میں واجب ہی ہر چند کہ اپنے گمان میں حق پر ہیں لیکن چاہیے کہ بغیر مدد حاکم اور بادشاہوں کے احتساب اعتراض نہ کرے کہ وہ ہی شہادت اور دلیلین فاسدہ رکھتے ہیں ساتھ انکے مقابلہ کرنے کی اور نوبت تراغ و فتش کی پہنچگی اور مقصود و حاصل نہیں ہو گا لیکن اگر حکم بادشاہ کا ہو گا تو احتساب و نیز پیر مناظرہ کے تصور ہی کہ حکم بادشاہ کا مقابلہ نہیں کر سکیں کے فصل جو تہی ایچ درجوں اسکا جاتا چاہیے کہ احتساب کے کو آجین ایسی کہ قصور اس سے کرنا ہی ظاہر ہوتے گناہ سے کہ باعث حق نہ تھکے ہی پس اگر اسکا

اور بسبب نرسے فسق اور سیکے دلیل نہیں بکڑنی چاہیے اس پر کہ شراب ہی ایسی ہے کہ فاسق ہی اخلاقیات کو تباہ کر دے وغیرہ کی شاید وہی لپی جاتا ہو اور چچا کو لہجہ جانے سے یہ قیاس نہ کرنا چاہیے کہ شراب ہی ایسی ہے کہ جہاں تک یہ بہت سے باعث ہوتے ہیں اور اگر اوکل ہو پہلی ہوں ہو تو جائز ہی کہوں اور اسکا اور اس طرح مزایا اگر کپڑے کیے بیچے ہو اور شکل اسکی معلوم ہوتی ہو تو اسکو بھی کہوں ناجائز ہی ایسی کہ مقصود جانا ہی ساتھ جس حالت کے کہ ہو اور یہ جائز نہیں ہی کہ طلب کو ملے گی کہ اسے اور کے کہ قبول کہ تیرے کپڑے کیے بیچے کیا ہی کہ یہ بخشش ہی اور معنی بخشش کے طلب کرنا نشانی معرفت کا ہی اور اگر نشانی خود حاصل ہو بغیر طلب اسکیے تو وہ بخشش نہیں ہی اور بخشش حرام و ممنوع ہی ساتھ آیت قرآن کے ولا تجسسوا اور جملہ شرائط اس چیز کے سے برہی کہ منکر معلوم ہو بغیر اجتہاد کے یعنی اتفاق ہو امانوں کا اوکل برائی ہو اور جس میں اختلاف ہو اس میں حساب نہیں ہی پس حقی کو نہیں پہنچتا ہی کہ شافعی پر احتساب کرے یا کمالیہ پھر وہ گوہ اور جرح کے اور مانند انکیے اول چیزوں میں کہ ہمارے مذہب میں جائز ہیں مانند پینے میوے کے کہ جو شافعی پہنچتا ہی کہ حقی برا اعتراض کرے اول چیزوں میں کہ ہمارے مذہب میں جائز ہیں مانند پینے میوے کے کہ جو شافعی کہے اور مانند شفعہ ہمسایہ کے اور مانند انکیے لیکن حقی یا شافعی اگر خلاف اپنے مذہب کے کرے تو ابنا بر ایک کو پہنچتا ہی کہ دوسرے پر احتساب کرے یا نہیں محتار یہ ہی کہ پہنچتا ہی ایسی کہ میرا ہے اعتقاد میں خطا پر ہی پس محتسب کو پہنچتا ہی کہ اسکو مذہب و مکال لازم کر دے کہ باوجود اعتقاد حرمت کے جرات کیونکی تو نے اس پر نقد بر اگر ایک مرد بدتر ہو اور اسکی بیوی بدو کہ اوکل باپ نے عقد کیا بدیہی اگر کچھ ہے اور اسکو بسبب بکڑن کے معلوم نہ ہو اور وہ اس عورت سے بقصد زنا کے جماع کرے یعنی لڑک پن میں باعتقاد اسکے کہ وہ اجنبیہ ہی تو محتسب کو پہنچتا ہی کہ اسکو منع کرے اسلئے کہ وہ اپنے اعتقاد میں گنہگار ہی جماع کرنے میں اور اگر بخلاف اس بات کے کہ محتسب کے اعتقاد میں حق ہی احتساب کرے تو ہی جائز ہی اور ایک جماعت علماء کی اسپر ہی کہ احتساب مختلف فیہ میں ہرگز نہیں اور یہ مسائل فقہیہ میں ہی اور اعتقاد کے مسائل میں مانند خطای اعتراض اور رافضیوں اور مانند انکیے چ سارے اعتقاد یہ اپنے کے پس احتساب اس میں واجب ہی ہر چند کہ اپنے گمان میں حق پر ہیں لیکن چاہیے کہ بغیر مدد حاکم اور بادشاہوں کے احتساب اعتراض نہ کرے کہ وہ ہی شہادت اور دلیلین فاسدہ رکھتے ہیں ساتھ انکے مقابلہ کرنے کی اور نوبت تراغ و فتش کی پہنچگی اور مقصود و حاصل نہیں ہو گا لیکن اگر حکم بادشاہ کا ہو گا تو احتساب و نیز پیر مناظرہ کے تصور ہی کہ حکم بادشاہ کا مقابلہ نہیں کر سکیں کے فصل جو تہی ایچ درجوں اسکا جاتا چاہیے کہ احتساب کے کو آجین ایسی کہ قصور اس سے کرنا ہی ظاہر ہوتے گناہ سے کہ باعث حق نہ تھکے ہی پس اگر اسکا

و عذوبت کے موافق صلح میں ہی جنگِ عدل کی حیثیت ہوگی اور اگر اظہارِ خوشی و جہاد کا
 بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول اصحاب کا صرف یہی نامی حاکم مصلحت کا اسیلے کہ اگر معلوم ہو جا
 کہ معلوم کرنا اسکا سارے محسن کے ہو کہ محسن حرام ہی میں
 نہ رہ سکے مگر اور باہمی شے اور میں جاسے کہ اس کے لئے ہے
 اور عداوت کے مابین ہر امر کی معلوم کرے اور اس کے مابین سے دوسرے اور اگر شے ہی اندر محسن کے دو گواہ
 عادل ہیں ایک گواہی دے کہ خدا مال سے گھر میں برابر ہی رہا ہی ہو جائی کہ اس کے گھر میں حادث اور سے
 برابر کے ہو تو اس اور اگر ایک گواہ دل مادہ علامت گواہی دے ہو اور اس اختلاف ہی اور محراب میں
 کے مول کر میں کہ مصلحت ہول مصلحت کی ہی۔ قول رد اس کی اسلئے کہ اگر انکا مسئلہ اس کے ہو گا نہ حال
 اولیٰ ہی سکے جس کو بعض صبر نعمان کی حجاب کا نہ تائس نہ تھا اذنت احسن میں اذنت
 ماطلف سے جانا اور اس جنگ کے دیکھے ہو سہری اور یکے اور اس کے سے جنگ کہ گمانی کہ تو اور ح
 دوسرے اصحاب کے طرف ہی میں معلوم کر دیا اسکا اور اسکا کہ حشر قتال کرنا ہی اسلئے کہ ہو سکتا ہی ہو کہ اگر
 کی مصلحت جنگ کے اور جاسے کہ معلوم کر دے اسے میں سیرہ علم و حق کا جو طرح کے کہ مصلحت دے سے
 حاصل رہتا ہی اور حشر میں اندامی اور ایدادی مسلمان کون جنت حرام ہی علی الخصوص جنگ سے
 کی طرف جنگ کے حقوق کے خصوصاً امور میں ہو ایسی اندامی کہ مادہ دوسرے مقصود میں حاکم اسلئے
 حق کو کوں کہ حصہ عالمی ساظر و میں ہی تحت علی میں خصوصاً وقت طرم ہو سکتے نہات حصہ میں
 اعلیٰ میں اور یہی سبب سے ہی کہ مصلحت سے طرف جنگ کے اندامی میں اور ترمید ہو سکتے
 اور نہ تمام ایدادی اس سبب سے ہی کہ اصل الساجیہ ہی کہ دفع کرنا اسکی راہی کا ممکن ہی اسما ہی
 طرح حاصل کرے علم کے اور برابر کرنا ہی ات سے اسوروی اور دوسری میں خلاف عرب ظالم کے
 مامدہ دوسری اور مامدہ اسلئے کہ احتیاج میں میں اور ضرورت میں کتر ہی اور رنگ و دھو میں برابر
 م کے سے ہی کہ جس کی طرف نقصان علم کے سبب کریں اگر جو دوسرے ضرورت مامدہ علم طرح کے
 مامدہ اندامی اور سبب کرے سے طرف علم کے جس حوائج حاصل ہو کہ نگاہ کرنا مسئلہ کی حکام
 اس میں ہولاء میں اور اسے گواہی اندامی سے نگاہ کرے اور نہ حکم امور میں میں ہی اور ضرورت میں
 کے کتر ہی سے کتر ہی اور دوسرے کی بات کو کہ اگر لوگ اس مسئلہ کے ہیں کہ ہی علم سکین اور
 تیری ہی دوسری ہوں اور جو کوئی کہ علم کو صحت دے گئے اسے علم کی بات نہ کہہ کر اس میں
 انی عربی علم ہی قنای حدب سبب میں کہ ملک کرنا علم کا فوض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت ہر

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

بہ سبب و گردن کسی پہ در و تاول

توڑنکی مینیں ہی اور اگر غیر توڑنے باسن کے پینگنا شراب کا ممکن نہ ہو اس کے توڑ ڈالنے میں قیمت اس کی
 نہیں ہرے آویکی اور اگر قند مشینہ کا تنگ ہو اس سبب سے شراب دہرین گریگی اور وہم ہی غلبہ فاسق
 تو مقبرہ اس کے اسیڈینکا نوکلہ سیدھ کو نوڑ ڈالے اور اگر خوف عبد کا ہو تو لیکن ہمیں ضائع کرنا تو
 کا ہو تو توڑ ڈالے کہ ضائع کرنا وقت کا اس میں سب ملاحظہ باسنون شراب کے جائز مین والد علم اور
 چھتا درجہ تعدید اور ڈرانا ہی اسطرح کر کے جوڑ دے جوڑ دے ورنہ نہ اسر توڑ ڈالو نکا اور گردن تیری
 مارو نکا اور مانند انکی کے اور معذم کرنا تعدید کا کرنے فعل پر لازم ہی اس لیے کہ اگر غرض ہمیں حاصل
 ہو جائے تو احتیاج مین ہی ارستے زیادہ کی و لیکن چاہیے کہ تعدید ساتھ ایسی چیز کے نہ کرے کہ کرنا
 اس کا جائز ہو جس کے کہ باز اور زینک لکھوٹ لون کا یا تیرے بچے کو مار ڈالو نکا اور مانند ایک کے بلکہ
 اگر ایسی با مین ساتھ قند کر نیکی کے تو گنگنا رہتا ہی اور اگر بے قصد کے تو دروغ گو ہو گا اور جائز ہی
 جو کچھ بنت میں ہو اس سے زیادہ کہے بسبب مبالغہ کے مع کرنے میں اگر جانے کہ مبالغہ سے باز رہنا
 اور یہ اگر چہ جوت ہی لیکن اس قدر اس مصلحت کے لیے جائز ہی جس کے دو مسلمانوں کی صلح کر دانی میں
 لکھ بولنا جائز ہی پس یہ ہی اس کے حکم میں ہی اور درجہ سا توان مباشرت ضرب کی ہی ساتھ ساتھ
 چھتا درجہ اس کے اوس چیز میں کہ ہمیں احتیاج متبار جنگ اور مددگاروں کی نہ ہو اور یہ جائز ہی شہر کے
 باؤن اور اگر اگر اور ضرورت کے قدر حاجت پرچ دفع سکے اور اس میں ہی شیوہ سہولت کا لازمی
 بشرط ضرورت ہے کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ آشتوان احتساب کا یہ ہی کہ تنہا فادر ہو
 اور چاہیے کہ ایسی جگہ نہ ہو کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ آشتوان احتساب کا یہ ہی کہ تنہا فادر ہو
 اور محتاج مدد کرنے مددگاروں کا ہو اور درجہ آشتوان احتساب کا یہ ہی کہ تنہا فادر ہو
 اور اس فرقہ میں اختلاف ہی اس میں کہ بغیر اذن کے ثابت ہی با مین ایک جماعت اس میں
 کہ بغیر اذن امام کے ثابت مین اس لیے کہ اس میں تحریک فتنہ و فساد کی ہی اور دوسری جماعت
 کہتی ہی کہ ثابت ہی بغیر اذن امام کے **فصل پانچویں** آداب محاسب کے جو کچھ ذکر کیے گئے
 درجہ احتساب کے ان میں بھی تفصیل آداب محاسب کی تھی اور بیان مقصود ذکر کرنا کل آداب اور
 اصول ان کے کا ہی اور محفل آداب محاسب کے مختصر میں چچ علم اور ورع اور نیک خلقی کے یعنی محتسین
 ہونا ان چیزوں کا ضروری ہے اسی پر علم تو خود ضروری ہی تا جملین حساب کی اور حدین اور جگہین
 جاری ہونے احتساب کی جانے اور قید ورع کی اس لیے ہی کہ تمام مخالفت علم سے اس کو باز کرے اس لیے
 کہ ہر عالم عامل نہیں ہوتا بس ضروری ہونا ورع کا احتساب میں کی زیادتی نہ کرے اور اگر برہنہ کار میں
 ہوتا تو ہر چند کہ جانتا ہی کہ یہ نہ کرنا چاہیے لیکن پھر کرتا ہی اور یہ ہی ہی کہ اگر ورع نہ ہو تو کلام و وعظ اس کا

زنا کرین لوگ نودوست رکشا ہی تو اور اسطرح اور تمام محرموں کا نام لیکر یو جیا اور وہ شخص کساتا کہ نہیں دوست
 رکھنا پس یا رسول اللہ میری جہاں قرآن پڑھتا ہے پس جس سے دوست سارک اوسکے سینہ پر رکھا اور کہا
 خداوند اس کے دکھ کو پاک کر اور اس کے سر کو گناہ رکھ دے جسے زنا سے لے کر شخص اور باورگر خیال زنا کا
 اوسکے دل میں بکھڑا اور تمام محرمین کوئی چیز اوسکے آگے نہ دے زنا سے نہ ہی فہم جو حضرت نے کئی بار
 یو جیا کہ آباد و رکشا ہی نو لو ظاہر اس میں اشارہ ہی اسپر کہ جیسے اپنی محرموں کے زنا کو اگر رکشا ہی ایسی نما
 اسی عورت کے زنا کو ناگوار جاسے کہ وہ بھی تو کسی محرم ہوگی اسکا محرم کو نہ کر گوارا کر کیگا اوسکو پس ہرچہ
 پر خود یہ پسندی مرد دیگران پسند اور ایسا ہی کہ ایک بزرگ راہ میں اسے بارو کے ساتھ چلے جاتے تھے
 ایک شخص کو دیکھا کہ ازراہ جو سکی ٹھنڈی سے نیچے ہی اوسکے بارو ڈھلے کہ اوسپر چنی کہیں اون بزرگ نے
 اوسکو منع کیا اور فرمایا کہ جو رو کہ میں اسکو کھانا کھاتا ہوں بعد ازاں اوسکی طرف گئی اور کہا کہ ایسا
 برے شخص میں ایک حاجت رکھا ہوں وہ اوکل طرف متوجہ ہوا اور کہا ای جھکا کھانا دے ہو فرمایا اگر ازراہ
 ابھی پسند ہوگی کہ نو تو بہتر اور پاکیزہ فرماؤ کہ اوسے برسر و چشم فرمانا اسکا اور میں احسان مند ہوا اچھا بعد ازاں
 اول بزرگ نے بارو کو فرمایا کہ اگر تم سختی کرتے تو جہل اوسکو زنا دے رہو ہا اور عرض حاصل نہیں ہوئی محمد بن
 زکریا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حر السدین عائشہ بعد غزوہ تبوک کے مسجد سے ماہر نکلے گا کہ راہ میں ایک
 علام کو دیکھا فرشتے میں سے کہ سب ٹرائی اور ایک عورت کو کھلے سے نہ رہے ہی اور وہ عورت دیوار کو پی ہی اور
 لوگ اوسکے سر پر جمع ہیں اور مار رہی ہیں اوسکو عبداللہ نے اوسکی طرف کہا اور فرمایا اوسکو اور لوگوں کو اوسکے سر پر سے
 ہٹایا اور کہا کہ چہرہ ڈراؤ اسکو اور کہنا ای برے نتیجے کیا حال رکھتا ہی نو علام شرمندہ ہوا عبداللہ نے علام کو اپنی طرف
 کھینچا اور اپنے گہر میں لے آئے اور اپنے غلاموں نے کہا کہ اسکو اپنے پاس متاؤ وحشتی سے وہ ہوشیار کیا تو راست
 ماجرے سے اوسکو آگاہ کیا اور نصیحت اوسکو کی علام نے سر جھکا اور روپا اور کہا کہ خدا کرنا ہونین کہ ہرگز اس کام کے
 نہیں ہرچہ عبداللہ نے اوسکے سر کو دس دیا اور کہا اَلْحَشِیْثُ مَا لَیْسَ لَکُمْ مَعْنِیْ کہنے میں کہ خدا اسکے وہ عبداللہ کی حد میں رہا اور
 حد میں اونسے سنکر گستاخا اور بہت کچھ سبب برکت نرمی و مہربانی عبداللہ کے ہوا عبداللہ نے کہا لوگ اس پر
 کہتے ہیں لیکن معرفت اسکا ہو جاتا ہی سب کامونین نرمی کیا کہ وہ مطلق اپنا باؤ اور ایسا ہی کہ ایک مرد ایک عورت
 چٹ گیا تھا اور اوسکے ہاتھ میں ایک پیری تھی جو کوئی اوسکے پاس جاتا وہ اوسکو نرمی کو دیتا ہے عاجز آئی کسیکو
 محال اسکی نہ تھی کہ عورت کو اوسکے ہاتھ سے چٹاؤے گا گاہ تبسیرین حارث کہ ادا لباس سے تے دامن سے گذرے
 اور اپنا منڈا اوس شخص کے منڈے پر مارا وہ زمین پر گر پڑا اور شہر چلے گئے لوگ اس شخص پر چھ ہو دیکھا کہ بچہ ڈھائی
 اور پسینہ زب دہا ہی پوچھا لوگوں نے کیا ہوا اور کہو کہ گر پڑا تو کہا اوس شخص نے کہ میں کہ نہیں جانتا سو اسکا کہ

جس سے مولانا میرے مودی پر بار اور کہا کہ خدا کی قسم اگر ایسی قومیں لوگوں سے ملو میرے سر
 سے اور اگر پڑھیں جاسم کے وہ سچ کوں ہمارا کہ سر میں جارت ہمارا کہ ایسی قومیں ملو میرے سر
 کہا دیکھ کے میں کہ پادشہ کو خیر اور خدا کے لئے کے حال میں سلیم کی اور جس کے لئے مرگوں کی جاوے
 تری اور مہربانی کرے کی ہی و سہی عادت سچی کرے کی ہی جسو صاع کا کم ہاد ماسوں اور امار اور مادیات
 سنا کہ کس ایک جھانسی آگے مرگوں کی اس مقدمہ میں نقل کمالی ہیں آہاں کہ ہندی جلسہ طواص میں ہے
 اور لوگوں کو متاں سے انکسوف شام سے تھے تو کراوے کے نصیبے اور کے طواف کر کے لے اہم کر کے
 جلسہ ہمارے آگے کیا کرے ہیں خدا میں عروق حاصر سے اچھے اور حاد ہندی کی اسی طرف کسے اور
 کہا کہ جس میں آگے کیا کرے تو کہ کیا جھگوڑے تو کوں نے شراحت و اہاس مت کا درست تمام تو کوں کے
 کہ قرب و سید سے آئے ہیں ماحود کہ خدا تعالیٰ فرمایا **سُبْحَانَ الْعَاقِبَةِ** جسے **وَالْعَاقِبَةُ** ہندی سے
 حب خدا تعالیٰ کا ہے دیکھا اور کھانا کہ خدا تعالیٰ کے آراء و صلاحات میں سے تھی ہمارا کہ خدا تعالیٰ میں ہر دن
 ہی تو کہا خدا تعالیٰ کے کوں اور کونکر لیا اور خدا دس لائے حاکم اور کونکہ خدا کر میں لکس کر دھانا
 ایسا خدا کر کہ کوں تمام خلق میں رسوا ہووس میں کونڈوں کے طہ میں اور کونکہ کیا اور ایک کونڈا
 خدا داب کٹ کہا اور متقیں کیا لکس جھالی طاور کونڈوں کو ماسد اور کا کہا خدا داراں لکس جھوس
 اور کونکہ کیا اور کھانی اسے باس کہی ہندی میں رور کے دیکھا تو کوں کے کہ خدا تعالیٰ یک باج میں بہر
 رہے میں کونڈوں کے آگے انکو ہندی سے بوجھا کہ کسی بکالا جھگوڑا اوس قدر کہ اتنا جسے جھگوڑے
 خدا تعالیٰ نے کہا ہندی سے کہ مادیات ہوس میں جھگوڑا خدا تعالیٰ اور کہا کہ کوں میں ہمارا اور کونڈوں
 مرثیہ حساب کا ہی ہے جھگوڑا کے خلا کا خدا تعالیٰ مالک ہی تر کا مقدر ہی ہمارا اور کونڈوں میں کیا
 صبح کہ ہندی رندہ مادیات قدس سے اور خدا دس کے مرثیہ خدا تعالیٰ سے خلاص مانی اور کونڈوں میں
 اور سواوٹ فرمانی کرے مادیات سے وہ مدد روری کی اور آہاں کہ باروں رسد لکس جس میں
 ایک جھوت کو فرمانا کہ خود کا دے حال کو کسی بکالا تو باروں رسید کو سدر آیا جھوت کے کہا
 اسی امر التوسن ہر جھوت ہر اس میں ہی فرمایا کہ کونڈوں کے خدا تعالیٰ کے آراء و شمس کہا اور جھوت کہ آہاں کہ گداں
 راہ میں ایک سچ کو دیکھا کہ کھانا کچھ رک جس سے ہیں اوس کہ ہاں جس رسدہ جھوت سچ سے مادیات
 دیکھا کہ اس کے ہاں میں جھوت ہی انہوں نے خود لیا اور رس مادیات سچ کو کو تو ال کے باس کونڈوں کے
 اور کونکہ اس کو ہندی میں کہ ہاں امر التوسن سے باروں کو جھوت میں کو وال کے کہا کہ آج خدا دس کوں
 جس میں ہر بار وہ ایسی ہی ہی امر التوسن نے انکو کس لئے کھانا یا ہی اوس جھوت والے کے کہا جھوت سے

جھوت
 ہر جھوت

کیا کام ہی تو کر رہے تھے دس پہر وہ شخص بیرون یا س گیا اور کہا ای امر المؤمنین من عود علی آباءہا اور
 ایک شیخ راہ میں بیٹھا تھا اوسنی عود کو زمین پر سے مارا اور لوڑ والا حلقہ لے جب یہ بات سنی
 تو انہیں مارے غصہ کے سرخ ہو گئیں مجلس کے ہفتیوں نے کہا کہ فرما بے تو اسکو گردن مار دینا
 کہا خلیفہ نے کہ حاضر کرو اسکو تا وہی مناظرہ یعنی بخت و گفتگو کریں ہم خادم شیخ کے یا س آیا اور کہا
 کہ چکو امیر المؤمنین بلا تا ہی سوار ہو شیخ نے کہا کہ میں سوار نہیں ہوں میں مجھ کو سارہ چلنا
 بہتر ہے پس وہ خلیفہ کے دروازہ پر آئے خلیفہ کو خبر کی تو گردن لے کر شیخ آیا ہی طبقہ نے کہا کہ اسکو
 یہاں نہیں لانے کے ہم کہ بعض چیزیں یہاں خلاف شرع ہیں خلیفہ اور شکر اور جگہ جاکر شیخ کو
 بلوایا شیخ کی بغل میں کھلیاں کچور روٹی بھی تھیں لوگوں نے کہا کہ انکو پہنکدو کہ خلیفہ کے سامنے چلتے ہی ہم
 شیخ نے کہا کہ یہ میرا قوت ہی رات کا انشاء اللہ تعالیٰ لوگوں نے کہا کہ آج کی رات کا یہ قوت ہم دینگے
 شیخ نے کہا کہ تمہارا کہنا میرے کام کا نہیں ہی جب شیخ خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا
 اور بیٹھے خلیفہ نے پوچھا ای شیخ کیا باعث تھا کہ یہ کام کیا تو نے خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ میرا
 نام عود کا صاحب فرع کے آگے شیخ نے کہا کہ میں تیرے باپ دادا کو دیکھا ہی کہ یہ آیت برسر منبر
 پڑا کرتے تھے اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیْ عَنِ الْقُرْبٰی وَیَنْہِیْ عَنِ الْفَحْشَاۃِ وَالْمُنْكَرِ
 یعنی اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہی کرنے عدل و احسان کا اور دینے قرا تہ رنگا اور منع کرتا ہی چھائیوں اور خلاف
 شرع سے پس میں نے ایک چیز خلاف شرع دیکھی اسکو توڑ دلا سیے چکو امین کیا پہنچا ہی خلیفہ نے کہا
 واللہ خوب کیا تھے شیخ باہر نکلے خلیفہ نے انکے پیچھے ایک تیل زر کی بھی اور خادم کو کہدیا کہ دیکھنا اگر شیخ
 لوگوں سے کہے کہ میں نے خلیفہ سے یوں کہا اور انہوں نے مجھے یوں کہا تو یہ تیل اوکو نہ دینا اور اگر کچھ کہے
 تو دی دینا خادم جب باہر آیا تو دیکھا کہ شیخ اپنی اسی پہلی وضع بر کھلیاں کچور روٹی جن پر سے میں اور کسی
 کچہ نہیں کہتے میں تیل آگے شیخ کے لگے اور کہا ای شیخ یہ چکو خلیفہ نے دی ہی شیخ نے کہا کہ لایا
 کہ یہ میرے کام کی نہیں اور یہ میں نے نہیں شعرا اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیْ عَنِ الْقُرْبٰی وَیَنْہِیْ عَنِ الْفَحْشَاۃِ وَالْمُنْكَرِ
 لکھا ہے اِذَا کُنْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْہٗ فَاَنْصِتُوْا وَخَلُّوْا مَکَانَہٗ کَلِمَۃٌ کَثِیْرَۃٌ اِنْ کُنْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْہٗ فَاَنْصِتُوْا
 اور کسی اور کچہ کو دینا میری تو میں جس کو توڑا اسکو اور اس کو دینا میری تو میں جس کو توڑا اسکو اور اس کو دینا میری تو میں جس کو توڑا اسکو
 مامون خلیفہ کے ایک شخص تھا کہ لوگوں پر احتساب کیا کرتا تھا اور مامون کی طرف سے مقرر تھا جب خلیفہ نے سنا
 تو فرمایا کہ حاضر کرو اسکو خیر حاضر کیا اسکو خلیفہ نے کہا کہ کیوں بے ہمارے حکم کے امر معروف کرتا ہی
 تو جلد ادس وقت کر سی پر بیٹھا تھا اور ایک کتاب پڑھ رہا تھا کتاب اس کے ہاتھ سے زمین پر گر پڑی تھی اور
 اسکو خبر نہ تھی محتسب نے اسکی بات کا جواب نہ دیا اور کہا اوٹھا اور نہ چکو کہہ تا میں اٹھا لوں تو میں بارید کہ خلیفہ

نہ سمجھا کہ کیا کسی کو حکم کیا گیا ہے تو محض نے کہا کہ ترسے انوکے سے ایم خدا کا شری انشا علیہ
 حد دیکھا تو سرسید ہوا اور کہا کہ جواب دے اسکا کہ میرا سے حکم کے احساں کو رہا ہی تو حال کلم
 اسکو حق تعالیٰ سے سرکشی ہے ہمارے کہ ہم المیہ ہیں اور ہمارے حق میں دلائل الکیوں ہیں مکیا
 حق تعالیٰ کے اقرار میں آقا مولا الصلوات علیہ وآلہ وسلم کی واکھراؤ نامعروف و جب و حق تعالیٰ
 الشکر ہے وہ ہمارا اور اہل بیت باطنی مسلمان ایسے ہیں کہ اگر خوب دلوں میں ہم انکو میں میں ہوا
 کریں وہ ہمارا کو اور دلوں وہ رکھو کہ اور حکم کریں مابہ معروف کے اور مع کریں میرے محسوس
 کہما کہ سچ کسی بواستطیح ہی جیسے کہا ہوئے لکس جمال اور کجہ فرماں و المؤمنین و المؤمنات
 انصاف اولیاء الحق تعالیٰ کا مفردان نامعروف کے ہوا کہ حق الشکر ہے ہوس مرد اور ہوس
 عروس میں بعض لکے و دس میں بعض کے حکم کرے میں احسن ہوا کہ اور مع کرتے ہیں ہری ہاوس سے
 اور رسول خدا علیہ السلام فرماتے ہیں المؤمنین و المؤمنات کانتھاب فکنتھاب لقصہ بعض
 ایسے یونس واسطے یونس کے مامد مامد کے ہی کہ مصبوط کر رہی بعض ہوا کہ بعض کو یہ کجہ خدا کا
 اور سب رسول کی ہی اگر اطاعت کی کر رہی ہو تو شکر کر رہا کہ مدد کرتا جو نہیں ہری اس امر میں
 اور را کہ کر رہی ہو تو تو حواں اور وہ وات پاک کہ کام ہوا اور اسکے اندر ہی اب کیا کسی ہوا یہ کہ
 ہوا کہ جو اس آن اور کہا کہ جہ جہ کو حاضری کہ احساں کرے کہ جو کجہ کر رہی جہ ہی حکم رہا حکم
 مسیح ابوا بحس ہوری قدس الدیرہ کی مشہور ہی کہ ایک کستی میں شہ سے اور شکی ہوا کہ
 واسطے مقصد ہوا کہ لوگ لاسے تھے سکھو نور ڈالا کہ ایک شکار نور ڈالا کو حواں کیا اسکے مقصد کے
 کہ لکے اور شاہ ظالم تھا اور طوار و سکی اور یکے کلام پر سرعت کریں ہی اور وہ یونی کی کریں ہوا ہوا اور ایک
 لکھ لکھ ہی کا اندر میں رہتا تھا کہ کھو کسی محسوس کسی ہوا کہ جسے حکم ہوا کہ یہ مقصد
 میری حکم کا اندر اساع کے سرور شلا اور کہا کہ کھو کا ماعیت تھا اس عل رہ کہ کسا تو سے سے سے ہوا
 کہ راع اسہری ہی صفت مجہد اور خلق پر کھو گاہ سے چا ہا سے اور جلی کو میری متاع سے کہا کہ اگر
 ملے کو کوں حور انو سے فرما کہ وقت نور سے شکوں کے انکھ میرے دگی ج متاعہ حلال حق
 اور جو بہ مظاہرہ اسکے کی ہی اور بہت خلق کی اور وہ ہوا کہ جسے آئہ گیا ہوا اگر اس مال ہوا
 سام ہوا ہی میں ہوا ہوا نور ڈالا سام ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 شخص راہی حواں کی ہے میں اسے میں ہوا کہ کسا ہے کہ کا ہوا میں محسوس کو دخل ہو
 مقصد کے کہا کہ حکم حاکم خلق کیا ہے جو کجہ حاکم سے تو کر سچ سے ہوا کہ لکھ لکھ لکھ لکھ

اور تکبیرین عبرت میں سے اور غیرت حق سے اور کتاب لبر یا بابت برتوں کے ہمارے تیری حکم پر
 میں نہیں اور تے کو تاسکو حکم فرما اپنے غلامین کو کہ تجھ کو سلامتی کے لکھال دین اور تیرے قتل سے
 بچنا میں میں وہ کل گئے تھیں کہ دو مرتبہ کا تھانہ دین میں نہیں آئے رحمت کرے اللہ ان پر اور
 یہی آیا ہے کہ مارون رشید حج کے لئے آئے تھے جب کہ وہ میں پہنچے تو خیر دور اور میں قیام کیا
 بعد از ان دن سے کو حج کیا اور لوگ شہر کے اسکے دیکھنے کے لئے باہر نکلے اور بھول دانا ہی نکلے
 اور ایک کوئی پر مشیہ گئے اور اسکے اوسکے کو حج تھے ناگمان ہو مروج غلیظہ کا تھوڑا ہوا بھول لئے آواز
 بند سے پکارا کہ ای امیر المؤمنین اسے امیر المؤمنین مارون نے نقاب ہانسنے سے لوٹا لے اور
 کہا ایک اسے بھول لیسنے فراموش کیا فرماتے ہو فرمایا بھول لئے کہ اسے امیر المؤمنین پہنچے سنا
 ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے پہرے تھے اور اٹھنی پر سوار تھے نہ ریت حق اول
 کے آگے اور نہ شہو شہو اور نہ ہرے جاوید مطہر تھے ساتھ گھسی ہی اسے امیر المؤمنین
 تواضع کو تواضع اور کبر و جبر و ثارون رشید دیا ہوا ہوا تک کہ آنسو اس کے زمین پر گرے اور کہا اسے
 بھول کچھ اور نصیحت کیجئے رحمت کرے خدا اے قتالے تیرے بھول لئے ای امیر المؤمنین
 میں شخص کو کہ خدا تعالیٰ نے مال دیا اور مال دیا میں حج کیا مال اپنا اور بارسانی کی ساتھ حال اپنے
 کے حق تعالیٰ اور اسکو حج خالص دیوان اپنے کے جلا اور اسے لکھا ہی کہا مارون نے کہ پو
 خر کہا تھے ای بھول کچھ مانگوں تھو میں تلو کو کجا کچھ مجھ کو دیتے ہو وہ اسکو دو کر او سے از راہ
 ظلم کے لیا ہو مجھ کو اسکے حاجت نہیں کہا مارون نے ای بھول اگر تجھ پر قرض ہو دے تو ادا
 کروں میں کہا اسے امیر المؤمنین یہ تمام علماء کو فرض میں اتفاق رکھتے ہیں اسے کہ ادائی قرض ساتھ
 قرض کے جائز نہیں یعنی تو نے جو از راہ ظلم کے مال لوگوں کا لیا ہی تو وہ قرض اور کجا تجھ پر ادا سے
 تواضع ہی کہ میں قرض اپنا اور کہ میں قرض سے قرض کیونکہ ادا کروں کہا ای بھول کچھ تو قبول کر کر تیرے
 لیکن کا قوت ہو بھول لئے نہ تیراں کے طرف اوٹھایا اور کہا ای امیر المؤمنین ہم اور تو سب بندے خدا کے
 میں حال ہی کہ تجھ کو بار کسے اور کچھ فرائض مارون نے نقاب مہر دالی اور مل گئے ہوئے اور بہت سخت
 تھکے حج بعد ملین کی خطا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میں ہیں کہ مارون رشید کو لکھا تھا اسکو نقل کرتے ہیں ہم
 اور صل کو ساتھ اسکی ختم کرتے ہیں ہم آیا ہے کہ جب مارون غلیظہ ہوا اور خلافت کا سپر او سکے ہوا تو علماء اور
 علماء ہر بار کیا دینے کے لئے اوسکے پاس آئے اور اسے دروازے خزانہ کے کھول دیں اور دیکھ لیا کہ انہیں
 اگر انہوں نے ادا اور انہوں پہلے غلیظہ ہونی کی ہشیشیں نہ ہیں اور علیہ و کفار تہا اور سفیان ثوری سے بہائی چارہ

بھول لئے
 حجت شہد
 امیر المؤمنین

رحمت
 بھول لئے
 امیر المؤمنین

اور جو کوئی قرآن پڑھے اس خطا سے محفوظ رہے اگر کاملت سے کی اور قدرت اور ہر کے توحید
 کا دیکھ کر اسے سب سے پہلے کیے کے مع کرے کہ ٹر ساواں کا ساتھ خطا کے گناہ ہی اور اگر زبان
 اس کی صلاحیت سے کیے کی سب سے کسی ہی اور اگر خطا کی گناہ ہی تو جابجے کہ تشریف اور قدرت
 را اور اس قدر کہ حار ہو اسے مارا افسار کرے اور اگر خطا کی گناہ ہی تو اس کی گناہ دور
 ضرورت سے تشریف تو معاف نہیں دیکھ جائے کہ او اس سے تشریف سے تشریف سے تشریف
 ماوراء ہے اور اگر اس کو مع کرے تو ہی ناکت و حرکت کی ایک اگر سو فی اسکا ساتھ قرآن کے
 اور اس ایک ساتھ قرآن کے تشریف ہی اگر وہ تشریف اور اس کو مع کرے تو معاف نہیں داند اسلم
 اور جملہ سکرات محمد سے جملہ کسانوں کو نکاحی او ان کو اور درویشی کر لی او کی بیچ نہ کھاتا اسکا
 اور نہ جانا اور کمال سے ساتھ تمام بدن کے وف کے ہی حلی الصلوۃ اور حلی الطلح کے
 حال اگر کسی خطا پیرا ہو یہی کافی اور اس طرح سکرات سے ہی کسا او ان کو کمال سے کرے
 ہمارے دور سے حرات ہوئے ہیں عوام کے کہ جو وقت پہا سے ہیں اور یہ جس سے سکرات
 سے میں اور جملہ سکرات محمد سے ساحل کا ہی لاس سبب کہ کہ رسم او میں حالت ہو اور یہاں
 خطیب کا ملو اس سہری کو جسے محکم کو ہی اقتصد و حرہ سے نکاح کہ سنا اسکا حرام ہی اور مع کرنا وہ
 اور یہ اساء نصر رسم کا جو تو حرام و مکروہ میں ہی دیکھ کر کہ اسکا اولیٰ حدیث میں لکھی کہ تو
 تشریف کرنا حد اعلیٰ کے روک کر اس قدر ہی اور جسے کہ ساء کرنا مکروہ اور بدعت کہا ہی ہر او
 او سکی ہر کہ صحابہ کے وقت میں معمول تھا اسکا ساء اور بدعت حرام میں ہی لکھ حرام وہ بدعت
 سے کہ تشریف کو لکھ کرے اور جملہ سکرات محمد سے کلام واعظ کا ہی ہی جو کہ قسم اور حد میں حوالی مار
 رہا کریں اور جو قصہ حوالہ کہ صورت کے فاسق ہی اور مع کرنا اسکو واجب اور اس طرح تو خط
 کہ بدعتی اور بدعتی کہ حوالا ہو امور دی میں اور اگر کلام او سکا اعتبار اور بدعت ہو تو حاضر ہوا او سکی
 مجلس میں حاضر میں مگر قصد کر کے حاضری کما ہی علمائے کہ تشریف لکھ کر حرام میں حوالہ فاسق
 اور حوالہ حوالہ واعظ کسی کہ اس کی ہی اور جابجے کہ کلام واعظ کا صحیح چ ماں کرے اسکو عفو کے
 ہو کہ سب دیکھ کرے تو کوئی کافی نکلا امید اور خوف دونوں میں کرے صفا کہ طریق کلام محمد کافی
 لکھ خوف اور مدید میں ماضی ہی اور ماضی حراف اور اسکا ساء ہی کہ اسکا لکھ میں عموماً خطا
 سے فرما کہ اگر دور قضا کے دیکھ کریں کہ تمام لوگ دوح میں داخل ہوں مگر ایک شخص تو اس قدر کہتا
 ہوں کہ وہ ایک میں ہوں اور اگر کسی کہ سب دیکھ کر تشریف میں داخل ہوں مگر ایک تو ڈرنا ہو میں

کہ وہ ایک مین ہوؤں اور جہل منکرات مسجد سے ہی قطعاً باز نہ نار و جمعہ کے واسطے بیچنے دو ان
 اور کماؤن اور تقویٰ زون کے اور اسے قبل سے ہی وہ چہرہ کہ اوسمین فریب دینا اور جھوٹ بولنا ہی
 جیسے کہ عادت طبعیوں غیر خاذق اور فریب اہل تعویذات کے مین حرام ہن مسجد مین اور غیر مسجد مین
 اور منع کرنا اتحاد واجب ہی اور جو کچہ کہ اس جنس کا نہیں ہی مانتہ بیچنے دو ان کے غیر فریب کے
 اور بیچنے کتا بون اور کماؤن کے حرام نہیں ہی اگر لوگوں پر جگہ تنگ نکریں اور نماز مین تشویش نہیں
 لیکن اولی یہ ہی کہ نکریں یہ ہی اور شرط اس کے مباح ہو نیکی یہ ہی کہ کسی جو اور اگر مسجد کو دکان نہ رکھا
 تو حرام ہی بہت سی چیز مین کہ توڑا سا انکا مباح ہی اور اگر بہت ہو تو حرام ہو جاتا ہی جیسے گناہ
 ضعیفہ کہ اگر عیشہ کریں تو کبیرہ ہو جاتے ہن یہ کلام حجۃ الاسلام امام غزالی رح کا ہی اور فقہ حنفیہ مین
 یوں لکھا ہی کہ بیچنا اور مول لینا اور کما کما نا اور سونا مسجد مین غیر متکلف کو جائز نہیں ہی اور جملہ
 منکرات مسجد سے داخل ہونا ویو انون اور لوگوں کا ہی مسجد مین **ف** بیچنا یا نو کا بیچ مٹی کے کچے ہو
 مسجد مین اور بیچنا یا نوں کا بور یوں سے نہیں درست اور مسجد مین میٹہ کہ کچہ لکنا یا جرت یا اور ب
 کرنا اور لوگوں کو بڑا نا کچھا جرت لیکر مکروہ ہی اور احتساب کیا جاوے اوپر کہ نقل پڑے جہد کا ہن
 اور احتساب کیا جاوے اوپر کہ نماز خانہ پڑے مسجد مین اسلئے کہ یہ مکروہ ہی اور سوال کرنا
 مسجد مین نہیں درست ہی اور بہت گناہ ہی اور مکروہ ہی دینا مسجد کے سوال کرنا لوگوں کو اور بعضوں نے
 لکھا ہی کہ اگر سائل لوگوں کی کردہ نون پر سے پہلا نگ کر نہ جاوے اور نماز یوں کے آگے سے نہ گذرے
 تو مکروہ نہیں ہی دنیا اوں کا اور مسجد مین نکالنا ریح کا اور تھوکتا اور وضو کرنا اور بیکار کر بولنا بہت برا ہی
 اور مکروہ ہی راہ مقرر کرنی مسجد مین مگر ساتھ عذر کے اور مکروہ ہی کلام دہنا کا کرنا ملامت ضرورت مسجد
 کتاب اشباہ و النظائر مین لکھا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا علمو کو کہ کوتا ہی جیسی آگ لکھو کو
 جلاتی ہو بلکہ جاسیے کہ چکا متوجہ اند کی طرف رہے اور مکروہ ہی چڑھنا مسجد کی جت پر مگر مرت کے
 جائز ہی اور اسلئے جیکر کسی بہت ہو تو مکروہ ہی یہ کہ نماز پڑھیں جماعت بچت کے اوپر جیکر تنگ ہو
 مسجد تو نہیں مکروہ ہی چڑھنا اوں کی جت پر اور احتساب کیا جاوے اوپر کہ لوگوں کی گردنوں پر سے
 پہلا نگ کر جاوے اور مکروہ ہی میٹھا مسجد مین مصیبت کے سبب تین دن تک یا کم اسے اور غیر
 مسجد مین اجازت ہی مرد و نکلے لیے تین دن تک اور ترک کرنا اسکا اولی ہی یہ مسائل ضلالہ
 بن مین اور اسطرح کتاب اشباہ و النظائر مین ہی لکھا ہی کہ مسجد مین تعزیت کے لیے میٹھا مکروہ ہی
 بس یہ جو بیان رہیم ہی کہ جس کا کوئی مرگبا تو مسجد مین دوڑا گیا ہوں کہ نکلے لیے یہ مات خلاف ہے

عاجل
 بیچنا یا نو کا
 بیچنا یا نو کا

اس لیے کہ مسجد میں حلقہ ہر سہرے کے لئے حکم دیا کر دہ ہوا تو کھا حال ہو گا اور کھا کہ وہاں مسجد کے سیدھے
 یا ہوس ہوئے میں اور ماسق فاعروں مکہ ہمد و کی ہی عظم کے لیے آئندہ گھڑی ہوئے میں اور دوسرا
 بڑے کے کلام دسایکے کو لے جاتے ہیں اور حال ٹرے کلام اللہ کے کلام دعا کر یا مسجد میں
 ملو وہی حد جانکر کلام اللہ کے ٹرے میں اور سو لے اے کے سب کی حلقہ کی ماسق موتی ہیں چاہے
 اصالت حساب میں کوئی تفسیق جس ایسی مجلس ہر سہرے کی گرامت کی ہاکی میں چکا کلام رکھا ہی
 لوگوں کے کہ یہ مجلس تو اب کی ہی یہاں آئندہ مجلس کریں اسے مام دو دو کے نیچے اور دیاں مذکر
 رک رک طرح طرح کے گناہوں کے تنوں اور نر موع ہوں یو اب عظم کے درہ عود لو گھڑیں کہ کرتے کہا ہیں
 اور کہتے کہا میں ہر حال ایمان سست ہر جس عجب حیوی کہ وہاں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ جسے میری سب کو دس کہا اور سے محکوم دست رکھا اور جسے محکوم دست رکھا وہ ہر سے سارہ
 ہر کا حب ہیں ہیں ایسی ہاٹو ایسی سات حاصل کر سکی ملاں کر دوا دسے دلی ماسق کمال ہوتی
 بتورہ اللہ اور دھا واما کہ اتنا صحت صلی اللہ علیہ وسلم اور سکرات ملو اور کے ارا حملہ حیوٹ
 نو لاسی معاملات میں اور چلانا جیسے وہیں چہر کا ہی کہ سبھی حال ہی اور جسکو معلوم ہو کہ خرد سے والا
 دروع کو ہی تو لاد میں ہی کہ مجھے واسے کو آکاہ کر دے والا جیسے حساب میں ہو کا اور جو کہ
 کہ مسلمان کے مال مانع ہوئے کو درار کے وہ کہ کھا دی اور اسے ہی عبادت کر کا اور سارہ کا اور
 تراحد کا مکران سے ہی اگر آپ احتساب کر سکے تو حاکم کو حکر دے اگر درہ رکنا اور حد مکران سے
 شہما تا حوٹ کا ہی قسم ڈپلگت اور طورہ اور امیدائے سے اور محاسن مخلوق حیوانات کا پائے کلو ہر کھا
 ملی اور گئے و عہد کے رو دھیز کے اور اسطرح محاسن ہونے چاندی کے ماسق کھا اور محیا رسی کپڑ کا
 اگر معلوم ہو کہ مرد کے لیے سب سے میں اور اسطرح جیسا اترائے کپڑ کا کہ او سکود موڈ کر آرا سے گناہ
 فرحت سے کے لئے اور نامدائے کے اور مافی حذر و نگو اسر فاس کر لیں اور سکرات رلوی کے ارا حملہ
 نہ ہی کہ صانع مام میں دکاں نہ مادیں اور نہ درخت لگاؤں کے کے مکاں کے مقبل اور در حوٹ کر دہ
 شک کرے اور راہ چلنے والو کو ضرر رکھا دے وہ سکری اور اسطرح مام ہا حاور کارا ہر کہ سب تک
 رکہ اور انکے لوگوں کو کلام موع ہی اور اگر بعد ضرورت کے عو ہو جائری کہ ہر محصر انکا صلاح ہی حاصل ہو کہ
 قاعدہ کلام میں یہی کہ جس شخص میں ضرر اور اندا لوگوں کی ہی کر یا انکا صلاح عام میں سکری اور سے کر آئے
 واجب اور مام عام وہ نہا ہی کہ محض سنا کہ سکے ہو اور اگر کوئی شخص گناہ کے کردہ ہر رہا ہی اور پرا
 دیہاں لوگوں کو موس کر ماو سکھا و احب ہی اور سکرات تماموں کے ارا حملہ یہی کہ حمام کے در دکر

اگر کوکل اہل و عیال کا صادق ہوا و وہ دھاری میں اوسیر ہو ساید کہ حاکم ہو اور وہ حضرت سید بنی کریم
 و اہل ہی اسیر می وہ تمام مال جہاد کے لئے صرف کے آگے لے آئے سے پس اس کے اہل و عیال ہی
 ہو گئے اسیر او کے لئے حاکم ہو اور اہل علم نہ ہی اس میں ہو و سے مسکرات کا اور تمام مسکرات کا اس
 ساتھ اصول و فروع او کے مسئلہ ہی اور موضوع ہی انہوں کی تعلیموں میں صریح کے و اہل المؤمنین
 و المؤمنات میں ہاں تو ہیں چھ مصلحتیں متفرقہ کے کہ مصلحتیں ہیں مطلب مسئلہ کے درمیان جو عیال
 کہ مال پر احسان کرے اور بہت سطحی علام کو آقا اور نبوی کو حاکم و در اور ساگر و کو اسما و در اور
 رعب کو حاکم کر لیکن جو احتساب کہ عیال ہی وہ دور حد اہل ہی کا ہی اقسام احتساب میں سے ہے
 معلوم کر و اسما و در و رعب کر یا ساتھ سری و عیال کی اور اور رعب رعب کرے اور رعب کرے اور رعب
 کرے اور عیال سے حاضر نہیں لیکن احتساب ہی چار درجہ ہاں میں سے کہ حاکم و اسما و در سے ہی
 ماسد تو و اسما و در سے اور رعب سے رعب کے اگر یا احتساب کی اہل اکا ہو اور عیال سری و رعب
 اہل اکا اسکا نسب عیال کے ہو جو حاکم ہی اور اگر نسب حاکم کے ہو جو رعب خاں اور رعب
 حق درمیان اور رعب کے ہی اور علام اور آقا اور نبوی اور حاکم و اسما و در سے حکم میں ہیں اور رعب جو
 ما و اسما و در کے لئے کوئے کوئے معلوم کر و اسما و در و رعب کرے حاکم میں اس لئے کہ پیر اکا و در
 بھی کر لی باعث فوت ہوئے شہر سلطنت کے ہی اور یہ مصر ہی تمام حاکم کی کو اور اسما و در
 میں کر یا ہو مقصود ہے علم ای بر و حاکم ہی اسیر احتساب ساگر و کو ساتھ مقصود ہی علم کے کو و
 سیکامی مسئلہ ہی کہ یہی شہر سلطنت کرے مال مسلمانوں کے بقدر طاعت کے واجب
 اس لئے کہ یہ عمل حقوق اسلام سے ہی کیونکہ اس پر دفع کر یا اہل اکا ہی اور اہل ہی یہ جواب سلام اور
 ماسد او سکے اور عیال کو اس کا و صلیع مرے مال کی کسی مسلمان کے حملہ موعظت سے ہی
 اور اگر اس میں کھد ضرر ہو اس کے مال میں یا عیال میں کہ ضرر ہی ہو سکوت اس صورت میں حاکم
 کہ اسما و در کا واجب نہیں ہی لیکن ہاں رعب و اسما و در مقدم کر یا عیال حاکم کا ہی عیال ہی اور رعب و اسما
 اس اور ماسد اسلام کا ہی لیکن واجب کر یا اسکا تمام حاکم رعب ضرر اور رعب کا ہی مسلا اگر عیال
 کسی در رعب میں جو عیال ہو اس کے اور اس کے کاسے میں مذکور اور رعب ہو تو واجب نہیں ہی و اسما
 رعب و سبقت کا لیکن اگر کھد رعب ہو اور رعب کر یا اس کے مالک کو اور ماسد او سکے کے کھات کرے
 ہو کر کر یا اسکا حاکم میں اور اگر عیال اس کے ضرر کے اسے نفس بر صفت کر کسی مسلمان کو
 حاصل ہو تو ہی ترک کرے مسلا اگر عیال اس کے ضرر کے عیال میں کہ کسی مسلمان سے رعب ہو یا

تو چاہیے کہ اوٹھا دے اس ضرر کو اور ترک نہ کرے مسئلہ چ و احب ہونے اوٹھانے مال کی سہانگی
 راہ میں سے اختلاف ہے لکھا ہی حلال ہے کہ حق یہی کہ تحصیل ہی اس میں کہ اگر بری ہوئی چیز ایسی
 جگہ میں ہو کہ اگر نہ اوٹھا دے تو ضائع نہیں ہوگی چھیکہ ایسی محد میں ہو کہ مقرر میں آئی والے اس کے
 اور سب این اور دین و دامن تو واجب نہیں ہی اوٹھانا اس کا اور اگر صانع ہو کی جگہ میں ہو جس اگر
 اس کے اوٹھانے میں رنج و مشقت بہت ہو یا چار پایہ ہو کہ محتاج گناہس دانہ اور طولہ کا ہو نوی لازم
 نہیں ہی لینا اس کا اور اگر ماند سوسنے اور کپڑے کے ہو کہ اس میں سواے معرفت کے مستقت نہ ہو چاہے
 کہ اوٹھا لیوے کہ اوٹھانا اس قدر مشقت کا بیج حقوق مسلمان کے آساں ہی اور اگر نہ اوٹھا دے
 نوی جائز ہی بلا حفظ اسکے کہ لازم کرتا مشقت کا اور اوٹھانا محض واسطے حق و سہیگی واجب نہیں ہی مانند
 سفر کرنے کے طرف تہرور کے واسطے ادائیگو ہی کے اور حاصل بہہ کہ ایک مرتبہ وہ ہی کہ اگر
 کمال شدت اور محنت ہی پس اس صورت میں اوٹھانا اس کا لازم نہیں ہی اور ایک مرتبہ اور ہی کہ
 اس میں نہایت کم ہی پس اس صورت میں اوٹھانا اس کا لازم ہی اور اور مراتب متوسط ہیں اور امر
 اچھکے سپرد کیا گیا ساتھ عقل اور فتوے قلب کے ہی جس چیز میں کہ سلاشی اپنے ہیں کی باوے
 دہ کرے اور چاہیے کہ ملحوظ رضای حق ہونہ خواہش نفس اس مال کو شرع میں نقص
 کہتے ہیں کہ راہ میں سے پراہو پاوے اور مالک اس کا معلوم نہو اور تعریف اس کو کہے پر
 کر دے یعنی کتنا رہے اچھکنہ کہ جہاں وہ چیز پائی ہی اور مجموعہ میں کہ کسی کی چیز ہے پائی ہی
 پس ایسے مال کے اوٹھانے میں تعریف لازم ہی اور تعریف اتنی مدت تک کرے کہ جائے
 کہ نہیں طلب کریگا اس کو مالک اس کا بعد اسکے اور جو چیز رہ سکے اس کو تعریف کرے یہاں تک
 کہ خوف ہو اس کے خراب ہو جائیگا اور حکم اس کا یہی کہ اگر مالک بجاوے تو دی دی اس کو
 والا بعد تعریف کر نیکی مدت معلومہ تک اپنے خرچ میں لاوے اگر فقیر ہی اور اگر غنی ہی تو نقد
 دے پیر جہ مالک آویگا اگر وہ چاہے اجازت دی ثواب ہو گا اس کو اور چاہے ضمان لے
 اوٹھانے والے سے یا فقیر سے اور باقی تفصیل اسکے فقہ کی کتابوں میں دیکھنی چاہیے مسئلہ
 اگر ایک شخص چاہے کہ ماتہ اپنا آب کاٹ ڈالے تو منع کرنا دوسرے واجب ہی اگرچہ اس کے منع کرنے پر
 خوف اس کے قتل کا ہو سوال اس کو ماتہ کے کاٹنے سے منع کرتے قتل اس کا کیونکر جائز
 رکھیں گے جواب غرض ہماری حفاظت اس کے نفس اور ماتہ کی نہیں ہی بلکہ غرض ہماری منع کرنا
 عکس ہے ہی پس اگر اس میں مارا جاوے تو ضرر نہیں اس لیے کہ غرض ہماری دفع کرنا مذکور کا ہی قتل اس کا

نہ کے لئے اور احتیاج ہی متعارف ہی اور غدار امر کا اور نقد اور صلہ خط صاحب مال سے کسی
 کہ اس سے معنی احتیاج کے اس میں تصور کے ہیں اور جس کو کہ سبب سب کے دے اگر واقع من و
 نسب نہ کہے بلکہ مال کا اور سہ جہرام ہی اور اگر سبب علم کے دے اگر اس مقدار علم کہ اوس
 شخص نے خیال کیا ہی ہو تو پورے اور اگر سبب صلاح کے دے اگر واقع میں وہ اساس کہ سبب
 کہ اگر دیئے والا سہر مطلع ہو پورے دے وہی نہ لے اور ایسے آدمی کم ہیں کہ اگر باطن انکا کھولیں تو
 دل ہاتھ اوس کے اپنے حال پر پاوے لیکن حمل مطلق اور جہم رحمی سے سبب لطف اور بردہ ہوتی
 اپنے کے قبیح کو سائنہ جہل کے جہاد باہمی اور اگر بگے بزرگ اگر کسی کو کھیل کرتے سے تو کو کو سے جہاد سے
 مانہ جانیں کہ وہ کھیل انکا ہی اور سائنہ ملاحظہ صلاح اور نفوی ان کے جہاد کمرن اور نفوی ایک آدمی جہم
 بخلاف علم اور نسب و رفقہ کے پس برہر نسبت سے سبب سے اول ہو دوسرے کہ نہ صرف مال
 دے سے کوئی عوض معین ہو مانند فقیر کہ بڑی بیچا ہی غنی کو سبب طمع کر نیکی عوض میں اور یہ
 جہم سے کہ ہی سبب کہ سبب جو عوض سے حکم سے کہ ہو باہمی اور حکم اسکا فقہ میں ظاہری اور حلال ہونا
 شرط سائنہ و فاکرے عوض کے قسم منبری نہ کہ مراد و کرے سائنہ فعل نہیں کے ہو جس کے کوئی حاجت
 رکھتا ہی مادہ سے اور وہ ہدیہ و کتابی و کھیل کو اور اس کے دربان کو اور اس کو کہ اگر اس کے
 کچھ قدر کتابی اور نظر سان اس فعل پر کرتی جہاد سے کہ جو مقصود ہی اگر فعل حرام ہی مانند ہر
 کر نیکی ظلم برادر سے کر نیکی اور ہر جائزہ حرام کے تو لیا اسکا جہام ہی اور اگر فعل واجب ہی مانند
 کرے ظلم نہیں کے اور اس کے گواہی سبب کے تو یہ رشوت ہی کہ شک نہیں ہی حرام
 ہوئے ان کے اور اگر فعل باج ہو نہ واجب اور نہ حرام تو بیان دیکھا جہاد سے کہ اگر اس فعل میں محنت
 اور مشقت ہی کہ اس قدر مال اس قدر فعل پر اجرت میں لیا کرنے میں مانند و کائن کسی جہاد ہی کے
 اور کئے قصہ طویل کی اس کے بادشاہ کے اور مانند اس کے کہ تو جائز ہی لیا مال کا اور یہ
 جہم اجرت کے ہی اور اگر کچھ محبت نہیں ہی مانند کئے ایک کلمہ کے اور مانند اس کے کہ اسے
 سبب جاہ کے قبول کر لیں گے تو یہ ہی حرام ہی اور اس کے حکم میں ہی لیا طبیب کا عوض کو اور
 ایک کلمہ کے جہم تعین مرض کے یا باندہ سے دوائے اس کے کہ اس قدر عمل حکمیت نہیں کہ کتابی مانند
 دوائے کے پس جائز ہو گا لیا عوض کا اس پر حال انکہ علم اسکا دوسرے فعل نہیں ہو ہی لیکن البتہ بعضے عمل
 ایسے ہیں کہ اگر چہ تھوڑے لیکن سبب یا دانی قیمت کے میں مانند کال سے کچی ہوا کے اور جہاد سے تو یہ
 یا اس کے اپنے دے کے اگر چہ عمل کتابی نہ ہو ہی لیکن جہم سے کہ ہو باہمی اگر اس پر اجرت لے تو مضائقہ

جہم سے
 جہم سے
 جہم سے

جہم سے
 جہم سے
 جہم سے

قسم حق تعالیٰ کہ مقتود مال کے دیئے سے لمحہ اور آلت حاصل کر لی اور بڑا محب کا ہو اور
کوئی عرصہ عرصہ اسکے اصلاحی طور پر نہ رہے کہ محبت ہی اور حدوں اور احوال صحابہ میں
تفصیل تکلیف واقع ہی ہے مگر جو محبت مطلوب محبت مولیک بہ عیب داس کیلئے ملکہ اس کے سید
موت کے ساتھ بیٹھے آرزو کے مامد حاصل کرے عیب اور عاہ کے اور اگر نہ عاہ سب علم کے
بالت کے سو تو امر اس بات جمع ہی لیکن لکھا اسکا کہ وہ ہی مشاء ساتھ رسوب کے
اگر حد ظاہر نہ رہے اور اگر عاہ اسکی ساتھ متولی توئے اور قاضی ہوئے اور حاکم ہوئے
اور عہد کیلئے اعمال سلطانی سے ہی کہ اگر نہ مدہ نہ عاہ حاصل ہوتا نہ اگر حد صورت میں
ہدیہ ہی لیکن محبت ہی کے رسوب ہی اسلئے کہ اگر حد سالی عرصہ میں محبت محبت ہی اسکی
لیکن جس عرصہ کی تنصیب ہی اسلئے کہ مقتود ہی کہ عرصہ طلب کرے ولایت کیسے کیا حقیقی اور
واسطے کیلئے ہی اس بیچ معنی عرصہ میں کے ہی اور انعام ہی اس کے کہ اسکی مدد ہی اور
قرب ہی استوت کے حرام ہوئے میں اور اختلاف ہی بیچ حرمت اسکی اور قمر مدد اس
واقع ہی والسلام علی من تبع النبی وعلی آلہ صلح علیہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین و السلام
اولا و آخر و طائر و ما لکاکر حرر آداب الصالحین کا حصہ ہے ہادی الما طریق امام ہوا اس
محرر محمد ای سے حتی الامکان اسکی سبب و واقعہ کرے میں فقور میں کتابی لیکن جو کہ
میں مطالب سے لکھا اوق سے اگر ایک مجھے سے ہم عوام کے ماضی رہیں تو مفہام
محمودی ہی لیکن کتاب آداب الصالحین کتاب عجیب ہی کہ سر طرح کے مصائب و آفات اس
اس میں موجود اس واسطے عا حرسے جو اسکے ترجمہ میں فائدہ ہے اور بڑا ہے اس میں اس
ہو ہی اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرما دے اور ہر قوم و دے اس پر عمل کر نیکی سالکان راہ دے
جائے کہ ہر کو اکثر مطالعہ میں رکھا کریں کہ واسطے آرا اسکی اور بعضہ ظاہر و باطن کے اکثر
اعظم ہی اور مدہ ہر حال عاجز ہی اگر محسوس میں کہیں خطا ہو گئی ہو اور کوئی صاحب مطلع
ہوں اور سہ تو اصلاح فرمائیں کہ مقتود اطوار حق ہی جس کے سب سے ہو ہوتی ہی اور اس
سکین سے نواسے لیتے دلی حیرت میں اور اس کتاب آداب الصالحین میں ایک بات رہائی
حالی ہی اور کیوں ہو کہ نصف اسکے حضرت شیخ عبدالحق تہذیب دہلوی اس بزرگ سے اوکی
صاف دل کمالات میں تو گوں نے حر کے مرتبہ ہیں احوال محض اور کا آؤ کے فقر میں ایک
لوح نہ لکھا ہو ہی وہ تہی کہ محل احوال کراست سوال اس بعد اسے وقت صاحب المعاصر

[illegible]